اشرفُ النقابت
قاری محمد نوید شاکر چشتی
مکتبہ زین العابدین

نقابت کے قواعد وضوابط پر مضبوط کتاب

مصنف:

گدائے کوئے مدینہ

قاری محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین

نام کتاب	——	اشرف النقابت
مصنف	——	علامہ قاری محمد نوید شاکر چشتی 0300-4300213
تاریخ اشاعت	——	محرم الحرام ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری ۲۰۰۹ء
تعداد	——	1100
مطبع	——	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	——	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
ڈیزائن وکمپوزنگ	——	علوی پرنٹنگ سنٹر 042-6825541
قیمت	——	320 روپے

ملنے کے پتے

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور	**کرمانوالہ بک شاپ** دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور	**ضیاء القرآن پبلی کیشنز** دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ صابریہ دربار مارکیٹ لاہور	**مکتبہ نظامیہ کتاب گھر** اردو بازار لاہور	**مکتبہ نبویہ** دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور	**مکتبہ غوثیہ ہول سیل** کراچی	**مسلم کتاب گھر** نزد شاہی مسجد چنیوٹ
مکتبہ حاجی نیاز ملتان اندرون بوہڑ گیٹ	**غوثیہ کتب خانہ** اردو بازار گوجرانوالہ	**نیو منہاج بک شاپ** دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی	**ضیاء القرآن پبلی کیشنز** انفال سنٹر اردو بازار کراچی	**مکتبہ امام احمد رضا** کری روڈ راولپنڈی

ختم نبوت ﷺ زندہ باد

عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریمو و کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریمو و کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریمو و کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریمو و کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117
محمد سلمان سلیم

0343-7008883
پاکستان زندہ باد

0333-8033313
راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

فہرست

اشرف النقابت

اور

اُستاذ النقباء

الحاج قاری محمد یونس قادری

لاتعداد شکر ہے اس خالق کائنات کا جس نے ہمیں اشرف المخلوقات پیدا کیا اور اس محبوب نبی ﷺ کا امتی بنایا جس کا امتی بننے کے لئے انبیاء ورسل دعائیں کرتے رہے پھر حضرت انسان کو نطق کی نعمت سے نوازا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو وارث محراب ومنبر ہیں جنہیں مالک نے قوتِ گویائی کا ملکہ عطا کر کے ممتاز کر دیا دور حاضر میں نقابت ایک مستقل شعبہ بن چکا ہے اور یہ فن کسی بھی محفل میں اتنا لازم وملزوم ہو گیا ہے کہ اگر چہ محفل میں کوئی خطیب ہو یا نہ ہو نقیب ضرور ہوتا ہے جبکہ میری رائے یہ ہے کہ ہر محفل نعت کے اندر ایک عالم دین کا خطاب ضروری ہے تا کہ لوگ عمل کی راہ پر گامزن ہوں اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم ایک ایسا اہل علم نقیب ہونا چاہیے جو بر موقعہ قرآن وحدیث بیان کر سکے ظاہر ہے ایسے نقیب کے لئے کسی جامعہ کا فاضل ہونا ضروری ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم کسی فاضل عالم دین کی کتب کا مطالعہ ہونا

چاہیے میری نظر میں اس فن پر جس شخصیت نے سب سے زیادہ خدمت کی ہے وہ بحرلعلوم محترم قاری محمد نوید شاکر چشتی صاحب ہیں اس لحاظ سے محترم قاری صاحب اس فن اور اس فن سے تعلق رکھنے والے میرے نقیب بھائیوں کیلئے ایک محسن کی حیثیت رکھتے ہیں جن کی کتب میں نہ صرف الفاظی ہے بلکہ قرآن وحدیث کے نور سے ہر ورق مزین نظر آتا ہے اور میرے جیسا طالب علم بھی ان کی کتب سے استفادہ کرنا فخر سمجھتا ہے

اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے علم وعمل میں اور اضافہ فرمائے

(آمین)

گدائے در رسول ﷺ

الحاج قاری محمد یونس قادری

گلی نمبر 13 بھانبڑا فیروزپور روڈ

لاہور 0333-4212446

شہسوارِ میدان نقابت فخر السّادات

سید اکرم علی شاہ گیلانی (مرید کے)

الحمداللہ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر گزرنے والی سابقہ صدی آقا کریم ﷺ کے ذکر کی بہاروں سے مزین اور ہری بھری نظر آ رہی ہے...... اسی طرح یہ صدی بھی سرکار دو عالم ﷺ کے ذکر کی برکات حاصل کرنے کی صدی ہے...... نقابت آج ایک فن کی شکل اختیار کر چکی ہے...... اور نقابت بھی ایک ذریعہ ہے حضور ﷺ کی صفت و ثناء پیش کرنے کا محبت رسول ﷺ کے اظہار کا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں نقابت کی دنیا میں آیا تو مجھے بہت سے تجربات سے گزرنا پڑا...... ان دنوں دل میں ایک تمنا تھی کہ باقاعدہ اس فن (نقابت) کے اصول و ضوابط پر کوئی کتاب ہو جو علم اور عشق رسول ﷺ سے مزین ہو جس میں اپنے عقائد اہلسنت کو بھی اُجاگر کیا جائے...... ان چند ہی سالوں میں فن نقابت پر بہت کچھ لکھا گیا ہے...... اپنے اندر بہت سارے موتی سمیٹے رکھنے والی ان تحریرات میں سے ایک کتاب "**اشرف النقابت**" ہے! جب اشرف النقابت میری نظر سے گزری تو میں نے اس کتاب کو نقباء حضرات کے دل کی آواز پایا...... بلا مبالغہ یہ کتاب طلباء نقباء، خطبا کے لئے بالخصوص نئے آنے والوں کے لئے مینارہ نور ہے...... اس میں ہمیں قاری محمد نوید شاکر صاحب کی انتھک محنت اور جذبہ محبت رسول ﷺ نمایاں نظر آتا ہے قاری صاحب! عظیم نقیب، اچھے خطیب، اور نعت گو شاعر کی حیثیت سے محتاج تعارف

نہیں ہیں وہ اپنی آواز کے حسن اور کلام کے اسلوب سے ہر جگہ پہچانے جاتے ہیں!
میرے آقا ﷺ سے ان کا قلبی تعلق ہے...... اسی وجہ سے ہر وقت وہ آقا ﷺ کی
تعریف کی دھن میں رہتے ہیں...... کبھی حاصل فکر کو نقابت اور خطابت کے رنگ میں
تحریری پیکر میں ڈھالنے کی سعی بلیغ کرتے ہیں...... اور لکھتے لکھتے جب کوئی حسین
خیال، کوئی جذبہ عقیدت، یا جذبہ محبت شعر بن جاتا ہے تو اس کو ضبط تحریر کرتے ہیں
...... قاری صاحب نے میدان نقابت میں اترنے والے نئے شہسواروں کو رٹے کی
بجائے محنت اور علم کی طرف گامزن کیا ہے

میں نے دیکھا کئی نقیب ایسے اشعار پڑھتے ہیں جو ہمارے مسلک کی فکر سے
ہم آہنگ نہیں ہوتے...... شاید ان نقیبوں نے عوام سے داد لینے کا یہی طریقہ نقابت
سمجھ لیا ہے...... مذکورہ کتاب ''اشرف النقابت'' نے اس سوچ اور اس فکر کو زائل
کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ نقابت صرف عوام سے داد لینے کا نام نہیں بلکہ اپنے مسلک
کی فکر اور خدمت دین کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ اور اس کتاب میں ایک راہ متعین کی گئی
ہے کہ فن سے نا آشنا نقیب اپنی سمت درست کر لیں۔

اللہ تعالیٰ قاری محمد نوید شاکر صاحب کی اس سعی جمیلہ کو درجہ قبولیت عطا
فرمائے اور اسے محبت سرکار مدینہ ﷺ کے فروغ کا ذریعہ بنائے

(آمین)

نقیب محفل مصطفیٰ ﷺ
سید اکرم علی شاہ گیلانی (مریدکے)
0300-4298763

اظہار خیال

شہبازِ نقابت

محمد افتخار رضوی (شاہ کوٹ)

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمن دل کو
خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

ثنائے رسول ﷺ کی توفیق عشق رسول ﷺ کے بغیر نہیں ملتی نعت گوئی میں جو چیز سب سے مقدم ہے وہ جذبہ عشق رسول ﷺ سے پیرایہ اظہار کے سادہ اور بے ساختہ سانچوں میں زیادہ نکھر کر سامنے آتی ہے۔

جناب قاری محمد نوید شاکر چشتی صاحب کے ہاں جذبے کی فراوانی ہے لیکن وہ اسے الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھا کر مفاہم میں گنجلک پیدا نہیں ہونے دیتے شاکر صاحب کا دل عشق رسول ﷺ سے لبریز ہے...... اسی لئے جذبہ عشق کی سرمستی ان کے تمام تر مجموعے ''اشرف النقابت'' میں جاری وساری محسوس ہوتی ہے...... لیکن ان کا کمال یہ ہے...... کہ وہ جذب ومستی کی اس ذہنی کیفیت کے باوجود حرم واحتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اس کے ساتھ ساتھ عمیق مشاہدے اور زیارت روضہ رسول ﷺ کے تجربے کے فیضان نے ان کی اس کتاب ''اشرف النقابت'' کو فکری تازگی اور وسعت مضامین سے مالا مال کر رکھا ہے...... زیر نظر کاوش مدحت رسول ﷺ کے سفر میں ان کا پر اعتماد اور کامیاب سفر ہے ان کا یہ سفر رفعتوں کا سفر ہے اور ان کی نقابت کے تیور بتا رہے ہیں کہ اسے طے کرنے کی اہلیت خداوند کریم نے

انہیں دے رکھی ہے...... امید واثق ہے کہ نقابت کا عمدہ ذوق رکھنے والے احباب کے حلقے میں ''اشرف النقابت'' کو بنظر استحسان دیکھا جائے گا

مالی باغ سے کچھ کلیاں، کچھ پتیاں، لیکر گلدستہ تیار کرتا ہے اور باغ کے مالک کی خدمت میں پیش کرتا ہے مالک مالی کی اس پیش کش (جو کہ فی الحقیقت اسکی اپنی ہی شے ہے) سے خوش ہوتا ہے

الحمدللہ رب العالمین! کہ جس نے انسان کو طاقت گویائی بخشی تا کہ وہ اپنے مالک حقیقی کی حمد وثناء اور اسکے محبوب ﷺ کی تعریف وتوصیف لسانی اظہار کی صورت میں مخلوق خدا تک پہنچائے انسان روز اول سے ہی مختلف انداز واسلوب سے خدا رسول ﷺ کی محبت میں ہدیہ عقیدت اور تعریف وثناء بیان کرتا چلا آرہا ہے...... کچھ لوگ خفی انداز میں، کچھ لوگ ذکرواذکار کے ذریعے سے، کچھ لوگ وعظ و نصیحت، تحریر وتقریر اور کچھ لوگ نقابت سے تشنگان قلوب کو مستفیض کرتے ہیں۔

قاری محمد نوید شاکر صاحب بلاشبہ انہی میں سے ایک ہیں ان کیلئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ!

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو

دعا گو

نقیب محفل

محمد افتخار احمد رضوی

شاہکوٹ ضلع ننکانہ 0300-9410532

سخن شناس !

عابد حسین خیال قادری

محترم علامہ قاری محمد نوید شاکر چشتی کی شخصیت کے بارے میں علم تو تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب لاہور داتا کی نگری میں ایک عظیم الشان محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ تھی! میری نقابت اور محترم قاری صاحب کی تقریر تھی اس گھڑی میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے ایک آواز جو سوز مجسم کے سینہ بے تاب سے نکل کر اہل محفل کے دل گرما رہی ہے...... ایک خوش گلو، خوش خو، اور خوش رو انسان الفاظ ہی الفاظ میں قیامت ڈھا گیا...... ادائیگی اور انداز تقریر کچھ اس طرح کا تھا کہ جیسے الفاظ کی ترجمانی حلق سے نہیں بلکہ دل سے ہو رہی ہو، خود اس کا انداز خود اس کے وجود کے کیف میں تحلیل ہو رہا ہو...... اس وقت مجھے آپکی خطابت میں جوشی کے ساتھ ہوش، جنون کے ساتھ شعور اور عقیدت کے ساتھ بصیرت کی آمیزش نظر آ رہی تھی اور انداز بیان پر مکمل دسترس حاصل تھی...... مگر یہ خبر نہ تھی کہ آپ بیک وقت ایک نعت گو شاعر، ادیب، مصنف و مؤلف بھی ہیں اس بات کا اس وقت علم ہوا جب بندہ ناچیز آپ کی لائبریری میں حاضر ہوا اور وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ اطراف میں مختلف عنوانات پر مبنی کتب موجود ہیں! جن میں فقہ، تفسیر، تاریخ، سیرت، اور احادیث نبوی ﷺ کی کتابیں شامل ہیں یہ دیکھ کر بے انتہا خوشی محسوس ہوئی کہ میری ایک دینی معلومات رکھنے والے شخص سے ملاقات ہو رہی ہے اسی اثنا میں ایک نظر آپ کی ترتیب دی ہوئی اور لکھی ہوئی کتاب پر پڑی یہ میں

''اشرف النقابت'' کی بات کر رہا ہوں کہ جب مطالعہ شروع کیا، تو کیا دیکھتا ہو کہ اس کتاب میں فن نقابت اور محترم قاری صاحب کے دل سے نکلے ہوئے الفاظ قرآن و حدیث کے مطابق تحریر تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے عشق کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر آپ نے الفاظ کا چناؤ کیا ہو!

آپ کی تمام کتب میں حمدیہ کلام، نعتوں کا منظوم کلام، منقبتیں اور نثر میں سرور کائنات ﷺ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے یہ تمام چیزیں بجائے خود اس قابل ہیں کہ ان پر تفصیلی تبصرہ کیا جائے۔ مگر یہ کام نقادِ سخن پر چھوڑتا ہوں کیونکہ نہ تو یہ میرا منصب ہے نہ مقام، میں تو صرف اس صاحب کمال کی پیش خوانی کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آخر میں میری یہ دعا ہے۔ اللہ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے تا کہ آپ محبت رسول ﷺ کا جذبہ عام کرتے رہیں۔

(آمین)

گدائے در رسول

عابد حسین خیال قادری (لاہور)

0333-4268367

نفیسُ النقباء:

صاحبزادہ شاہد فراز قادری

آستانہ عالیہ بلال پور شریف ضلع گوجرانوالہ

اشرف النقابت قاری محمد نوید شاکر چشتی صاحب کا ایک عمدہ قلمی شہکار ہے بزرگ کہتے ہیں ''جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے'' اور خدا جس کو عقل و شعور اور سمجھ دیتا ہے تو اس سے اپنے اور اپنے محبوب ﷺ کے دین کی خدمت کا کام لے لیتا ہے۔ مگر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کوئی بھی فن ہو ''فن'' ایک سمندر ہے جس کا کوئی کنارا اور حد نہیں ہوتی، مگر ایک اچھا تخلیق کار اور تجزیہ نگار اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ فن کے اس سمندر اور دریا کو کوزے میں بند کر سکے۔ قاری محمد نوید شاکر چشتی صاحب نے اپنی کتاب ''اشرف النقابت'' کے اندر جس انداز سے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی شخصیت دور حاضر کے نقیبوں اور خطیبوں کیلئے کسی ادارے اور اکیڈمی سے کم نہیں۔ مصنف نے جس انداز سے اس فن کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر وہ عوامی جواہر باہر لائے ہیں جن کو آج بڑے سے بڑا نقیب بھی عوام کے سامنے بیان کر کے لاکھوں دلوں پر حکمرانی کر رہا ہے آج تک نقابت کے فن پر جتنے بھی رائٹرز نے کام کیا ہے ان سب میں سے یہ کتاب ''اشرف النقابت'' ایک واحد علمی، قلمی اور عقلی شہکار ہے جس میں ہر موضوع پر دھیان دیا گیا ہے اور گرائمر کے اصول و قواعد سے دیکھیں تو ردیف و قافیہ، صرف و نحو، اور وزن بالکل اپنی اپنی جگہ پر

موتیوں کی لڑی کی طرح پڑوے نظر آتے ہیں اور پھر مختلف واقعات سے اس کتاب کی جاذبیت اور جامعیت کو بھی برقرار رکھا گیا ہے اور اگر میں کہوں کہ اس کتاب مس مسلک کی ترجمانی بھی بڑے احسن انداز سے ہوئی ہے تو یہ بات بھی بے جانہ ہوگی گویا مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ قاری محمد نوید شاکر چشتی صاحب بھی محمد اعظم چشتیؒ کی طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کام میں خود نہیں بلکہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے جو مجھ سے کروا رہی ہے۔ اور میں علمی ، ادبی ، عوامی حلقوں میں قاری محمد نوید شاکر چشتی صاحب کی اس کاوش (اشرف النقابت) کی مقبولیت پر انہیں صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں!

نقیب محفل

صاحبزادہ محمد شاہد فراز قادری اویسی
آستانہ عالیہ بلال پور شریف
ضلع گوجرانوالہ
0300-6452061

انتساب

میں اپنی اِس کاوش

"اشرف النّقابت"

کو

مجاہدِ دین و ملت علامہ پروفیسر مفتی

حافظ محمد اشرف جلالی دامت برکاتہم العالیہ

آف کامونکی (ضلع گوجرانوالہ)

اور

انکی اہلیہ محترمہ بِنتِ شیخ القرآن حضرت

مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ

کے نام کرتا ہوں جنہوں نے ان گنت لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کی۔

گدائے کوئے مدینہ

قاری محمد نوید شاکر چشتی

عرضِ مصنف

بسم الله الرحمن الرحیم

قارئین کرام!

اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم، سرکارِ دو جہاں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ نظر اور اساتذہ کی جہدِ مسلسل سے ''اشرف النقابت'' آپ کے ہاتھوں میں ہے

مجھے یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہو رہی کہ کتابِ ہذا ''اشرف النقابت'' کی اشاعت میں مجھ سے زیادہ میرے اُن دوست احباب کے اصرار کا حصہ ہے جنہوں نے اپنے مسلسل اصرار سے میری توجہ اس طرف مبذول کروائی۔ بلاشبہ اِس کتاب کی تمام تر خوبیوں کا محرک انہی دوستوں کا اصرار تھا جنہوں نے کہا کہ فنِ نقابت کے اصول و قواعد پر ایک کتاب لکھی جائے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے

الدال علی الخیر کفاعله

ترجمہ: نیکی پر رہنمائی کرنیوالا نیکی کرنیوالے کی طرح ہے

میں اِس سلسلہ میں سب سے پہلے بلا واسطہ اپنے مالکِ حقیقی اللہ رب العزت کی بارگاہِ صمدیت میں شکر گزار ہوں کہ جس کی عطا کردہ توفیق کے بغیر نہ کوئی پتہ ہل سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ذرّہ اڑ سکتا ہے

اس کے بعد میں سراپا تشکر ہوں بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے صدقہ سے بارگاہِ خداوندی سے مجھے نوکِ قلم کی مضبوطی نصیب ہوئی اور اس کے بعد فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کہ جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہو سکتا!۔

میں اپنے دوست و احباب کا بھی سپاس گزار ہوں جنہوں نے مجھے فنِ نقابت پر لکھنے کا جذبہ اور حوصلہ بخشا۔

قارئین کرام!

مجھے اِس ناقابلِ تردید حقیقت کا اعتراف ہے کہ عالمِ دین ہونے کا اعزاز مجھے

حاصل نہیں ہے لیکن درِ علماء کی گدائی اور جلیل القدر علماء کرام سے نسبت کا شرف ضرور حاصل ہے۔ اِسی شرف کی بدولت میں نے نقابت کے ذریعے خدمت دین کا فریضہ انجام دیتے ہوئے پچھلے چند سال گزارے اور بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ وہ تادم آخر خدّام اسلام میں مجھ حقیر کا نام بھی شامل رکھے (آمین)۔

کتاب ہذا کی تصنیف و تالیف کا مقصد فن نقابت میں اپنے نقباء بھائیوں کی صحیح معنوں میں تربیت ہے کہ وہ دوران نقابت اس کے قواعد وضوابط کو مدنظر رکھیں

یہ بات نہ صرف ان کی نقابت میں نکھار کا موجب بنے گی بلکہ وہ بحسن خوبی سامعین کے سامنے اظہار مافی الضمیر کر سکیں گے۔

یہ بات تو ایک اٹل حقیقت ہے کہ عوام الناس اسی وقت کچھ لیتی ہے جب ان کو دینے والے کو دینا آتا ہو یعنی عوام کے کچھ حاصل کرنے کا انحصار مقرر اور نقیب کے اندازِ بیان پر ہوتا ہے کہ وہ عوام کو کس حد تک دینا جانتے ہیں

میں اپنی اِس کتاب کو مذکورہ فن پر حرفِ آخر کہتا ہوں اور نہ ہی مجھے یہ دعویٰ ہے کہ یہ اِس فن پر ایک مکمل کتاب ہے ہاں ! اپنی شب و روز کی کوششوں سے میں نے اس کتاب کو مفصل اور مدلّل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور مجھے امیدِ واثق ہے کہ نئے اور پرانے ، سینئر اور جونیئر نقباء بھائی ، بہنیں اور دوست اِس سے بہت کچھ حاصل کریں گے۔ (انشاء اللہ عزوجل)

میں نے کتاب ہذا ''اشرف النقابت'' کا نام بطور تبریک اپنے مربی ومحسن بزرگ حضرت علامہ مولنا پروفیسر مفتی محمد اشرف جلالی (آف کامونکی) کے نام پر رکھا ہے

آپ کا شمار ملک کے مشہور معروف علمائے عظام میں ہوتا ہے آپ کامونکی شہر کی مشہور ومعروف اہلسنت وجماعت کی طالبات کی مرکزی درسگاہ جامعہ جلالیہ رضویہ اشرف المدارس (آف کامونکی) کے شیخ الجامعہ ومہتمم اعلیٰ بھی ہیں

چند ملاقاتوں میں مجھے آپ کی طبیعت کی سادگی اور پرخلوص خدماتِ اسلام نے بہت متاثر کیا۔ آپ استاذ العلماء ، استاذ النقباء ہیں اور آپ ملک عزیز کی ایک مشہور و

معروف علمی شخصیت حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی ؒ کے داماد ہونے کا شرف بھی رکھتے ہیں (زاد اللہ شرفہ)

قارئین کرام! بتقاضاء بشریت انتہائی کوشش کے باوجود بھی مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے میری اِس پہلی کاوش میں آپ جو کمی محسوس کریں بندۂ ناچیز کو ضرور آگاہ کریں اور اپنی قیمتی آراء سے ضرور نوازیں

اللہ عزوجل بصدقہ نعلین رسول ﷺ ہم سب کا حامیُ وناصر ہے۔

(آمین ثم آمین یارب العلمین)

گدائے کوے مدینہ

قاری محمد نوید شاکر چشتی

اظہارِ خیال

ہر قسم کی حمد اور تعریف اللہ جل مجدہٗ کے لائق ہے جس کی بارگاہِ صمدیت میں ہر قسم کی عبادت وریاضت پیش کی جاتی ہے اور کائنات میں موجود ریت کے ذرات، پانی کے قطرات اور درختوں کے پتوں کی تعداد سے بھی زیادہ درود وسلام ہو اُس ہستیٔ پاک پر جس ﷺ کے صدقہ سے دنیا کی ہر چیز معرض وجود میں آئی۔ حضرت انسان کو علم کی وجہ سے ملائکہ پر فضیلت بخشی گئی۔ ''**فوق کل ذی علم علیم**''

قانونِ قدرت کے مطابق ہر عالم اپنی بساط کے مطابق اپنے علمی موتی بکھیرتا رہا۔ اللہ عزوجلّ کی حمد وثناء اور سرکارِ مدینہ ﷺ کی نعت کے متعلق آج تک علماء نے فقہاء نے، قلم کاروں نے جو بھی لکھا ہر ایک نے حصہ ہی ڈالا ہے کوئی حق ادا کر سکا اور نہ ہی کر سکے گا۔

علوم ہوں یا فنون، ہر دور میں ہر زمانہ میں علماء نے اور اہل فن نے بہت کچھ لکھا، لیکن لکھ کر کوئی یہ دعویٰ نہ کر سکا کہ میری لکھی ہوئی کتاب یا رسالہ اس علم اور فن پر حرفِ آخر ہے جتنی پرانی تاریخ انسان کی ہے اتنی ہی قدیم تاریخ فن خطابت کی ہے فن خطابت کی جامعیت اپنی جگہ مسلّم ہے کیونکہ خطابت کے ذریعے ہی انبیاء کرام تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے، فن نقابت اپنی شکل وصورت کے لحاظ سے فن خطابت کی ہی شاخ ہے۔ کچھ عرصہ قبل فن نقابت کی ترویج واشاعت کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے رجحان نے نقباء حضرات کی توجہ اِس بات کی طرف دلائی کہ فن نقابت پر کتب تحریر کی جائیں۔ ملکِ عزیز کے کئی نقیب بھائیوں نے نقابت کے فن پر کئی کتابیں ضبط قلم کیں دوران نقابت پڑھے جانے والے نثری اور نظمی کلام لکھے اور ہر نقیب نے اپنی کتاب میں ہی رہ جانے والی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہر لکھنے والے نے کمال لکھا اور بہت اچھا لکھا لیکن اِس کے باوجود مارکیٹ میں کوئی ایسی کتاب دستیاب

نہ ہو سکی جو نقابت کے قواعد وضوابط پر مشتمل ہو یہ بات تو ہر ذی شعور مانے گا کہ ہر فن میں مہارتِ تامہ حاصل کرنے کیلئے اس فن سے متعلق اصول اور قواعد وضوابط کو جاننا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ انسانی جسم کی تندرستی کیلئے ریڑھ کی ہڈی کا مضبوط ہونا۔

"اشرف النقابت" کے مصنف علامہ قاری **محمد نوید شاکر** صاحب کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ نقابت کے اصول وضوابط پر کوئی کتاب لکھی جائے۔ فن نقابت سے متعلق کچھ ہدایات اِس فن کے آداب اور قواعد لکھے جائیں، جس کی بدولت نہ صرف اس فن کے پرانے کھلاڑی مستفیض ہوں بلکہ اس فن کے میدان میں نئے اترنے والے مبتدین کیلئے بھی وہ کتاب ایک مشعل راہ ثابت ہو۔ اِس کے ساتھ ساتھ اس میں موضوع کی جامعیت، انداز کی انفرادیت، الفاظ کی لطافت، اشعار کی جاذبیت اور ہم قافیہ الفاظ کی کشش موجود ہو۔

مذکورہ کتاب میں آپکو جو ہر باب میں ایک مفید اور نہایت کارآمد چیز نظر آئیگی وہ ہے نثری کلام، مصنف نے ہر موضوع کے تحت قرآنی آیات، احادیث نبویہ، اور بزرگان دین کے واقعات اور اقوال بیان کر کے ہر موضوع کو مستند اور مدلّل کیا ہے تاکہ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے والے نقباء حضرات اپنی نقابت کو صرف شعر و شاعری تک ہی محدود نہ کریں بلکہ دوران جلسہ ومحفل سامعین کو قرآن واحادیث کی روشنی سے بھی روشناس کروائیں۔

تجربہ ایک بہت بڑی نعمت ہے یہ نہ صرف نقلی بلکہ عقلی طور پر بھی ہر لحاظ سے انسان کو بہت کچھ سکھاتا ہے اور اُس کیلئے نئی نئی راہیں کھولتا ہے۔ کتاب ہٰذا کے مصنف صاحب نے اپنی نقابت کے دس سالہ تجربے سے حاصل ہونے والا علمی نچوڑ اس کتاب میں سمونے کی بھرپور کوشش کی ہے اور اس میں وہ کامیاب بھی نظر آتے ہیں۔

(زاد اللہ فی علمہ)

دعا ہے کہ اللہ عزوجل کتاب ہذا کے مصنف کی علمی اور عملی قابلیت میں اضافہ فرمائے اور تصنیف و تالیف کے میدان میں اتر کر زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللھم آمین ثم آمین

بجاہِ النبی الکریم الامین ﷺ

سید ضمیر حسین زیدی

(گولڈ میڈلسٹ)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
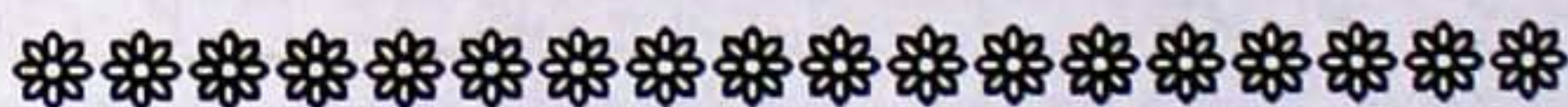
باب نمبر 1

فن نقابت کے قواعد ضوابط

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اللھم صل علی محمد کماتحب و ترضیٰ لہ

اللہ عزوجل نے ہر انسان کو مختلف صلاحیتوں سے نوازا ہے کسی میں وہبی صلاحیتیں ودیعت فرمائیں اور کسی کو کسبی صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا۔ اب یہ حضرت انسان کا عمل ہے کہ وہ قدرت کی ان نعمتوں کا کس حد تک احترام کرتا ہے اور ان سے فیض یاب ہوتا ہے۔ بارہا یہ بات مشاہدے میں آئی کہ کئی لوگوں میں قدرت کی طرف سے بے شمار نعمتیں صلاحیتوں کی صورت میں موجود ہوتی ہیں لیکن ان کی کاہلی کہ ان کو قدرت کے خفیہ اور خفتہ رازوں سے پردہ اٹھا کر ان کو جلاء بخشنا نہیں آتی اور جہاں نہ صرف وہ خود محروم ہو جاتے ہیں وہاں دوسروں کیلئے بھی محرومی کا سبب بن جاتے ہیں اللہ عزوجل نے اشرف المخلوقات انسان کو حواسِ خمسہ کے ساتھ ساتھ عقل جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔ جو اسے روشنی کی نت نئی راہیں دکھانے کیلئے معاون و مددگار ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ فکر و نظر کے ذریعے اپنے اندر قدرت کی ان خفیہ اور خفتہ صلاحیتوں کے راز پالے اور ان کے اسرار و رموز سے نہ صرف خود مستفید ہو بلکہ دوسروں کیلئے بھی اپنے اس عمل کو نافع ثابت کر دے۔ اسی طرح دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جن میں وہبی صلاحیتوں کا فقدان ہوتا ہے لیکن ایسے لوگوں کے پاس بھی قدرت کے عطا کردہ وہ آلات ہوتے ہیں جن کے ذریعے یہ کسبی صلاحیتوں سے نہ صرف خود بہرہ ور ہو سکتے ہیں بلکہ دوسروں کیلئے بھی مشعل راہ بن سکتے ہیں۔

کوئی بھی انسان صلاحیت سے خالی نہیں چاہے وہ وہبی ہو یا کسبی صرف محنت کی ضرورت ہے آپ دیکھیں کہ ہمارا بایاں ہاتھ اتنا کام نہیں کرتا جتنا کہ دایاں ہاتھ کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو کسب و محنت اور تکرار نے باصلاحیت کر کے اس کو جلاء بخش دی ہے جبکہ بایاں ہاتھ اپنی جسامت کے باوجود بھی اس صلاحیت سے محروم ہے یہی حال علوم و فنون اور دیگر صلاحیتوں کے حصول کا ہے، فن نقابت ہو یا فن خطابت یا کوئی اور فن انسان کسب و محنت اور تکرار کے ذریعے اپنی خفیہ صلاحیتوں کو اجاگر کر کے اپنے فن کے جوہر دکھا سکتا ہے اور پھر جتنی تکرار ہوگی اتنا ہی فن میں مضبوطی پیدا ہوگی

العلم یزداد بالتکرار ...... علم تکرار سے بڑھتا ہے

پھر ہر فن کے کچھ قواعد وضوابط ہوتے ہیں جو اس فن کے اندر نکھار پیدا کرنے کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں ذیل میں فن خطابت اور بالخصوص فن نقابت سے متعلق قواعد وضوابط کا بالتفصیل تذکرہ کیا جاتا ہے۔ عاجز کا خیال ہے کہ انشاء اللہ یہ اصول اور قواعد وضوابط جہاں نقابت کے مبتدین کیلئے مشعل راہ ہیں وہاں میدان نقابت کے پرانے کھلاڑیوں کیلئے بھی فائدہ مند ہونگے۔

فن نقابت کیا ہے؟

فن نقابت ایک بڑا شریف اور پاکیزہ فن ہے۔ یہ آنے والے مہمانوں کی ''بجا'' حوصلہ افزائی اور انکو سامعین سے متعارف کروانے کیلئے اور ماحول کو منظم رکھنے کیلئے ہے۔ اس کے علاوہ نئے مہمان کیلئے سامعین کو تیار کرنا، نئے مہمان کا بہترین اور مناسب انداز میں تعارف پیش کرنا۔ اگلے ثناء خواں یا مقرر کو دعوت دینے سے قبل اس کیلئے ایسے حالات پیدا کرنا کہ محفل کا سماں بندھ سکے سامعین کا ذوق وشوق بڑھ جائے اور سٹیج پر آنے والا ثناء خواں یا مقرر بہترین اور سازگار ماحول میں سامعین کے سامنے اظہار مافی الضمیر کر سکے۔

نقابت قدرے مشکل کام بھی ہے وہ اس لئے کہ نقیب کو محفل کے منتظمین، سامعین اور مہمان ثناء خواں سب کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی درمیانی راہ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے کہ سب لوگوں کی خواہشات کا حتی المقدور پاس ہو جائے اور محفل میں اہل محفل، سامعین منتظمین کا ذوق وشوق لگن اور محویت مجروح نہ ہو۔

فن نقابت کے قواعد وضوابط

نقیب کا پراعتماد ہونا:

اسٹیج پر عوام الناس کے سامنے بولنا بلاشک وشبہ ایک ایسا کام ہے جس کیلئے خود اعتمادی کا ہونا ایک شرط کی حیثیت رکھتا ہے

فن خطابت ہو یا کہ فن نقابت ہر دو کیلئے اعتماد (Confidence) ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اگر خطیب اور نقیب کے پاس کہنے کیلئے ڈھیروں مواد ہو بڑے قیمتی الفاظ ہوں اور اعتماد نہ ہو تو اس کا مواد، الفاظ کوئی وقعت نہیں رکھتے کیونکہ اعتماد ہوگا تو قوتِ گویائی میں مضبوطی ہوگی، انداز میں پختگی اور الفاظ میں وزن ہوگا اعتماد کے بغیر الفاظ ایسے ہیں جیسے روح کے بغیر جسم، لہٰذا ایک اچھا نقیب بننے کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اندر اعتماد پیدا کریں۔ جب سٹیج پر آئیں تو یہ ذہن لیکر آئیں کہ یہ سب لوگ مجھ سے کچھ لینے کیلئے آئے ہیں اور میں نے ان کو کچھ دینا ہے۔ یہ سب میرے سامنے طفلِ مکتب کی حیثیت رکھتے ہیں محفل میں چاہے کتنی ہی بڑی علمی شخصیت موجود ہو اس کی علمی حیثیت کو اپنے حواس پر سوار نہ کریں ورنہ آپ کی کارکردگی صفر رہ جائیگی۔

دورانِ نقابت خود اعتمادی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں یاد رکھیں کہ بہترین الفاظ اور شاندار مواد پیش کرنے والا اگر عدم اعتمادی کا شکار ہو تو یہ ایسے ہی ہوگا جیسے بہترین تنجن سوکھی اور اڑتی ہوئی ریت پر رکھ کر کھانے والے کو پیش کی جائے۔

بحیثیت نقیب آپکو اعتماد ہو کہ آپکا موقف مواد اور تلفظ موقع محل کے عین مطابق ہے جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں دل و دماغ آپ کا ساتھ دے رہے ہیں یا نہیں مگر یاد رکھیں بے جا خود اعتمادی اپنی حقیقی اہلیت سے زیادہ پر اعتمادی بعض اوقات بہترین سے بہترین نقیب کے لئے بھی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ اب ہم ان عوامل پر ایک نظر ڈالتے ہیں جو ایک نقیب کو دورانِ نقابت اعتماد بخشتے ہیں۔

(i) مواد (ii) الفاظ (iii) تلفظ کی ادائیگی (iv) وسعتِ مطالعہ (v) زبان پر عبور۔

(i) مواد

مواد سے مراد وہ کلام ہے جو آپ سامعین کے گوش گزار کرنے کیلئے منتخب کرتے ہیں وہ سب کچھ جو آپ کے مطالعہ میں ہے یادداشت میں ہے یا ڈائری میں محفوظ ہے آپ اس تمام مواد میں سے محفل کے ذوق کے مطابق کلام کا انتخاب کرکے اپنے

فرائض بطریقِ احسن نبھانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں اسی صورت میں کامیاب ہوسکتے ہیں جبکہ شاندار کلام کا وسیع ذخیرہ آپ کے پاس محفوظ ہو۔
مواد میں پختگی کیلئے ضروری ہے کہ آپ نامور شعراء کرام کے اشعار کا بغور مطالعہ کریں اور باریک چھان بین کے بعد خوبصورت بامعنی اور باآسانی سمجھ میں آجانے والے اشعار کو اپنے مواد میں شامل کریں۔ علماء کرام کے وعظ کے کیسٹ غور سے سنیں غور طلب نکات کی وضاحت کیلئے دینی کتب یا علمی شخصیات سے رہنمائی لیں۔ نوآموز نقیب علمی نکات پر گفتگو کرنے سے اجتناب برتیں تو بہتر ہے۔ ہاں اپنے علم کے مطابق اپنا بیان قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور کتب کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کریں کسی مسئلہ میں ذاتی خیالات اور ذاتی رائے پیش کرنے سے گریز کریں۔

(ii) الفاظ

نقیب کو الفاظ کا کھلاڑی بھی کہا جاتا ہے نقیب جتنے بہترین انداز میں الفاظ کی جادوگری دکھائے گا اتنا ہی بہترین نقیب کہلائے گا۔ عوام وخواص میں مقبولیت کیلئے انتہائی مشکل اور معیوب الفاظ زہرِ قاتل ہیں۔ محفل اور سامعین کے شایانِ شان الفاظ استعمال کریں کوئی بھی ایسا لفظ ادا نہ کریں جو حضور ﷺ کی محفل اور سرکار کی محفل میں آنے والے مہمانوں کے وقار کو مجروح کرنے کا سبب بن جائے۔ نقیب کو الفاظ کے صحیح معنی معلوم ہونا لازمی ہے۔ سنے سنائے یا کہیں پڑھے ہوئے الفاظ معنی ومفہوم جانے بغیر ادا کرنے سے اجتناب کرنا اشد ضروری ہے۔
خوبصورت اور بامعنی الفاظ نقابت کا حسن ہیں متاثر کن نقابت کیلئے تشبیہات استعارات اور مترادفات کا وسیع علم ہونا چاہیئے۔

(iii) تلفظ کی ادائیگی

الفاظ کا صحیح تلفظ اور معانی سے آگاہی نقیب کیلئے اشد ضروری ہے غلط تلفظ سے ایک تو مفہوم بگڑ جاتا ہے اور دوسرے نمبر پر سخن شناس حلقہ میں وہ نقباء غیر مقبول ہو جاتے

ہیں اگر دوران ادائیگی کوئی ایسا لفظ سامنے آ رہا ہو جس کے تلفظ سے آگہی نہ ہو تو اس لفظ کی بجائے اس کا مترادف ایسا لفظ استعمال کریں جس کے صحیح تلفظ سے خوب آگہی ہو۔ بعد ازاں اس لفظ کو کسی لغت آشنا سے سیکھ کر ذخیرہ الفاظ میں جمع کر لیں۔

یاد رکھیں کہ بہترین مواد بہترین الفاظ آپکے پاس بہترین ہتھیار ہیں جس طرح غیر تربیت یافتہ افراد کے پاس بہترین اسلحہ کباڑ کی طرح بے معنی ہے اسی طرح بہترین مواد کو اچھے انداز میں پیش نہ کرنا اس کی افادیت کو زائل کر دیتا ہے جبکہ اچھے انداز میں پیش کیا گیا کم اچھا مواد بھی اُس اچھے کلام سے بہتر ہے جسے صحیح انداز اور درست ادائیگی سے پیش نہ کیا گیا ہو۔

(iv) وسعتِ مطالعہ:

نقیب کے فی البدیہہ ہونے کا سارا دارومدار اس کے وسیع مطالعہ اور وسعتِ علم پر ہے مطالعہ جتنا زیادہ وسیع ہوگا معلومات جتنی زیادہ ہونگی نقیب کی چرب زبانی میں اتنا ہی اضافہ ہوگا اور یہ چیز اعتماد میں بھی اضافے کا باعث بنتی ہے لہٰذا ایک اچھے نقیب کی یہ ضرورت ہے کہ وہ دینی اور دنیوی کتب و علوم پر عبور رکھتا ہو اس کے علاوہ حالاتِ حاضرہ بھی اس کے علم میں ہوں

(v) زبان پر عبور

نقیب جس زبان میں بھی نقابت کر رہا ہو خواہ اردو ہو یا پنجابی یا فارسی الغرض کسی بھی زبان کے اشعار یا عربی آیات و احادیث ہوں اُسے اُس زبان پر مکمل عبور ہونا چاہیئے یا کم از کم وہ الفاظ جو وہ ادا کر رہا ہے ان کی ادائیگی پر اُسے مکمل مہارت حاصل ہو

2- محفل کی کامیابی اور نقیب کی کارکردگی

محفل کی کامیابی یا ناکامی کا سارا انحصار نقیب کی کارکردگی پر ہوتا ہے پورے اسٹیج پر سارا ہولڈ نقیب کا ہوتا ہے بلکہ یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ نقیب کے چست اور گرم

جوش ہونے کی وجہ سے سامعین بھی پر جوش ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اکثر اوقات نقیب کی کاہلی سے سامعین پر بھی سستی چھا جاتی ہے اور بعض اوقات تو حاضرین محفل سوتے ہوئے نظر آتے ہیں

دوران محفل عوام الناس میں سستی، گرم جوشی، خاموشی اور شور دونوں چیزوں کا عمل گاہے بگاہے چلتا رہتا ہے۔

اب یہ نقیب پر ہے کہ وہ کس طرح محفل کو کنٹرول کرتا ہے عوام الناس کو اسٹیج کی طرف متوجہ رکھنا اور ان کے ذوق کو باقی رکھنا یہ بھی نقیب کی ذمہ داری ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ فی البدیہہ اور چرب زبانی سے گفتگو کرنا جانتا ہو

اس کی زبان میں روانی اور سلاست ہو، اس کا انداز اچھوتا اور الفاظ پر تاثیر ہوں لوگوں کے ذوق کے مطابق نثر یا نظم میں کچھ نہ کچھ دینے کی کوشش کرتا رہے کوئی بھی تقریب ہو نقیب کو سب سے اہم فرائض کی ادائیگی کرنا ہوتی ہے اگر نقیب کا کلام اور انداز سامعین محفل کو اپنے سحر میں لئے ہوئے ہے تو وہ پروگرام اپنے اختتام تک سامعین کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا اگر نقیب اپنے فرائض کی ادائیگی میں کامیاب ہو جائے تو پروگرام کی کئی خامیاں بھی خوبیاں نظر آنے لگتی ہیں جبکہ نا تجربہ کار، کم علم اور فن نقابت کے رموز سے ناواقف نقیب پروگرام کے بہترین نظم ونسق اور خصوصیات کو تہس نہس کر سکتا ہے۔ نقیب کو تقریب میں وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے کامیاب نقیب کیلئے ضروری ہے کہ وہ تازہ ترین معلومات کا پیکر ہو اس میں جوش و ہوش کا سنگم، حاضر جوابی، علم کے زیور سے آراستہ، الفاظ کے وسیع ذخیرہ کا حامل، درست تلفظ کے ساتھ ادائیگی کا ماہر، چہرہ شناس، بہترین منتظم، خوددار، غیر جانبدار اور جن کو وہ دعوت دے رہا ہے ان کی اہلیت اور قابلیت سے واقف ہو

3-اسٹیج پر کنٹرول اور نقیب کا کردار

نقیب کی اسٹیج اور ہال دونوں پر نظر ہونی چاہیئے اگر سامعین کے جوش کو ماند ہوتا دیکھے یا محسوس کرے کہ عوام متوجہ نہیں تو اس کو چاہیئے کہ وہ دوران محفل کوئی قرآنی

آیت یا حدیث پاک یا کسی بزرگ کا قول یا کوئی ایسا سبق آموز واقعہ جسمیں محفل ذکر کی فضلیت اور ذاکرین کی شان بیان ہوئی ہو بیان کرے اور ہر ممکن سامعین کو اپنی طرف متوجہ رکھے مثلاً کہے معزز ین سامعین کرام ! یہ محفل ذکر کی محفل ہے آپ اللہ عزوجل کے ذاکر ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کا ذاکر ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے

فاذکرونی اذکر کم واشکرولی ولاتکفرون o

اے میرے بندو!

تم میرا ذکر کرو ...... میں تمہارا ذکر کروں گا

تم مجھے یاد کرو ...... میں تمہیں یاد کروں گا

تم مجھے فرش پر یاد کرو ...... میں تمہیں عرشِ بریں پر یاد کروں گا

تم بندوں میں یاد کرو ...... میں ملائکہ میں تمہارا ذکر کرونگا

تم بلند آواز سے ذکر کرو ...... میں تمہارے نام کے زمین پر چرچے کرونگا

تم دیوانہ وار مجھے یاد کرو ...... میں جبرائیل سے کہہ کر تمہارے نام کے ڈنکے بجادونگا

تم سائبان لگا کر میرا ذکر کرو ...... میں عرش بریں پر نوری چادریں تان کر تمہارا ذکر کرونگا

الغرض تم سب میرے ہو جاؤ ...... میں ساری کائنات کو تمہارا کردونگا

(سبحان اللہ)

4- نقابت کے مواد کا قرآن وحدیث سے مزین ہونا

دوران نقابت قرآن پاک کا متن (آیات کریمہ) اور حدیث پاک کا متن بھی پڑھیں ایک تو اس کی برکت ہوگی اور دوسرے نمبر پر سامعین پر آپکے علم کی دھاک بیٹھے گی اور وہ خود بخود آپ کی بات کو اہم سمجھ کر اس کو توجہ اور لگن سے سنیں گے

5- مبالغہ آرائی سے احتراز

دوران محفل اسٹیج پر بیٹھنے والوں اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید ضرور کہیں، لیکن ان کی خوشامد نہ کریں یہ چیز نہ صرف آنے والے مہمان کیلئے نقصان دہ ہے بلکہ

آپ کی شخصیت کو بھی مجروح کر کے آپ کی وقعت کو ختم کرنے کا باعث بنتی ہے
میں اس کتاب کے آغاز میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ نقابت تو ایک بڑا پاکیزہ اور شریف فن ہے یہ آنیوالے مہمانوں کی ''بجا'' حوصلہ افزائی اور انکو سامعین سے متعارف کروانے کیلئے اور ماحول کو منظم رکھنے کیلئے ہے مبالغہ آرائی کے ذریعے عوام کو دھوکہ دینے اور آنیوالے مہمان کی بے جا تعریف کر کے اس کے اندر تکبر کے جرثومے پیدا کرنے کیلئے نہیں ہے۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ آج کا میر انقیب بھائی نقابت کی اصل غرض وغایت بھول کر اس کو ایک غلط نہج پر لیکر چل پڑا ہے آج کے نقیب کے نزدیک فن نقابت صرف مقررین اور نعت خوانوں اور دیگر مہمانوں کی تعریف کرنے تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ) اگر تعریف وتوصیف جائز حد تک ہو تو اسمیں مضائقہ نہیں ہے لیکن حد سے بڑھی ہوئی تعریف چاپلوسی اور مبالغہ آمیزی کے زمرے میں آتی ہے جو کہ شریعتِ مطہرہ میں از حد معیوب ہے اور گناہ بھی ہے
نقباء حضرات کو اس معیوب فعل سے احتراز کرنا چاہیئے اور آنیوالی شخصیت کے تعارف میں مناسب اور شریعت کے موافق الفاظ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

6- نقیب کی شخصیت

سامعین سے گفتگو کرنیوالے شخص کی شخصیت سامعین پر پہلا اثر ڈالتی ہے چونکہ محفل میں آنیوالے خطباء کے علاوہ اسٹیج پر مرکزی کردار ادا کرنیوالی ہستی نقیب کی ہوتی ہے نقیب تمام حاضرین محفل کی نظروں کا مرکز ہوتا ہے لہٰذا بحیثیت نقیب آپکی ظاہری سج دھج بھی جاذبِ نظر ہونی چاہیئے اس کے لئے جسم بالخصوص ناخن اور دانتوں کی صفائی پر خصوصی توجہ دیں آپکا لباس صاف ستھرا، بال تراشیدہ اور غیر ضروری فیشن سے پاک ہوں رویہ دوستانہ، نرم خو ہو، چہرے پر گھبراہٹ یا غصے کے آثار نظر نہ آئیں۔ ان چیزوں سے بے توجہی آپکی اچھی بھلی کارکردگی پر اثر انداز ہوگی اس کے علاوہ آپکا ظاہری سراپا یعنی لباس سنت رسول ﷺ کے مطابق ہونا چاہیئے یاد رکھیں کہ یہ لوگ جو آپ سے قرآن وحدیث سننے کیلئے موجود ہیں وہ اس بات کے بھی خواہشمند ہیں کہ

جو کچھ آپ کی زبان سے نکلے وہ عملی طور پر آپکے اخلاق ، انداز اور لباس سے بھی نظر آئے۔ آپکے سراپا اور لباس کی سنت سے موافقت لوگوں کو آپ سے قریب کرنے کا سبب بن جائیگی اور وہ آپ کی بات کو غور سے سنیں گے اور یوں آپ کو بھی دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل ہو جائیگی۔

7- موقع محفل کے مطابق گفتگو کرنا

نقابت کا ساتواں اصول موقع محل کے مطابق گفتگو کرنا ہے مثلاً آپ جس مقرر کو دعوتِ خطاب دینے جا رہے ہیں اس کے موضوع کی مناسبت سے آپ بھی قرآن وحدیث میں سے کچھ بتائیں اور پھر مقرر کو دعوتِ خطاب دیں اس طرح سامعین خود کو اس موضوع پر سننے کیلئے تیار کر لیتے ہیں اور مقرر خود کو سنانے کیلئے اگر آپ اس کے موضوع سے ہٹ کر کسی اور موضوع پر گفتگو کریں گے تو اس سے سامعین اور مقرر حضرات کو ایک غیر مناسب صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا اور یوں آپ کی قابلیت بھی مشکوک ہو جائیگی۔

ناظم نشرگاہ کو ہر لمحہ محفل کی صورت حال پر گہری نظر رکھنا چاہیئے نہ صرف یہ کہ وہ خود ماحول اور موقع کے لحاظ سے الفاظ و اشعار کا انتخاب کرنے کی کوشش کرے بلکہ نعت خواں یا مقرر نے جس نفس مضمون پر اختتام کیا ہے وہیں سے بات کو آگے چلائے اور سامعین کا ذوق وشوق بڑھا کر اگلے ثناء خواں کو دعوت دے کسی نعت خواں کو مدح سرائی بخدمت سرکار مدینہ ﷺ کے لئے دعوت دینے سے پہلے عشق مصطفیٰ، محبت مصطفیٰ، شانِ مصطفیٰ، صحابہ اور نعت خوانی جیسے موضوعات پر گفتگو کریں یا درود شریف کی فضیلت پر احادیث نبویہ پیش کریں یا کسی مایہ ناز نعت گو شاعر کا کلام پڑھیں۔

8- آغازِ محفل

محفل کا آغاز ہمیشہ تعوذ، تسمیہ کے بعد درود شریف یا قصیدہ بردہ شریف کے اشعار سے کریں پھر وہ آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویہ جو اُس پروگرام کے مطابق ہوں بیان کریں۔ پروگرام کی تمہید باندھیں تمہید نہ اتنی طویل ہو کہ سامعین بے توجہی کا شکار

ہو جائیں اور نہ ہی اتنی مختصر کہ آپ پروگرام کی وضاحت نہ کر سکیں انداز انتہائی باادب اور خوشگوار اپنائیں۔ میزبانِ محفل کو محفل کی میزبانی کا شرف پانے پر مبارکباد پیش کریں۔ آنیوالے مہمانوں کو میزبان محفل کی جانب سے خوش آمدید کہیں دوران تمہید پورے ہال پر نظر رکھیں اور نظروں ہی نظروں میں ماحول کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ لوگوں کی ذہنیت کے مطابق گفتگو کریں یاد رکھیں صرف اپنی علمی قابلیت کو جھاڑنے کیلئے اگر آپ نے لوگوں کی دماغی فہم کو پیش نظر نہ رکھا تو یہ آپ کی ناکامی ہے۔

سرکارِ مدینہ ﷺ ہمیشہ لوگوں سے ان کے فہمی معیار کے مطابق گفتگو فرماتے تھے عوامی محافل میں عوامی رنگ کے ساتھ بیان کریں علمی شخصیات کی محافل میں سلجھا ہوا علم و حکمت سے پر انداز اپنائیں، اعلیٰ حضرت، علامہ اقبالؒ، پیر مہر علی شاہ، بابا بلھے شاہ اور حضرت فرید الدین گنج شکرؒ جیسی معروف شخصیات کے کلام، قرآنی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ پیش کریں۔

اگر آپ اِس اصول کو نظر انداز کریں گے تو دونوں سطحوں میں آپ ناکام رہیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے۔

''ہر شخص سے اس کی سمجھ کے مطابق گفتگو کرو''

9- ذاتیات پر حملوں سے گریز

محافل میلاد النبی ﷺ، بزرگان دین کے عرس کی محافل کوئی معمولی محافل نہیں ہوتیں ان محافل میں نقیب کو شیریں، دل نشین پر اثر، پر درد، باادب، باہوش انداز اپنانا چاہیئے ایک ایک لفظ علم ادب اور محبت و عشق سے سوچ سمجھ کر ادا کرنا چاہیئے

دوران محفل اگر کسی سے کوئی ناگوار فعل سرزد ہو جائے جس کی اصلاح ضروری ہو تو اس کو بڑے احسن طریقے سے ہینڈل کیا جائے جس سے غلطی سرزد ہوئی اسکو براہِ راست مخاطب کر کے اسکو ٹوکنا، اسکو مزید بگاڑنے کے مترادف ہے آپ مجموعی طور پر اسکو معاشرتی مسئلہ کا رنگ دیں مثلاً ایسے کہیں بعض لوگ یوں کرتے ہیں بعض لوگوں کا ایسا ایسا عمل ناپسندیدہ ہے یوں ماحول بھی ہر قسم کی کشیدگی سے محفوظ رہیگا اور اس کی اصلاح بھی ہو جائیگی۔

10- منفرد انداز اور نقالی سے گریز

میرے ذاتی تجربے کی بنیاد پر نقابت کے میدان میں سرگرم عمل نقباء بالخصوص اس میدان میں آنے والے نئے نقباء کو تاکید ہے کہ آپ اپنے انفرادی انداز نقابت سے کامیابی کے زینے پر قدم بہ قدم بڑھیں۔ بجائے اس کے کہ کسی بھی معروف نقیب کی ہو بہو نقل کر کے سمجھیں کہ آپ وہ (جس کی آپ نقل کر رہے ہیں) بن گئے ہیں اور آپ ایک کامیاب نقیب بن گئے ہیں یہ محض خود فریبی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آپ اپنی تمام تر صلاحیتیں دوسروں کی نقالی میں صرف کرنے کی بجائے اپنی پہچان، اپنا منفرد انداز اپنائیں

عین ممکن ہے کہ آپ جس کی نقل کر رہے ہیں آپ خود اس سے بہتر خوبصورت انداز کے حامل ہوں اور آپکا انداز اس سے زیادہ مقبولیت پا جائے جبکہ بصورتِ دیگر آپ کی تمام تر کاوشوں کو سامعین کا فقط ایک یہ جملہ کہ یار یہ تو فلاں صاحب کی نقل کر رہا ہے خاکستر کر دیگا اور آپ عمر بھر بھی اپنی انفرادی پہچان پیدا نہ کر پائیں گے۔

11- حرکات و سکنات

کامیاب نقیب کی نقابت کے دوران نہ صرف اس کی زبان بلکہ چہرہ کے تاثرات، آنکھوں اور جسم کا ہر حصہ نقیب کے اظہار خیال میں اس کے معاون و مددگار ہونے چاہیئے یاد رکھیں سرکار ﷺ کے میلاد کی سٹیج معاذ اللہ عزوجل کسی ڈرامے کی سٹیج نہیں ہے آپ کی حرکات و سکنات اور اشارے بے ساختہ ہوں تمام انداز قدرتی ہوں، کیونکہ آپ اس عشق بے پناہ کا اظہار کر رہے ہیں جو آپ کے سینے میں موجزن ہے موثر اثرات و کیفیات محفل پہ طاری کرنے کیلئے سب سے پہلے وہ کیفیت خود پہ طاری کرنا ہوگی اور جب حقیقی محبت اور عشق کا غلبہ رگ و پے میں چھا جائیگا تو خود بخود زبان اور اعضائے بدن کی حرکات و سکنات میں ربط پیدا ہو جائیگا اور آپ جو کچھ بیان کریں گے اس کا انمٹ نقش سامعین کے قلوب و اذہان پر ثبت ہو جائیگا۔

12- آواز کا زیر و بم

آواز کا اتار چڑھاؤ فن گفتگو کا انتہائی اہم حصہ ہے الفاظ کا اثر آواز کے اتار چڑھاؤ سے مشروط ہے۔ ضرورت کے مطابق دوران ادائیگی کسی لفظ پر زور دیا جاتا ہے کہیں وقفہ کیا جاتا ہے۔ کسی لفظ کو نسبتاً کم بلند آواز میں ادا کیا جاتا ہے کہیں مدہم انداز اختیار کیا جاتا ہے یہ تمام انداز کلام کی نوعیت پر منحصر ہوتے ہیں اس میں کمال ریاضت سے حاصل کیا جاسکتا ہے

مثلاً ایک کلام کو مختلف اندازوں سے تنہائی میں بلند آواز سے پڑھیں ممکن ہو تو اپنی آواز خود ریکارڈ کریں اور بعد میں سن کر خود محسوس کریں کہ کس لب ولہجہ میں یہ کلام سن کر آپ نے اپنے اندر احساسات و کیفیات میں ہلچل محسوس کی۔ پھر اسی انداز میں مشق سے عبور حاصل کر کے عوام الناس کے سامنے پیش کریں آواز نہ تو اتنی بلند ہو کہ سماعتوں کو ناگوار گزرے۔ نہ اتنی پست کہ الفاظ ہی سمجھ نہ آئیں یاد رکھیں کہ آواز کی متواتر یکسانیت سامعین کو ناگوار گزرتی ہے

13- قائدانہ صلاحیت

نقیب پر چونکہ ناظم نشرگاہ کی حیثیت سے ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے پورے پروگرام کو انتہائی احسن طریقے سے ترتیب دینا ہوتا ہے نعت خواں حضرات کی تعداد اور درجہ کے لحاظ سے وقت کی تقسیم کرنا ہوتی ہے کہ کس نعت خواں کو کس وقت پڑھانا ہے، کس سے پہلے اور کس کے بعد پڑھانا ہے اس کے علاوہ اکثر و بیشتر ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ اہل خانہ کے اصرار پر کسی کو پڑھانا پڑتا ہے جو کہ محفل کے ذوق پر منفی اثرات کا باعث بنتا ہے یا معروف ثناء خواں حضرات کی مصروفیات پروگرام کے شیڈول پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان تمام ہنگامی حالات میں درست فیصلے اور ان پر اس انداز میں عمل کرنا کہ پروگرام کا تسلسل باقی رہے سامعین دلجمعی سے بیٹھے رہیں یہی وقت نقیب کی قائدانہ صلاحیتوں اور فن نقابت سے واقفیت کا اصل امتحان ہوتا ہے

اولین کوشش تو یہی ہونی چاہیئے کہ ایسے حالات پیدا ہی نہ ہونے پائیں اگر ایسی صورتحال بن جائے تو اپنے الفاظ اور بہترین انداز سے ایسا سماں باندھیں کہ سامعین خود بخود ساکت و جامد ہو کر آپ کی باتیں سننے پر مجبور ہو جائیں اور پھر صورتحال کے مطابق کوئی اچھا سا ثناء خواں جسے حاضرین سننے کے مشتاق ہوں کو دعوتِ نعت پیش کر دیں تا کہ ایک خاص انداز میں محفل کا ذوق بڑھتا چلا جائے۔

14-دورانیہ:

نقابت کے دوران اپنی ذاتی گفتگو کو موقع محل کی مناسبت سے ترتیب دیں مناسب وقت میں ایسی گفتگو کریں جو سامعین کی ناگواری کا باعث نہ بنے نہ اتنی طویل گفتگو کریں کہ سامعین بور ہو جائیں اور نہ ہی یہ انداز اپنائیں کہ یہ تھے فلاں صاحب اور اب آرہے ہیں فلاں صاحب کہ نقیب کی موجودگی محفل میں بے معنی لگے۔

سامعین کے ذوق کے مطابق گفتگو کا اختصار یا طوالت پیش نظر رکھیں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

''کلام اتنا ہی مفید ہے جتنا کہ آسانی سے سنا جا سکے''۔

طویل کلامی گفتگو کے اکثر حصے ذہنوں سے ضائع کر دیتی ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ متکلم پر وقت اور موقع کا لحاظ رکھنا لازم ہے اور بہترین کلام وہ ہے جس سے سننے والے کو ملال اور بوجھ محسوس نہ ہو۔ اسی ضمن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائش کر کے قرآن کریم سنتے ان کا بیان کامیابی کیلئے ایک زریں اصول ہے آپ فرماتے ہیں

جب تک لوگ تمہارے چہرے کو دلجمعی سے دیکھتے ہوئے تمہیں سنتے رہیں اس وقت تک گفتگو کرتے رہو اور جب انہیں ذرا سا بھی فرق محسوس کرو تو رک جاؤ۔

15-حاضر جوابی اور حاضر دماغی

حاضر جوابی نقابت کا مشکل اور کٹھن مرحلہ ہے یہ ایک ایسا گوہر ہے جو ایک لمحہ میں نقیب کو

سامعین کے دلوں کے تخت پر بھی بٹھا سکتا ہے اور خجالت و شرمندگی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

دوران ادائیگی کوئی غلطی نہ کرنا بڑی بات ہے مگر غلطی کرنے کے بعد اس صفائی سے نکلنا کہ خامی خوبی نظر آئے یہ اس سے بھی بڑی بات ہے اور یہ کمال مطالعہ کی وسعت، الفاظ کی کثرت اور حاضر دماغی کی شدت سے حاصل ہوتا ہے مگر یاد رکھیں کہ اغلاط کے شدید بہاؤ میں تمام احتیاطی پُل ریت ہو جاتے ہیں۔

16- قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کا پڑھنا

حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے اور ایمانی تقاضہ کے تحت اس بات کو پرکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے اور مانے بنا چارہ نہیں کہ کوئی بھی موضوع ہو، کوئی بھی باب ہو، حمد رب العلی کی بات ہو یا نعتِ سرکار مدینہ ﷺ کی بات ہو، صحابہ کا ذکر ہو یا آل رسول کا تذکرہ!

کوئی بھی مسئلہ ہو، چاہے اسکا تعلق حیاتیات سے ہو یا علم نباتات سے، وہ فلکیات سے متعلق ہو یا علم الاراضی سے ہر ایک موضوع اور مواد کی اصل اور جڑ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ہی ہیں مطلوبہ موضوع اور مواد کا وزن بڑھانے کیلئے اس میں جان پیدا کرنے کیلئے !ور اس کے اچھے اور مثبت اور درست نتائج حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ قرآنی آیات پڑھی جائیں۔ سرکارِ دو جہان ﷺ کے فرامین و ارشادات بتائے جائیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی بات کو مدلل کیا جائے اور اپنے موضوع کی صداقت میں قرآن و حدیث کو بطورِ سند پیش کیا جائے

آج کل نقباء حضرات میں جو خامی پھیل چکی ہے وہ نہ صرف اُن کیلئے نقصان دہ ہے بلکہ عوام الناس میں بھی اپنی قدر کم کرنے کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ نقابت کا انحصار ہی شعر و شاعری پر ہو چکا ہے میں معاذ اللہ حمدیہ و نعتیہ منظوم کلام کا منکر نہیں ہوں الحمد للہ مجھے خود بھی حمدیہ و نعتیہ منظوم کلام لکھنے کا بھی اور پڑھنے کا بھی شرف حاصل ہے میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نقباء حضرات کی پہچان ہی منظوم کلام بن چکا ہے عوام الناس کا یہ ذہن بن چکا ہے کہ نقباء حضرات صرف شعر پڑھنا ہی جانتے ہیں

حالانکہ اربابِ فہم وفراست اس بات کو مانیں گے کہ ایک بات کرنے والا جتنی وضاحت اور فصاحت سے اور اچھے طریقے سے اپنی بات کو نثر کی صورت میں بیان کر سکتا ہے اتنی نظم کی صورت میں وہ وضاحت نہیں کر سکتا

نقباء بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ دوران نقابت منظوم کلام ضرور پڑھیں لیکن اپنی نقابت کا دارومدار اس پر نہ رکھیں بلکہ موقع محل اور موضوع کے مطابق قرآن وحدیث، صحابہ کرام ﷺ، بزرگانِ دین کے اقوال اور واقعات کو بیان کر کے عوام الناس کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کا بھی فریضہ سرانجام دیتے رہیں

17- غریب المعانی ہم قافیہ الفاظ کے استعمال سے پرہیز

اکثر نقباء حضرات دوران نقابت کلام کو ہم قافیہ بنانے کی کوشش میں ایسے غریب المعانی الفاظ کا استعمال کر جاتے ہیں جو عوام کے اوپر سے ہی گزر جاتے ہیں اور اس بات کا مکمل طور پر احساس خود نقیب کو بھی ہوتا ہے یاد رکھیں کہ اس طرح کی علمیت جھاڑنا ایک لایعنی عمل ہے اس سے عوام الناس نہ تو کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی نقیب اپنی بات کو واضح کر سکتا ہے

18- نعت خوانوں میں سے کسی ایک کو اس طرح فوقیت دینا کہ دوسروں کی عزتِ نفس مجروح ہو!

کئی مرتبہ یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ نقیب حضرات اپنے پسندیدہ نعت خواں کو ایسے الفاظ کے ساتھ نوازتے نظر آتے ہیں کہ اس سے پہلے مدحتِ نبویہ ﷺ کرنے والوں کی عزتِ نفس مجروح ہو جاتی ہے۔ مثلاً نقیب کا یہ کہنا

سامعین کرام! اب تک محفل میں جن نعت خوانوں نے پڑھا وہ تو بس ٹھیک ہی تھا یعنی گزارا ہی تھا اب میں ایک ایسے نعت خواں کو دعوتِ نعت دینے جا رہا ہوں جو واقعی نعت خواں ہیں اور ان کا پڑھنا ہی اصل نعت ہے اب میں اصل نعت خوانی کیلئے دعوت

دیتا ہوں فلاں فلاں کو (لاحول ولاقوۃ الاباللہ)

آپ یہ دیکھیں کہ کیا اس سے قبل نعت خوانوں کا پڑھا ہوا کلام مدحت نبی ﷺ پر مشتمل نہیں تھا؟ یاد رکھیں کہ یہ بے جا ترجیحی سلوک نعت خوانوں کے دل میں نفرت ڈالنے کا باعث بنے گا اور اس کے ساتھ آپ بارگاہ نبوی میں عتاب کا شکار بھی ہونگے

اسٹیج پر آل رسول کی موجودگی کی صورت میں فضائل آل رسول بطور تبریک بیان کرے محفل کا کنٹرولر ہونے کے ناطے ایک نقیب کو چاہیئے کہ وہ اسٹیج پر موجود لوگوں کا تعارف بھی سامعین کو کرواتا چلے اور اگر اسٹیج پر آل رسول میں سے سید زادے رونق افروز ہوں تو دوران پروگرام سامعین کو آل رسول کی موجودگی کا بتا کر فضائل آل رسول بیان کریں اور بطور تبریک اُن کا ذکرِ خیر کرتا چلے مثلاً یوں کہے

معزز سامعین کرام! ذرا اسٹیج پر نظر دوڑایئے، کیسا نوری نوری سا ماحول بنا ہوا ہے یہ میری اور آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آج ہم اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر کی برکات و فیوض سے مستفیض بھی ہو رہے ہیں اور سفینۂ اہل بیت میں بھی سوار ہیں سرکارِ دو جہان ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ میری اہل بیت کی مثال سفینۂ نُوح کی طرح ہے کہ جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا

سامعین کرام!

ہمارے نوری نوری آقا ﷺ کی نوری نوری نسل پاک سے فاطمی لعل اور حضرت علی کا نور نظر اعلیٰ حضرت قبلہ پیر سید عظمت علی شاہ بخاری المعروف چن جی حضور دامت برکاتہم العالیہ موجود ہیں آپ وہی ہیں جن کے بارے میں بریلی کے تاجدار میرے اعلیٰ حضرت عشق و محبت میں ڈوب کر یوں عقیدت کے نذرانے پیش کرتے ہیں

آقا! تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

19- نقیب کیلئے کچھ طبی اصول!

دوران نقابت اگر نقباء حضرات کچھ طبی اصولوں کو مدنظر رکھیں تو یہ چیز اُن کی صحت کی ضامن

ہونے کے ساتھ ساتھ فن نقابت میں نکھار پیدا کرنے کا باعث بنے گی اور نقیب دوران نقابت پیش آنیوالے کئی مسائل سے دوچار ہونے سے بچ جائیگا۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) پیٹ بھر کر کھانا!

خطیب ہو یا نقیب ہر دو کیلئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے فوراً بعد خطابت یا نقابت کے فرائض سرانجام دینے سے پرہیز کریں کہ اس طرح بولنے میں بہت دشواری پیش آتی ہے اور سانس پھولنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہاں بالکل خالی پیٹ رکھ کر بولنا بھی نقصان دہ ہے اگر کھانا کھانا ضروری ہے تو خطابت یا نقابت سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے کھائیں اتنے دورانیہ میں کھانا بھی ہضم ہو جائیگا اور جسم کو طاقت بھی پہنچ جائیگی۔

(ii) دوران نقابت ٹھنڈے پانی کا استعمال!

مسلسل بولنے سے گلا گرم ہو جاتا ہے اور گلا گرم ہونے کی صورت میں ٹھنڈے پانی کا استعمال اور برف والے کسی بھی مشروب کا پینا گلے کیلئے زہر قاتل ہے اس سے آواز فوراً بیٹھنا شروع ہو جاتی ہے اور بولنے میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یاد رکھیں کہ خطابت یا نقابت کے اختتام کے فوراً بعد بھی ٹھنڈے پانی کا استعمال نقصان دہ ہے۔

(iii) ابتدا تیزی سے کرنا!

تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جو نقباء حضرات ابتدا میں ہی بہت زیادہ جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کی آواز بہت جلد بیٹھ جاتی ہے اور یوں وہ پروگرام کو مزید آگے بڑھانے سے قاصر ہو جاتے ہیں ابتدا نہایت تیزی سے کرنے سے گلا فوراً گرم ہو جاتا ہے اور جتنی تیزی سے وہ گرم ہوتا ہے یہ اس کیلئے نہایت ہی نقصان دہ ہے ابتدا میں آواز کو نارمل اور درمیانہ رکھیں اور گلے کی رگوں کو آہستہ آہستہ گرم ہونے دیں اس طرح آپ گھنٹوں بھی بولیں تو انشاء اللہ آپ کو بولنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

(iv) زوردار قہقہہ لگانے سے پرہیز!

سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ زور سے ہنسنے اور قہقہہ لگانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے دوران نقابت اگر اس قسم کا کوئی واقعہ پیش آئے اور ایسا ماحول بن بھی جائے تو سنجیدگی اور وقار کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اور ہر ممکن قہقہہ لگانے سے پرہیز کریں کہ بزرگ فرماتے ہیں قہقہہ لگانے سے ایک پروقار شخصیت مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔

(v) خوش طبیعتی اور اس کے مثبت اثرات!

نقیب ایک محفل، جلسے اور اجتماع کا کنٹرولر ہونے کی حیثیت سے بہت اہم مقام رکھتا ہے پروگرام کو بحسن وخوبی چلانے کا زیادہ انحصار اس کی تروتازہ طبیعت اور درستگی صحت پر بھی ہے وہ ذہنی طور پر کسی قسم کی بھی پریشانی سے آزاد ہو۔ اس طرح وہ زیادہ احسن طریقے سے سب کو ڈیل بھی کریگا اور پروگرام کو بھی اچھے طریقے سے چلا سکے گا۔

(vi) دوران نقابت سامعین سے اِدھر اُدھر کی گفتگو اور اِس کے منفی اثرات!

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے نقباء حضرات چونکہ بہت زیادہ پراعتماد ہوتے ہیں وہ ہر بات کو بڑے اعتماد سے کرنا جانتے ہیں اسی خود اعتمادی کا بعض مرتبہ وہ بڑا غلط استعمال کرتے ہیں اور دوران پروگرام سامعین سے ادھر اُدھر کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں اور اصل موضوع سے ہی ہٹ جاتے ہیں پروگرام کو اور ہی رخ دے دیتے ہیں۔ اس طرح ان کی اپنی طبیعت میں بھی سستی آجاتی ہے طبیعت کی تازگی ختم ہو کر رہ جاتی ہے اور پروگرام کو آگے بڑھانا اُن کو ایک بوجھ لگتا ہے۔

20- جوش میں بھی ہوش

بڑے بڑے جلسوں میں دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے نقباء حضرات اسقدر جوش کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اپنے ہوش ہی کھو بیٹھتے ہیں۔ جوش وخروش میں بے ہوشی ایک ایسا منفی عمل ہے کہ بعض اوقات منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔ الفاظ کا صحیح تلفظ نہیں ہو پاتا اور کئی ایسے بے معنی اور لایعنی الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں جو مضحکہ خیز ہوتے ہیں اور معاذ اللہ بعض اوقات تو کفریہ کلمات بھی منہ سے نکل جاتے ہیں۔ اس لیے نقباء حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جوش میں ہوش کو قائم رکھیں۔

21- نقیب کی ایک سے زائد محافل میں شرکت!

کئی بڑے بڑے نقباء حضرات میں یہ خاصی عادت پائی جاتی ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں انعقاد پذیر کئی محافل کے لئے ٹائم دے دیتے ہیں اور پھر نتیجتاً یا تو محفل میں پہنچ ہی نہیں پاتے یا محفل میں عدم شرکت پر کئی قسم کے عذر تراشنا پڑتے ہیں کوئی اچانک ایمرجنسی، بیماری وغیرہ اور یا پھر ہر محفل میں پہنچ جاتے ہیں لیکن تھوڑا تھوڑا سا وقت دیکر انتظامیہ کو ٹرخا دیتے ہیں اُن کے اِس عمل سے انتظامیہ کو جس پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یا تو انتظامیہ جانتی ہے یا ان کا خدا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خود اپنی شہرت اور نیک نامی کو مجروح کرتے ہیں اور اپنا اعتماد کھودیتے ہیں۔

22- جلسہ گاہ میں نقیب کا تاخیر سے پہنچنا

ایک ذمہ دار اور اچھے نقیب کی یہ نشانی ہے کہ وہ جلسہ گاہ میں بروقت پہنچتا ہے اور خود محنت کر کے محفل کا ماحول بناتا ہے اور ایک اچھا سماں باندھتا ہے
میں اپنے نقباء بھائیوں، بہنوں کیلئے تنقید برائے تنقید نہیں کہوں گا بلکہ تنقید برائے اصلاح کہوں گا اور نئے نقباء کیلئے اُن کی رہنمائی کے طور پر اُن کو یہ اصول بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اکثر بڑے بڑے جلسوں میں دیکھا ہے کہ شہرت یافتہ نقیب محفل

میں بروقت پہنچنا اپنی توہین سمجھتے ہیں اُن کا خیال ہوتا ہے کہ کوئی چھوٹا نقیب محفل کا آغاز کرے اور مقامی نعت خوانوں اور خطباء کے لئے نقابت کے فرائض سرانجام دے لے جب محفل آدھی یا آدھی سے زائد ہو جائے تو پھر یہ بنے بنائے ماحول میں آکر پر جوش طریقے سے نقابت کر کے (بلکہ نقابت میں حصہ ڈال کر کہنا زیادہ مناسب ہوگا) اپنے نمبر بنا لیتے ہیں اور وقتی طور پر اپنی واہ واہ کروا کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی بڑا معرکہ سر کر لیا ہے یہ اُن کی بھول ہے۔ بنے بنائے ماحول میں نقابت کر کے واہ واہ کروانا کمال نہیں بلکہ محفل کیلئے ماحول کو بنانا کمال ہے اور اس کیلئے بہت زیادہ محنت درکار ہوتی ہے۔

23- قراء حضرات کے القابات

ایک اچھے نقیب کیلئے یہ بات بے حد ضروری ہوتی ہے کہ وہ محفل کو دیکھ کر محفل کے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے چلائے اور محفل کے ذوق وشوق کے مطابق کلام پڑھنے اور محفل کو زیادہ سے زیادہ نکھارنے کی کوشش کرے اور اس بات کو محفل کے شروع کرنے سے پہلے ذہن نشین کرے کہ جو بھی کلام پڑھے "محفل یا تقریب" کے موضوع کے مطابق پڑھے۔ محفل میں تلاوت کلام پاک کرنے والے قرأ حضرات اور ثناء خوانِ سرکار، مسندِ علم کے وارث علماء خطبا کو اچھے اچھے الفاظ اور پیارے پیارے القابات کے ساتھ بلائے۔

(قاری صاحب کو دعوت دیتے ہوئے)

احباب ذی وقار!

ہر محفل، ہر تقریب، ہر پروگرام میں برکت اُس وقت ہوتی ہے جب اس کی ابتدا ربِ لم یزل کے لاریب کلام سے کی جائے تو محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کرنے کیلئے میں جس قاری یا قاریہ کو دعوت دینے والا ہوں (یا دعوت دینے والی ہوں) ان کا مقدر ان کی قسمت قابل رشک ہے کہ آقا ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہونے والی عظمت والی، برکت والی، عزت والی، رفعت والی، کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں۔

☆ وہ کتاب ...... جس کا کوئی بھی متبادل نہ بدل ہے

☆وہ کتاب ...... جو ہر گفتہ ' دشوار کا حل ہے

☆وہ کتاب ...... جو رسالت کی محافظ بھی ، خبر بھی

☆وہ کتاب ...... جو بصیرت بھی، بصارت بھی، بصر بھی

☆وہ کتاب ...... جو منبع ' کرم جو دو سخا ہے!

☆وہ کتاب ...... جو نوازش ہے، عنایت ہے، عطا ہے

☆وہ کتاب ...... جو انسانوں پہ احسان ہے، رب کا

☆وہ کتاب ...... جو حقیقت میں خزینہ ہے ،ادب کا

☆وہ کتاب ...... جو گنجینہ ہے اصل و اصول کا

☆وہ کتاب ...... جو معجزہ ہے خدا کے رسول کا

اس عظمت والی کتاب ، کلام مجید کی جب قاری صاحب قبلہ تلاوت فرماتے ہیں اُس ساعت محفل پرانوار کی بارش ہوتی ہے

قرآن کے لاریب الفاظ کی ٹھنڈک دلوں کو راحت وسکون بخشتی ہے اب میں بلا تاخیر دعوت دیتا ہوں۔

زینت ُ القرُاء ، شَانُ القرُاء ، شمسُ اُلقرُاء ، نَجم القرُاء

خوبصورت انداز، بے مثل آواز کے مالک قاری محترم المقام جناب قاری محمد علی قادری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت کلام پاک سے ہمارے قلوب واذہان کو منور فرمائیں۔

قاری صاحب کی آمد سے پہلے تمام سامعین قرآن کی عظمت کے نام ایک وجد آفریں نعرہ لگائیں

نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت ...... عظمتِ قرآن...... زندہ باد

نعت خوانوں کیلئے القابات

بعداز تلاوتِ کلام پاک ،نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے لئے نعت خوان کو دعوت دینی چاہیئے۔

مولانا روم" مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

گہ تو ئی گویم ترا گاہے قمر
ہر چہ گویم آفتابے روشنم

ترجمہ: جو کچھ بھی میں کہتا ہوں، اس سے میری ذات کا ماہ درخشاں ہی مراد ہے۔
یعنی کہ جو بھی سرکار ﷺ کا ثنا خواں پڑھتا ہے مراد تو ہر کسی کی اس نبوت کے ماہ درخشاں کی صفت وثناء ہوتی ہے مگر ایک اچھے نقیب کو بڑی ذمہ داری سے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ محفل میں پڑھنے والے تمام نعت خوانوں کو اُن کے تجربے، آواز، انداز کے مطابق دعوت دی جائے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ نقیب حضرات اس بات کو نظر انداز کر جاتے ہیں اور جو بندہ رموزِ نعت سے واقف بھی نہیں ہوتا اُس کو بھی بہت بڑھا چڑھا کر دعوت دیتے ہیں یہ عمل جو کے حقداروں کی حق تلفی ہے اس سے گریز کرنا چاہیے۔

(نعت خوانوں کو دعوت دینے کیلئے)

محترم المقام سامعین ذی احتشام:
آپ دیکھ رہے ہیں کہ بڑے پیار سے کیا گیا ہے اس محفل کا انتظام...... اور اس محفل میں پڑھی جائے گی نعتِ خیر الانام...... نعت خوانی ایک ایسا عمل ہے جو سب کیلئے ہے واجب الاحترام......
نعت سرکار ﷺ نے سب کو نوازا ہے چاہے کوئی خاص ہو یا عام...... جو میرے آقا ﷺ کے ہیں ثنا خواں وہ مقدر کے سکندر ہیں تمام...... اور نعت سرکار ﷺ سننے والوں پر ہوتا ہے اللہ عزّ وجل کا خاص انعام...... نعت سرکار کے صدقے جن حضرات نے پایا ہے بلند مقام۔
اُن خوش بختوں کے یہ ہیں نام......

☆ کسی کو نعتِ سرکار نے ثنا خوانِ نور مبین بنا دیا
یعنی کہ سید فصیح الدین بنا دیا
☆ کسی کو نعتِ سرکار نے جذبۂ ایمانی عطا کیا

یعنی کہ حافظ مرغوب احمد ہمدانی بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے عاشق مدنی ماہی بنا دیا

یعنی کہ محمد افضل نوشاہی بنا دیا

☆ کسی کو نعتِ سرکار نے سوزِ جامی عطا کیا

یعنی کہ الحاج نذیر حسین نظامی بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے عاشقِ نبی بنادیا

یعنی کہ الحاج محمد اختر حسین قریشی بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے سوزِ ظہوری قصوری عطا کیا

یعنی کہ سید آصف علی ظہوری بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے عاشقِ شاہ زمن بنا دیا

یعنی کہ حافظ چمن اعجاز بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے فیضِ خواجہ چشتی عطا کیا

یعنی کہ محمد احسان چشتی بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے عاشقِ محبوبِ خدا بنا دیا

یعنی کہ محمد امین فدا بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے زلفِ واللیل کا قیدی بنا دیا

یعنی کہ سید ضمیر حسین زیدی بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے سایۂ چادر مزمل عطا کیا

یعنی کہ حافظ محمد تجمل بنا دیا

☆کسی کو نعتِ سرکار نے خوش انداز شاعر بنا دیا

یعنی کہ محمد ریاض شاکر بنا دیا

انہی نایاب گوہروں میں سے ایک ایسے ہیرے کو دعوت دیتا ہوں میری مراد، نگاہِ بلند، سخن دلنواز...... باکمال انداز...... محبت سرکار میں غوطہ زن آواز...... صدارتی ایوارڈ ہے جن کا اعزاز...... ملک اور بیرون ملک بے حد مشہور بے حد ممتاز...... بہت ادب سے گزارش کروں گا فخر پاکستان، آن پاکستان، جان پاکستان الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب سے کہ تشریف لائیں اور سرکار ﷺ کے دربار لازوال میں ہدیۂ نعت پیش فرمائیں۔

محبت سرکار ﷺ کی اس محفل پاک کو مزید رونق ذوق اور شوق دینے کیلئے بلند آواز سے نعرہ لگائیں، نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت......

محفل میں موجود خطباء کو دعوت خطاب

نقیب اسٹیج کا بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ الفاظ کا بھی بادشاہ ہوتا ہے موقع محل کے مطابق لفاظی کا ملکہ نقیب کی کامیابی کا نشان ہے یہ صفت اسمیں بدرجہ اتم موجود ہونی چاہیئے۔ بڑے بڑے جلسوں اور محافل میں ایک سے زیادہ خطباء موجود ہوتے ہیں۔ اب اگر نقیب کے پاس الفاظ کے موتیوں کی مالا تھوڑی ہے تو وہ سب خطباء کو ایک جیسے القابات سے دعوتِ خطاب دیکر ماحول میں یکسانیت کی فضا پیدا کر دیگا جس کی وجہ سے نہ صرف اس کی اپنی شخصیت متاثر ہوگی بلکہ سامعین بھی اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں گے۔

ہر خطیب کو دعوت خطاب دینے سے پہلے نقیب کو چاہیئے کہ اس کی شخصیت کے بارے میں (جس کو دعوت دینی ہے) اس کے عہدہ، شعبہ، دینی قومی خدمات کے بارے میں خاطر خواہ معلومات رکھتا ہو، بالخصوص اس بات کو مدنظر رکھے کہ جس خطیب کو وہ دعوتِ خطاب دینے جا رہا ہے اس کا مکمل نام اور جس سلسلے سے وہ منسلک ہو اس سلسلے کو بھی جانتا ہو مثلاً قادری، چشتی، سہروردی وغیرہ وغیرہ۔

دعوتِ خطاب دینے کیلئے ایسے الفاظ کا چناؤ ہونا چاہیئے جو ڈائریکٹ اُس خطیب کی شخصیت کے اچھے پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہوں یہ یاد رہے کہ الفاظ کے نکھار کو خوشامدی داغدار کر دیتی ہے خطیب کو اِس قسم کے القابات سے نہ نوازا جائے جن کو دروغ گوئی پر محمول کیا جائے۔

مثلاً ایک بڑے خطیب کو اس طرح دعوتِ خطاب دیں!

سامعین ذی احتشام!

انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں، اب لمحوں کا شمار ختم ہوتا ہے اور وہ وجد آفریں ساعتیں آ رہی ہیں...... جو محفل کو حسن ونکھار بخشیں گی...... اس محفل کی روح رواں...... اس محفل کی جان شخصیت...... محفل میں موجود ہر ہر شخص کی نظروں کا محور...... ہر دل کی آواز...... وہ جب بولیں تو موتیوں کی مالا پروئیں...... جن کی ہر بات سے حسن مطلب کی خوشبو آئے...... جن کے سمجھانے کا انداز مشفقانہ ہے جن کی دینی، قومی خدمات ان کی شخصیت کا تعارف ہیں جن کا خطاب ایسا مسحور کُن ہے کہ خدا کی قسم لوگ محفل میں نظر آرہے ہوتے ہیں ان کے دل کوچہ جاناں کوچہ حبیبِ خدا ﷺ میں پہنچ چکے ہوتے ہیں خشیتِ الٰہی سے لبریز دل لیے جب یہ خطاب فرماتے ہیں تو لوگوں کے قلب ونظر کے انداز بدل جاتے ہیں آنکھیں نم لیے دل میں عشقِ مصطفیٰ کی شمع کی روشنی کو ہر وہ شخص محسوس کرتا ہے جو ان کے دلنشین خطاب سے مستفیض ہوتا ہے۔

بلاشبہ وہ واعظِ فصیح اللسان بھی ہیں...... خطیب خوش بیان بھی ہیں...... ان کے الفاظ فقید المثال ہیں...... ان کے دلائل بے مثال ہیں، خطابت کی دنیا میں ایک روشن نام...... ایک نکھری شخصیت...... علم وعمل کو ساتھ ساتھ رکھنے والا مردِ مومن...... بے خوف اور نڈر باطل کے سامنے نہ جھکنے والا...... سنیوں کا لیڈر...... مذہب برحق مذہب اہلسنت و جماعت کا پرچار کرنے والا...... رضویت کی اشاعت کی بھرمار کرنیوالا...... میری مراد پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں میں نہایت ہی ادب سے ان کی خدمت میں التماس کروں گا کہ وہ مسندِ خطابت پر تشریف فرما ہو کر سامعین کرام کو اپنے دلنشین خطاب سے مستفیض فرمائیں۔

جناب محترمی ومکرمی مناظر اسلام علامہ سعید احمد اسعد صاحب

سامعین محترم!

بچپن میں مختلف موقعوں پر مختلف علماء کرام سے سرکارِ دو جہاں ﷺ کی یہ حدیث پاک سنتا رہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری عمر میں برکت ہو اس کو چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

سامعین گرامی قدر!

زندگی کی گھڑیاں علم الٰہی میں مقرر ہیں موت کا وقت آگے پیچھے نہیں ہوسکتا، محدثین کرام اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حدیث پاک سے یہ مراد نہیں ہے کہ اُس کی عمر بڑھا دی جاتی ہے اس کی زندگی کے ماہ وسال میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ نہیں نہیں۔ پھر کیا مطلب؟ مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے بیگانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، ساتھیوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آئے تو اللہ تعالیٰ بطور انعام اس کی مقررہ زندگی میں اس کی زندگی کے چند سالوں میں ہی اتنی برکت رکھ دیتا ہے کہ وہ کارنامے جن کیلئے صدیاں درکار ہوتی ہیں وہ چند سالوں میں ہی وہ کارنامے سرانجام دیتا ہے دنیا انگشتِ بدنداں رہ جاتی ہے لوگ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور وہ چھوٹی سی عمر میں شاعر اسلام بن جاتا ہے...... مترجم قرآن بن جاتا ہے...... واعظ خوش بیان بن جاتا ہے...... خطیب فصیح اللسان بن جاتا ہے...... محدث بن جاتا ہے...... مدرس بن جاتا ہے...... عالمی مبلغ بن جاتا ہے...... وہ ایک فرد ہو کر ایک انجمن بن جاتا ہے...... جدھر بھی جاتا ہے اپنے علم وعمل کے موتی بکھیرتا ہے...... بگڑی شخصیتوں کو نکھیرتا ہے...... ہر دور میں اللہ عزوجل اِس دنیائے رنگ وبو میں ایسی بے بدل شخصیت بھیجتا رہا مثلاً سنیوں کی آن، سنیوں کی جان، مولانا شاہ احمد رضا خان بریلویؒ، پیر لاثانی مجدد الف ثانیؒ، پیروں کے پیر روشن ضمیر حضرت داتا علی ہجویریؒ، شیر ربانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمدؒ شرقپوری وغیرہ وغیرہ

یہ وہ بابرکت زندگی رکھنے والی ہستیاں تھیں جنہوں نے اپنی مقررہ زندگی کے چند سالوں میں دین کے وہ وہ کارنامے انجام دیئے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی آج تک غریق حیرت ہیں۔ آج کے دور کی ایک بابرکت شخصیت جنہوں نے چھوٹی عمر میں تبلیغ اسلام کیلئے جو مساعی جو کوششیں کیں اہلسنت وجماعت کو اس پر ہمیشہ فخر رہے گا عالمی دینی مبلغ، خطیب بے بدل، شیخ الحدیث بین الاقوامی مشہور ومعروف مذہبی سکالران علماء کے بارے میں آج سے چودہ سو سال پہلے میرے مدنی منٹھار، عاشقوں کے محبوبِ دل بہار اور رب کے دلدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

علمآء امتی کانبیآءِ بنی اسرائیل۔

میرے امت کے علماء وہی ڈیوٹی انجام دیں گے جو بنی اسرائیل کے انبیاء کرام انجام دیتے رہے۔

الحدیث:العلمآء ورثۃ الانبیاء

ترجمہ:علماء انبیاء کی وراثت کے امین ہیں

خادم دین وملت، علماء کی زینت، دین محمدیہ کی تبلیغ میں صبح وشام ایک کرنے والے مردمجاہدایک ایسے مردِمومن جن کی مساعی واسلام نے دیارِفرنگ میں بھی اسلام کی شمع روشن کی، پاکستان اور پاکستان سے باہر مذہب اہلسنت و جماعت کے صحیح قائد، میری مراد شیخ الحدیث، زینت الفقہاء، مفکر اسلام، علم وعمل کے زیور سے مزین و آراستہ شخصیت حضرت **علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی** صاحب ہیں۔

حاضرین محفل!

اللہ کی ذات ہے نورالسمٰوت والارض اوراس نے اپنے نور سے اپنے نبی کا نور پیدا کیا۔پھراس نور کا صدقہ اتارااور کائنات کی ہر ہر چیز کو نبی کے نور سے نوازا۔

☆زبان کی قوتِ گویائی ہے نور ...... مگر ہے میرے نبی کے نور کا صدقہ
☆کان کی قوتِ سماعت ہے نور ...... مگر ہے میرے نبی کے نور کا صدقہ
☆آنکھ کی قوتِ بصارت ہے نور ...... مگر ہے میرے نبی کے نور کا صدقہ
☆سورج کی شعاعیں ہیں نور ...... مگر ہیں میرے نبی کے نور کا صدقہ
☆چاند کی کرنیں ہیں نور ...... مگر ہیں میرے نبی کے نور کا صدقہ
☆فاطمہ اور علی ہیں نور ...... مگر ہیں میرے نبی کے نور کا صدقہ
☆حسن و حسین ہیں نور ...... مگر ہیں میرے نبی کے نور کا صدقہ
☆آلِ رسول ہے نور ...... مگر ہیں میرے نبی کے نور کا صدقہ

بریلی کے شہنشاہ، مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ بریلی شریف میں عشق کی جولان گاہ میں گھومے، نبی کا نام لیکر دونوں انگوٹھے چومے، اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جھومے اوراپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول چنے، عرض کرتے ہیں

آقا ﷺ! تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

سامعین مکرم!
ذرا اسٹیج پر نظر دوڑائیے، کیسا پر نور سماں ہے، کیسی پر کیف فضا ہے نوری آقا کی نوری نوری نسل پاک سے، آل رسول سے، ایک سید زادے ہماری اس محفل میں تشریف فرما ہیں اسٹیج پر رونق افروز ہو کر اسٹیج کو رونق بخشے ہوئے ہیں۔ آقا ﷺ کی نسل پاک سے ہونا یہ ان کا وہ اعزاز ہے جو قدرت کا عطا کردہ ہے۔ آج تک نہ کسی کو عبادت وریاضت کے ذریعہ ملا اور نہ ہی ملے گا۔ جو اپنے وجد آفرین انداز میں سرکارِ مدینہ ﷺ کے فرمان عالیشان پڑھتے ہیں تو ساری محفل وجد میں آجاتا ہے۔ ہر سو یا رسول اللہ، یا رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔
جن کے پاس علم کی فراوانی، دلائل کی روانی، جب بولیں تو ایسے لگے جیسے گرتے آبشار سے موتیوں کی مانند پانی کی تیزی، میری مراد خطیب پاکستان علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب ہیں، قبلہ شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور اپنے نورانی خطاب سے ہمارے قلوب اذہان کو منور فرمائیں جناب سید شبیر شاہ صاحب
آل سرکارِ مدینہ...... حضور کی صفت وثناء کرنے والا نگینہ...... الفاظ کے جوہری...... قرآن کے قاری...... مسلکِ حق کے پاسبان...... دلائل کے موتیوں کو الفاظ کی مالا میں سجانے والے خطیب...... سامعین کو فکرِ حیات کے بے مثل جام پلانے والے ادیب...... محفل کے ذوق کو انداز کی خوبصورتی سے نکھار دینے والے مقرر...... ادیبِ اہلِ محبت...... خطیب اہلسنت...... میری مراد مناظر اسلام حضرت علامہ پیر سید عرفان شاہ مشہدی صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور اپنے عالمانہ خطاب کا آغاز فرمائیں!

جناب محترم علامہ پیر سید عرفان شاہ مشہدی صاحب
نعرہ تکبیر...... نعرہ رسالت......

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
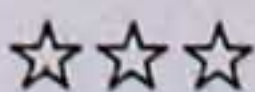
باب نمبر 2

حمد باری تعالیٰ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
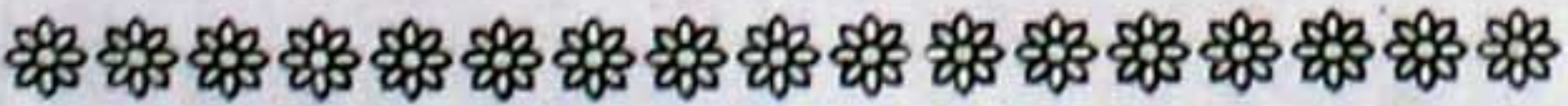
الحمد لله رب العالمین ٥

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے

اربابِ علم ودانش!

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے اپنے خصوصی کرم سے ہم جیسے عاصیوں کو اپنی یاد کا موقعہ عطا فرمایا۔ ہر کام کی ابتدا اُس ارض وسما کے مالک کے نام سے ہوتی ہے چاہے کوئی خاص ہو یا عام...... ادنیٰ ہو یا اعلیٰ...... امیر ہو یا غریب...... حق یہی ہے کہ جب بھی انسان کوئی کام شروع کرے تو اللہ عزوجل کے نام نامی سے شروع کرے تو پھر اُس انسانِ خاکی پر اللہ عزوجل کی رحمتیں نچھاور ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ وہ رب تمام جہانوں کا مالک ہے اور تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اُسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں

حمد کیا ہے؟

☆ اللہ عزوجل کی کسی بھی خوبی کی زبان سے تعریف کرنے کو حمد کہتے ہیں
(تفسیر مظہری)

☆ سب تعریفیں، ہر قسم کی تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں کہ وہ افعال عباد کا خالق ہے
(تفسیر مظہری)

☆ اللہ عزوجل کی حمد ہی شکر کی اصل ہے (مظہری)

☆ حمد: اعترافِ نعمت کا بنیادی کلمہ ہے اور اللہ عزوجل نے اپنی ذات کیلئے پسند کیا ہے
(ابن کثیر)

☆ الحمدللہ: یہ کلمات ساری دنیا سے افضل ہیں (تفسیر کبیر)

☆ الحمدللہ: مبارک وعظیم کلمات ہیں ان کلمات کو اللہ عزوجل نے خود اپنی تعریف کیلئے پسند کیا ہے بلکہ خود ان الفاظ سے اپنی تعریف کی ہے
(تفسیر ابن عباس)

سامعین محترم!

الحمد للہ! سے یہ حقیقت عیاں ہے کہ خداوند قدوس خود ایسی صفات وکمالات

سے متصف ہے کہ وہ انہی کلمات سے پکارے جانے کو اپنی رضا قرار دے رہا ہے اور چاہتا ہے کہ میرے بندے ہر حال میں میری نوازشوں اور عنائیتوں کے اعتراف میں بھی اور طلب مزید میں بھی مجھے پکاریں بلکہ مجھے پکاریں اپنی...... فریادوں میں...... التجاؤں میں...... دعاؤں میں...... ہر گھڑی...... ہر ساعت میں...... دن ہو یا رات ہو...... آہ سحر گاہی ہو یا ذکر قلبی ہو...... بیان لسانی ہو یا جذبۂ ایمانی ہو۔

اسی طرح صراط مستقیم پر گامزن ہونے والوں پر لازم ہے کہ رب تعالیٰ کی حمد و توصیف کے بعد اپنا ہر کام شروع کریں، کیونکہ برکتیں اسی وقت نزول فرماتی ہیں جب ہر کام کی ابتدا میں خالق کائنات کی حمد کی جائے

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مجلس و مجمع دمش آراستے
وز نوائے اُو قیامت خاستے

ترجمہ: اسی دلبر کی آواز مجلس و محفل کو آراستہ کرتی ہے اور اُسی کا نغمہ ایک قیامت برپا کر دیتا ہے۔

الحمد للہ: میں اللہ عزوجل کی تعریف کیلئے عمدہ ترین الفاظ ہیں جس میں مالک حقیقی کی تعریف کے گوناگوں اوصاف موجود ہیں یہ بات بڑی واضح ہے کہ جب کسی کی خوبی یا تعریف ہوگی تو یقیناً کوئی نہ کوئی تعریف کرنے والا موجود ہوگا، کیونکہ زبان حمد کھولے بغیر بیان حمد نہیں ہوسکتا لیکن الحمدللہ رب العلمین ٥ میں حمد کا ذکر تو موجود ہے مگر ''حامد'' یا ''فاعل'' کا ذکر نہیں ہے محض اس لئے کہ اگر حمد کرنے والے کا ذکر کر دیا جاتا تو ممکن ہے کوئی سمجھتا کہ محمود میری حمد کا محتاج ہے یا میری تحمید نے اسے عظمت دی ہے، حالانکہ حمد کسی کا کارنامہ نہیں، بلکہ یہ حسنِ اُلوہیت کا اپنا استحقاق ہے لہٰذا اللہ عزوجل نے اپنا ''محمود'' ہونا تو بیان کر دیا مگر کسی کا حامد ہونا بوضاحت بیان نہیں کیا۔

(اشرف التفاسیر)

الغرض! رب تعالیٰ اپنے تمام اوصاف عظیمہ میں توحید کا مالک ہے لفظ رب العالمین، سے واضح ہے کہ جب سے عالمین پیدا ہوئے ہیں اور جب تک رہیں گے

پرورش اور تربیت پاتے رہیں گے۔اس آیتِ مقدسہ سے خداوند قدوس کی ربوبیت کا اظہار کئی طرح سے ہورہا ہے''اولاً''بعض نعمتیں وہ ہیں جو سب کو بلا امتیاز حاصل ہیں جیسے''دھوپ، ہوا، فضا، زمین اور آسمان کی نیلی چھت''ثانیاً''بعض نعمتیں وہ ہیں جو بہت فرقوں کے ساتھ خاص خاص کو عطا ہورہی ہیں مثلاً رزق، مال، اولاد، عزت، اقتدار اور وقار وغیرہ۔

یہ اللہ عزوجل کی ربوبیت عامہ کے اظہار ہیں اگرچہ سب کو ہر قسم کی طلب و ضرورت مہیا نہیں ہوتی، حسبِ حال حصول ہوتا ہے اس مالکِ حقیقی کی بارگاہ سے کوئی بھی محروم نہیں رہتا''ثالثاً''ایک نعمت ایسی بھی ہے جو اللہ عزوجل کی ربوبیت کو مکمل طور پر ظاہر کرتی ہے جو زمان و مکان، رنگ و نسل کی قید کے بغیر حاجت مند کو میسر ہوتی ہے جو عمومیت پر مبنی ہے اور خصوصیت پر بھی یعنی عوام کیلئے بھی......اور خواص کے لئے بھی، ادنیٰ کے لئے بھی......اور اعلیٰ کے لئے بھی......امیر کیلئے بھی......اور غریب کیلئے بھی......آقا کیلئے بھی اور غلام کیلئے بھی......وہ نعمتِ عظمیٰ جو سب کیلئے یکساں ہے وہ محبوب خدا ﷺ کی ذات ہے۔

(عالم کتنے ہیں)

اٹھارہ ہزار عالم ہیں اور یہ دنیا یعنی زمین و آسمان وغیرہ جو ہم کو نظر آتے ہیں، ان اٹھارہ ہزار عالموں میں سے ایک عالم ہے اور انہی میں سے، عالم ارواح، عالم اجسام، عالم امکان، عالم سفلی و عالم علوی، عالمِ ملکوت، عالم ناسوت، عالم جنات، عالم انسان و عالمِ ملائکہ اور عالم برزخ وغیرہ ہیں۔ دنیا ان عالموں میں سے چھوٹا عالم ہے ایک جنت ہی اتنی بڑی ہے کہ تمام زمین و آسمان اس میں رکھے جائیں تو ایسے معلوم ہو کہ جیسے ایک وسیع میدان میں چند کوڑیاں، پھر ہر عالم کی مخلوق کئی کئی قسموں پر مشتمل ہے اور وہ بھی تعداد و شمار سے باہر ان کی غذائیں، ضرورتِ حیات، سامان، پرورش، ابتدا، واسطہ اور تکمیل کے مراحل کی گوناگوں اشیاء تربیت و نشو و نما سب کو رب کائنات نے شان ربوبیت و رزاقیت کے مطابق لفظِ کُن کہہ کر پیدا کر رکھا ہے

روشن از عکسِ جمالش عالم امکان ما
یک نگاہِ نازِ جاناں قیمتِ ایمانِ ما

ترجمہ: ہمارا عالمِ امکان محبوب حقیقی کے عکس جمال سے روشن ہے اور اس مالک کی ایک نگاہِ ناز ہمارے ایمان کی قیمت ہے۔

عنوان درخشاں ہے یہی صدق و صفا کا
ہو نور دل و جاں میں سدا حمد و ثناء کا
وہ خالقِ کونین، وہ رب عقل رسا کا
حق کون ادا کر سکے، عرفان و ثناء کا

محترم سامعین کرام!

حمد ہے اُس مالک ارض و سماء کیلئے جس نے لفظِ کُن سے ارض و سماء کو...... انبیاء واولیا کو...... فنا وبقا کو...... ابتداء اور انتہا کو وجود بخشا۔

لائق حمد ہے وہ ذات جس کی شان یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ جس کی حمد وثناء میں زمین وآسمان کی ہر چیز رطب اللسان ہے لائقِ تعریف ہے وہ ذات جس کی جلالت کے آگے کوئی نفس دم نہیں مار سکتا چاہے وہ انسان ہوں یا حیوان...... بے ایمان ہوں یا باایمان...... بے علم ہوں یا صاحبِ علم...... ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ...... خاص ہوں یا عام...... آقا ہوں یا غلام...... امیر ہوں یا غریب...... بادشاہ ہوں یا وزیر...... محبّ ہوں یا محبوب...... طالب ہوں یا مطلوب...... بے عقل ہوں یا صاحب فہم وفراست...... ان سب میں سے ہر کوئی اس حقیقت کے آگے سرِ تسلیم خم کرتا ہے کہ:

انّ اللّٰہ علیٰ کلّ شیء قدیر

(ترجمہ) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

ساری کائنات اُس کے قبضۂ اختیار میں ہے

☆ وہ چاہے تو ...... بادشاہوں کو فقیر کر دے
☆ وہ چاہے تو ...... امیروں کو گداگر کر دے
☆ وہ چاہے تو ...... غریبوں کو سوداگر کر دے

☆وہ چاہے تو ...... بے سہاروں کو سہارا عطا کر دے
☆وہ چاہے تو ...... بے چاروں کو چارا عطا کر دے
☆وہ چاہے تو ...... وزیروں کو اسیر کر دے
☆وہ چاہے تو ...... بے ایمان کو قوتِ ایمانی عطا کر دے
☆وہ چاہے تو ...... مریضوں کو شفا عطا کر دے
☆وہ چاہے تو ...... دریاؤں کو روانی عطا کر دے
☆وہ چاہے تو ...... سمندروں کو طغیانی عطا کر دے

وہ خالق دو جہاں جو چاہے کر سکتا ہے وہ لائقِ حمد و ثناء انسان کو شکم مادر میں تخلیق فرماتا ہے اور شکم مادر میں ہی روزی عطا کرتا ہے اللہ عزوجل چاہے تو انسان کو تخلیقی مراحل سے گزارتے ہوئے سب کچھ بنا دے مگر آنکھیں نہ بنائے، وہ پھر بھی لائقِ حمد و ثناء ہے

اللہ سب کچھ انسان کو عطا کر دے، مگر قوتِ بصارت نہ دے تو انسان کیلئے پھر بھی لائق حمد و ثناء وہی ذات ہے...... اللہ عزّ وجل سب کچھ عطا کر دے مگر انسان کو قوت گویائی نہ دے تو انسان کیلئے پھر بھی لائق حمد و ثناء، وہی ذات ہے...... اللہ عزّ وجل چاہے تو انسان سے سلطانی چھین کر، اسے گداگر بنا دے، تو پھر بھی انسان کیلئے لائق حمد و ثناء وہی ذات ہے...... اللہ عزوجل صرف انسان ہی کیلئے لائقِ حمد و ثناء نہیں ہے بلکہ یہ تمام میدانوں اور گلستانوں میں...... پہاڑوں اور آبشاروں میں...... بادلوں اور بجلیوں میں...... دریاؤں اور سمندروں میں...... بلندیوں اور پستیوں میں...... مکینوں اور مکانوں میں...... زمینوں اور زمانوں میں...... جنوں اور انسانوں میں...... مخفیات اور تجلیات میں...... ہواؤں اور فضاؤں میں...... نوریوں اور خاکیوں میں...... عرشیوں اور فرشیوں میں...... حوروں اور غلمانوں میں...... سے کوئی بھی ایسی جنس نہیں، کوئی بھی ایسی جاں نہیں، کوئی بھی ایسی مخلوق نہیں جو ہر وقت اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو۔

اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ

دھر کی تاریکیوں کو جگمگاتا ہے تو ...... اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ
ایمان کی شمع سب کے دل میں جلاتا ہے تو ...... اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ
ہر اک سائل کو حسن التجا دیتا ہے تو ...... اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ
نقشِ غیر کو دل سے مٹاتا ہے تو ...... اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ
جذبۂ حسن صداقت کا صلہ دیتا ہے تو ...... اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ
اپنی مخلوق کو بند پتھر میں بھی رزق پہنچا دیتا ہے تو ...... اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ
میرے مالک بندوں کو وفا کے بدلے وفا دیتا ہے تو ...... اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ

(تیری ثناء یارب)

تیری ہے اور تیرے محبوب کی یہ بھی عطا یا رب
کہ مجھ سا پُر خطا کرنے لگا، تیری ثناء یا رب
وسیلے سے ترے محبوب ﷺ کے جب بھی کہا یا رب
تری رحمت سے ہر مشکل بنی مشکل کشا یا رب
تو ہے سب کا خدا، سب سے بڑا، سب سے ورایا رب
کوئی بلکہ نہیں موجود ہی تیرے سوا یا رب

(وہی لائق ثناء ہے)

اُس کی ثناء کرو جو ...... جبار بھی ہے، غفار بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... قہار بھی ہے، ستار بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... سمیع بھی ہے، بصیر بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... خالق بھی ہے، مالک بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... مجید بھی ہے، حمید بھی ہے

اُس کی ثناء کرو جو ...... قدیر بھی ہے، حفیظ بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... لطیف بھی ہے، شہید بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... سبحان بھی ہے منان بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... عظیم بھی ہے، حکیم بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... اول بھی ہے، آخر بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... مسجود بھی ہے، معبود بھی ہے
اُس کی ثناء کرو جو ...... ودود بھی ہے مقصود بھی ہے

(تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ)

تیرا نام نامی حرز جاں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ
تو ہے بے نشاں، تو ہے بانشاں، تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ
تو علیم ہے، تو حکیم ہے، تو رؤف ہے، تو رحیم ہے
تو ہی خالق ہر اک انس و جاں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ
تیرے نور کا یہ ظہور ہے جو قریب ہے یا وہ دور ہے
تیرے نور ہی سے ہیں دو جہاں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

(اللہ عزوجل کی قدرت کے نشاں)

ستاروں میں جب سفیدی کو دیکھیں ......تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
سفیدی میں بکھری ہوئی روشنی کو دیکھیں ......تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
روشنی سے نکلتی ہوئی کرنوں کو دیکھیں ......تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
کرنوں سے نکلتی ہوئی چمک کو دیکھیں ......تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
چمک کو سجانے والی کشش کو دیکھیں ......تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
کشش کو جب انسان کی صورت میں دیکھیں ......تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے

صورت میں پھر جب حسن کو دیکھیں ..... تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
حسن صورت میں جب حسن سیرت کو دیکھیں ..... تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
حسن سیرت میں جب حسن عمل کو دیکھیں ..... تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
حسن عمل میں جب حسن اخلاق کو دیکھیں ..... تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
حسن اخلاق میں جب حسن ایمان کو دیکھیں ..... تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
حسن ایمان میں جب حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں ..... تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے
حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب حسنِ خدا کو دیکھیں ..... تو یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا نشاں ہے

لائقِ حمد ہے تیری ذات کے محمود ہے تو
لائق سجدہ ہے تیری ذات کے مسجود ہے تو
انکساری میرا مقسوم کے بندہ ہوں میں!
خودنمائی تیرا دستور کے معبود ہے تو

(تیری شانِ کریمی)

جب تیری شانِ کریمی پر نظر جاتی ہے
تو یہ زندگی کتنے مراحل سے گزر جاتی ہے
بن مانگے ہی دیئے جاتا ہے مجھے دینے والا
ہاتھ اٹھتے ہی نہیں جھولی میری بھر جاتی ہے

(سب دا مالک اللہ عزوجل)

☆سب دا مالک ..... اللہ اے ..... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا خالق ..... اللہ اے ..... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا رازق ..... اللہ اے ..... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا ناصر ..... اللہ اے ..... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا حافظ ..... اللہ اے ..... جہدا جگ تے نور تجلی اے

☆سب دا حاکم ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا کریم ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا رحیم ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا مسجودؔ ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا معبود ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا مقصود ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا علیم ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا عظیم ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے
☆سب دا اِلٰـــہَ ...... اللہ اے ...... جہدا جگ تے نور تجلی اے

(اللہ ہی اللہ)

کرم کماون والا اللہ ☆ عیب چھپاون والا اللہ
ایس عاجز توں پاک نبی دی ☆ تعریف کراون والا اللہ
باغاں اندر رنگ برنگے ☆ پھل اُگاون والا اللہ
بحر سمندر ڈب دے بیڑے ☆ بنّے لاون والا اللہ
سوہنیاں شکلاں عقلاں والا ☆ انس بناون والا اللہ
حضرت آدم تائیں سارے ☆ علم سکھاون والا اللہ
حضرت آدم ابوالبشر نوں اپناں ☆ نائب بناون والا اللہ
رات ہنیری اندر چن دی ☆ شمع جگاون والا اللہ
محسنؔ کالیاں راتاں وچوں ☆ دن چڑھاون والا اللہ

(ترا لطف وکرم)

ترا لطف جس کو چاہے اسے ضوفشاں بنا دے جو بکھر ہوئے ہیں ذرّے انہیں کہکشاں بنا دے
جو تیری رضا ہو مولا! تو بہار ہی نہ جائے جو کھلے ہوئے چمن ہیں انہیں بے خزاں بنا دے

(تو جہاں ہوتا ہے)

☆لامکاں میں کبھی کعبے میں ...... مکاں ہوتا ہے
☆تو مکیں ہے نا کہیں تیرا ...... مکاں ہوتا ہے
☆کبھی گل میں کبھی شبنم میں ...... عیاں ہوتا ہے
☆تیرے ہونے کا تو ہر شے میں ...... گماں ہوتا ہے
☆ذرّے ذرّے میں تیرا ذکر ...... بیاں ہوتا ہے
☆نام تیرا ہی تو ہر ورد ...... زباں ہوتا ہے
☆صبح دم روز جو مشرق سے ...... رواں ہوتا ہے
☆بعد مغرب تو ہی جانے وہ ...... کہاں ہوتا ہے
☆کون کہتا ہے کہ پردوں میں ...... نہاں ہوتا ہے
☆میرے آقا ﷺ نے تو دیکھا ہے تو ...... جہاں ہوتا ہے

(رحمتاں دے خزانے)

زمیناں دا عرشاں دا مالک خدا ایں
توں موجود سبھ وچہ توں سبھ توں جدا ایں
تیری رحمتاں دے خزانے بھرے نیں
تیری قدرتاں نال بوٹے ہرے نیں
پہاڑاں توں ندیاں بہا کے وکھاویں
توں پتھر توں موتی بنا کے وکھاویں
تیری حمد لکھاں میں ہر پل خدایا
تیرے در تے اختر سوالی اے آیا !!

سامعین ذی احتشام!

حدیث پاک میں ہے کہ سرور دو جہاں آقا ﷺ ایک دفعہ کلام پاک کی یہ آیت مقدسہ تلاوت فرما رہے تھے۔ ان فی خلق السموت والارض ۝ آقا ﷺ کی زبان پاک سے تلاوت جاری تھی اور آپ اشکبار تھے، پوری رات یونہی گزر گئی۔ تلاوت فرماتے جاتے اور روتے جاتے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان آیات کے بعد کسی کو بھی ذات باری تعالیٰ میں غور وفکر کرنے کا حق حاصل نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اپنے تعارف کا راستہ یہی ٹھہرایا ہے کہ اُس کی نشانیوں پر غور وفکر کریں یہاں اور کوئی راستہ عقل تدبر یا خواس خمسہ کا ذاتِ الٰہی تک نہیں پہنچا سکتا اور کوئی بھی ذریعہ اس کے عرفان کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔

کائنات کی ہر شے میں اللہ عزوجل کی نشانیاں موجود ہیں جو مالک حقیقی کا پتہ دیتیں ہیں۔ گویا مردہ زمین سرسبز ہو کر خالق کی قدرت کا پتہ دیتی ہے۔ اسی طرح شبِ تاریک صبح روشن میں تبدیل ہو کر قادرِ مطلق کی قدرتِ لازوال کی نشاندہی کرتی ہے قرآن پاک میں کئی مقامات پر آیةٌ لَّهُمْ (ان کے لئے نشانی ہے) کا لفظ آیا ہے کائنات میں ہر سو پھیلی ہوئیں نشانیاں خالق و مالک کی قدرت کا پتہ دے رہیں ہیں۔

(رب انسان توں دور نیوں)

جیویں حرف سیاہی وکھ ناہیں لامکاں، مکان توں دور نیوں
نیوں بحر توں لہر جدا کدھرے رُوح جسم تے جان توں دور نیوں
صورت نیوں الگ بے صورتی توں، بے نشان نشان توں دور نیوں
تینوں وہم دیوانیہ دور کیتا رب کسے انسان توں دور نیوں

(اللہ کا کرم)

اللّٰہ عزّوجلّ کا کرم ہے ☆ تو ☆ کائنات میں بہار زندگی ہے
اللّٰہ عزّوجلّ کا کرم ہے ☆ تو ☆ انسان میں اظہارِ زندگی ہے

اللّٰـہ عزّوجلّ کاکرم ہے ☆ تو ☆ ہر شے میں قدرت الٰہی کا نور ہے
اللّٰـہ عزّوجلّ کاکرم ہے ☆ تو ☆ ان پہاڑوں کی بلندیاں قائم ہیں
اللّٰـہ عزّوجلّ کاکرم ہے ☆ تو ☆ یہ نرم ونازک کلیاں مسکرا رہیں ہیں
اللّٰـہ عزّو جلّ کاکرم ہے ☆ تو ☆ اِن سب دریاؤں میں روانی ہے
اللّٰـہ عزّوجلّ کاکرم ہے ☆ تو ☆ ہر نظر ایقانی ہے ہر سانس ایمانی ہے
اللّٰـہ عزّوجلّ کاکرم ہے ☆ تو ☆ کوئی ہجویری ہے اجمیری ہے اور شاہ جیلانی ہے
اللّٰـہ عزّوجلّ کاکرم ہے ☆ تو ☆ کوئی خواجہ ہے احمد رضا ہے اور مجدد الف ثانی ہے

(تیری ہی حمد وثناء ہے یا اللہ عزوجل)

ابرِ رحمت ہے جسے خوفِ خدا کہتے ہیں
اوجِ قسمت ہے جسے حمد و ثناء کہتے ہیں
آج بھی گونجتا ہے دہر میں اعلان الست
آج بھی اہل نظر حرفِ بلٰی کہتے ہیں
مدعی! دعویٰ توحید نہیں ہے آساں
سخت مشکل ہے جسے راہِ وفا کہتے ہیں

(تعریفیں سب تجھے زیبا ہیں)

تعریفیں سب تجھے زیبا یہاں جو کچھ ہے سب تیرا
الہ العالمین رب جہاں اسم و لقب تیرا
تیرے لطف فراواں سے نہیں مایوس ہم عاصی
برس جائے ادھر بھی ابرِ رحمت میرے رب تیرا

اربابِ علم ودانش!

اس بات اور حقیقت کو تو سب ہی مانتے ہیں کہ بلاشک وشبہ...... تمام جہانوں کے بنانے والا...... وہی وحدہ لاشریک ہے...... جو قدیم ازلی اور ابدی ہے...... وہ واجب

الوجود ہے...... اس کا عدم محال ہے...... وہی عزت و عظمت جلال...... بزرگی اور بلندی والا ہے...... وہ تمام صفات وکمالات سے متصف ہے...... وہی شانِ کریمی اور صفتِ رحیمی کا مالک ہے...... ہر نقص وزوال سے پاک ہے...... تمام مخلوقات کا خالق ہے...... اور وہی قدیم ولازوال تمام ممکنات پر قادر ہے...... وہی قادرِ مطلق ہے...... سمیع اور بصیر ہے...... نہ کوئی اس کے مشابہ ہے...... تمام کا معبود ومقصود وہی رازق وہی نافع ہے...... اللہ عزّ وجل کی کبریائی ویکتائی احدیت وصمدیت پر ایمان رکھنا ہی توحید ہے۔

(مالکِ ہر دوسرا)

اے خالقِ ارضِ و سما ارحم لنا ارحم لنا
اے مالک ہر دوسرا ارحم لنا ارحم لنا
ہے اول و آخر تو ہی اور باطن و ظاہر تو ہی
اے عقل انس سے ورا ارحم لنا ارحم لنا

(اے بارِ الٰہ)

ہر وصف میں یکتا ہے تو اے بارِ الٰہ
ہر شرک سے تو پاک ہے میرے اللہ
تو سب سے بڑا، سب کا خدا، سب کا الٰہ
ہر اعظم و اکبر ہے، تیرا بندۂ درگاہ!!

(تو مالک دوجہاں ہے)

اس کا خیال وجہ سکون و قرار ہے
رنج و الم میں ایک وہی غمگسار ہے
قطرے کو تو جو چاہے کہ بحر بیکراں
تو مالکِ جہاں ہے، ذی اختیار ہے

سایہ کناں ہے اس کا ذکر و کائنات پر
ویرانۂ حیات میں اس سے بہار ہے
گلزار ہست وبود کے ہر ایک پھول پر
نازشؔ اس کے لطف و کرم سے نکھار ہے

(ظاہر بھی تو اور باطن بھی تو)

جہاں تیرا زماں تیرا، مکان و لامکاں تیرا
نشاں اپنا نہیں ملتا جو ملتا ہے نشان تیرا
قرآن پاک میں جب سے پڑھا ہے ثُمَّ وَجۡهُ اللّٰه
جدھر بھی دیکھتا ہوں مجھ کو ہوتا ہے گماں تیرا
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
بیاں میں آ نہیں سکتا کروں میں کیا بیاں تیرا

یارب العزت!

حمد کے لائق ہے یا رب! تیری ذات
تو ہے خالق اور رب کائنات
سب کا مالک، اور رحمٰن و رحیم
کتنی پیاری ہیں تری ہر اک صفات
ہم چلیں راہِ "صراط مستقیم"
ہے دعا میری یہ دن بھر ساری رات
جن پہ ہے انعام تیرا اے خدا!
راہ پر اُن کی چلیں ہم تاحیات
(آمین)

☆☆☆

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

باب نمبر 3

عظمت قرآن

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

سامعین کرام!

بڑے ادب سے نظریں جھکائے، دلوں کی دنیا پر انوارِ رحمت کی بارش کے قطرے برسانے کے لئے، اپنے آپ کو اللہ کی رحمت کا امیدوار بنائیں اور خاموشی سے تلاوتِ کلام پاک سننے کا شرف حاصل کریں

پارہ نمبر 7 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ○

مومنوں کی شان، میرے محبوب کے دیوانوں کی شان، اسلام کے متوالوں کی تو یہ شان ہے جب وہ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول مکرم ﷺ کی طرف اتاری گئی تو اے محبوب آپ دیکھیں گے کہ آپ کے دیوانوں کی آنکھوں سے چھم چھم آنسو بہتے ہیں۔ ان کے دلوں میں محبت الٰہی اور محبت رسول ﷺ کا ایک طوفان موجزن ہو جاتا ہے وہ کلام الٰہی سے برسنے والی نور کی برسات میں اپنے دل و دماغ کو دھو کر پاک صاف کر لیتے ہیں۔

سامعین کرام!

قرآن کریم وہ کتاب جس نے دنیا بھر کے پریس پر قبضہ کر لیا جس کے ہر مرتبہ پڑھنے میں ایک نئی لذت، جس کی ہر نئی تحقیق میں نئے نئے علم کے گوہر ملتے ہیں

ہاں! ہاں یہ وہ کتاب ہے جس کو کافروں نے سنا تو مسلمان ہو گئے، یہ وہ کتاب ہے جس نے وحشی نما انسانوں کو انسانیت کی معراج تک پہنچا دیا...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زندگی کا نیا معیار دیکر فاروق اعظم بنا دیا

ہاں ہاں یہ وہ کتاب ہے جس کی تلاوت سے زندگی کے معیار بدل جاتے ہیں...... دنیا کے اطوار بدل جاتے ہیں...... جہاں والوں کے انداز و افکار بدل جاتے ہیں

یہ کتاب:

جس روح پر اثر کر جائے ...... اس روح کو بدل دیتی ہے
جس دل پر اثر کر جائے ...... اس دل کو بدل دیتی ہے

جس زمانہ میں آئے ...... وہ زمانہ ہی بدل جائے
جس ماحول میں آئے ...... اس کو گل وگلزار کر جائے
جس کا ہر ہر حرف ...... قیمتی موتی کی طرح ہے
جس کا لفظ لفظ ...... گوہر نایاب ہے
جس کی ہر ہر آیت ...... مہتاب کونین ہے

قرآن کریم تو وہ لاریب کتاب الٰہی ہے
جس کو جنوں نے سنا تو اپنے شر کو ختم کر کے امن وسلامتی کے دین کو قبول کرلیا۔
قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے
سورۃ جن پارہ نمبر 29 کی آیت کریمہ ہے
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ٥
ترجمہ: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا (قرآن) پڑھنا کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن (کلام) سنا۔

احادیث نبویہ!

سامعین کرام! آیئے میں آپ کو آج سے چودہ سو سال پیچھے لئے چلتا ہوں۔ مسجد نبوی کا صحن ہے...... اللہ کی رحمت جھوم جھوم کر برس رہی ہے...... فضائیں بڑی معطر ہیں...... ماحول بڑا پاکیزہ ہے...... مدینے کے تاجدار ﷺ صحابہ کرام کے جھرمٹ میں ایسے سج رہے ہیں...... جیسے چودھویں کا چاند تاروں کے جھرمٹ میں، اتنے پاکیزہ ماحول میں اچانک ایک پر وقار اور دھیمی سی آواز گونجتی ہے...... جس سے ہر سو خوشبو پھیل جاتی ہے...... فضائیں مہک اٹھتی ہیں...... صحابہ کرام کے دلوں کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں...... صحابہ کرام ہمہ تن گوش ہیں۔

"و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی
کی پیاری سی زبان سے پھول جھڑتے ہیں میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

اے میرے پیارے صحابہ! اے میرے پیارے ساتھیو! جس طرح پانی لگنے سے لوہا زنگ آلودہو جاتا ہے ایسے ہی گناہ کرنے سے دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔

صحابہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ لوہے کو زنگ لگے تو وہ خراب ہو جاتا ہے اس کی صفائی کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو آگ میں ڈال دیا جائے تو اس کا زنگ اور میل دور ہو جاتا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایئے۔ اگر دلوں کو زنگ لگ جائے تو اس کی صفائی کا طریقہ کیا ہے؟ جب گناہ کر کے ہمارے دل میل سے آلودہ ہو جائیں خراب ہو جائیں تو ان کی درستگی کا نسخہ کیا ہے؟

قارئین کرام!

سنیئے میرے آقا ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو جو نسخۂ کیمیا ارشاد فرمایا وہ سنیئے حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے پیارے ساتھیو! اے میرے لائے ہوئے دین کے ستونوں کو تھامنے والو!

جب گناہ کر کر کے دل زنگ آلود ہو جائیں، یعنی جب تمہارے دلوں کو زنگ لگ جائے، نیکی سے دل اچاٹ ہو جائیں، گناہوں کی طرف مائل ہو جائیں، تو پھر

حدیث کا متن:

تم قرآن پڑھتے جانا اور موت کو یاد کرتے جانا، جوں جوں قرآنی آیات پڑھتے جاؤ گے توں توں دل کا میل دھلتا جائیگا، دل دھل کر ایسے صاف ہو جائیگا کہ پھر مدینے سے کروڑوں میل دور بیٹھ کر بھی اپنا سر سینے کی طرف جھکاؤ گے تو دل میں مدینہ نظر آئیگا۔ (سبحان اللہ عزوجل)

ایہہ قرآن نورانی شیشہ تے رب دے راز بتاوے
جیہڑا پڑھے تے عمل کریسے تائیوں جنت پاوے

ایک اور مقام پر میرے مدنی تاجدار ﷺ کا فرمانِ مُشکبار یوں ہوا، کہ جس کو تلاوتِ کلامِ پاک نے اللہ عزّ وجل سے مانگنے سے باز رکھا اللہ تعالیٰ اس کو بن مانگے ہی دے گا۔

الحدیث: حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اللہ کے پیارے پیغمبر جب زبور شریف کی تلاوت فرماتے، تو اڑتے پرندے فضاؤں میں رک جاتے۔

جانوروں کی ٹولیاں آتیں اور زبور شریف کی تلاوت سنتیں۔

میرے اور آپ کے پیارے مدنی تاجدار اور رب کے دلدار کا فرمان مشکبار ہے کہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے پیغمبر پر نازل شدہ زبور کی تو یہ شان تھی کہ اُن کی تلاوت سے فضاؤں میں سکوت طاری ہو جاتا۔

ہوائیں رک جاتیں، پتے تھم جاتے اور پرندوں کے غول فضاؤں میں رک کر تلاوت سنتے۔

جانوروں کی ٹولیاں آ کر کلام الٰہی سنتیں۔

اے لوگو! وہ زبور کی شان تھی، مجھ پر نازل شدہ قرآن کریم کی آن اور شان دیکھو کہ زبور سننے کے لئے جانوروں کے غول اور پرندوں کی ٹولیاں آتیں تھیں لیکن میرا ایک ادنیٰ سا غلام جب قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی تلاوت سننے کے لئے عرشِ بریں سے ملائکہ کی ٹولیاں آتی ہیں اور قدسیوں کے سلام اور رب کی رحمت کے پیغام آتے ہیں (سبحان اللہ عزوجل)

قرآن میں کیا ہے؟

قرآن کریم وہ ذیشان کتاب ہے جس میں اللہ رب العزت نے دین و دنیا کے گوہر، علوم وفنون اور ہر شعبہ ہائے زندگی کے رہنما اصول بیان فرما دیئے۔

ارشاد ہوتا ہے۔

ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیئی ○ وھدی و رحمة وبشری للمسلمین ○ (پ۱۴/النحل)

ترجمہ: اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے یہ کتاب آپ پر نازل کی جو ہر چیز کا روشن بیان اور ہدایت ورحمت ہے اور مسلمانوں کو خوشخبری سنانے والی ہے۔ (کنزالایمان)

معزز سامعین کرام!

کلام مجید کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوتا ہے اور اختتام مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس پر ہوتا ہے قرآن کریم کا آغاز حرف ''ب'' سے ہوتا ہے اور کتاب مقدس کا

آخری حرف ''س'' ہے پہلے اور آخری حرف کو ملائیں تو (بس) بنتا ہے کیا مطلب؟ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں حروف کو ملا کر دنیا کو بتا دیا کہ بس اے انسان تیرے لئے یہ قرآن کافی ہے۔

رطب و لا یابس الا فی کتب مبین O

ترجمہ: کوئی چیز تر ہو یا خشک اسکا بیان روشن کتاب میں موجود ہے۔

قرآن کا کوئی بھی متبادل نہ بدل ہے
قرآن ہر گفتۂ دشوار کا حل ہے
قرآن رسالت کا محافظ بھی، خبر بھی
قرآن بصیرت بھی، بصارت بھی، بصر بھی
قرآن تاثر بھی، موثر بھی، اثر بھی
قرآن میں صحرا بھی، سمندر بھی، حجر بھی
محشر کی مثالیں بھی ہیں، سدرہ کے ثمر بھی
قرآن میں ازل سے ابد تک کی خبر ہے
قرآن ہی میں تذکرہ جن و بشر ہے
قرآن کی آیات میں راتیں بھی ہیں، دن بھی
قرآن میں ذکرِ انساں بھی شیاطین بھی، جن بھی
قرآن تو انسانوں پہ احسان ہے رب کا
قرآن حقیقت میں خزینہ ہے ادب کا
قرآن تو گنجینہ ہے اصل و اصول کا
ہاں! قرآن معجزہ ہے خدا کے رسول کا

قرآن کی شان

قرآن شان والا بھی ہے ...... احسان والا بھی ہے
قرآن رحمٰن والا بھی ہے ...... فرمان والا بھی ہے

قرآن عرفان والا بھی ہے ...... فرقان والا بھی ہے
قرآن انعام والا بھی ہے ...... بیان والا بھی ہے
قرآن عزت والا بھی ہے ...... عظمت والا بھی ہے
قرآن خدا والا بھی ہے ...... مصطفیٰ ﷺ والا بھی ہے

کلامِ لاریب

کلام جگ تے بڑے نیں پڑھے جاندے پر فیر وی ثانیٔ قرآن کوئی نئیں
نبی دنیا تے آئے سب مقام والے پر میرے آقا دے ورگا سلطان کوئی نئیں
نبی ساڈے وچہ کل کے تے رب نے کہیا ایدے ورگا تے ہور احسان کوئی نئیں
سدا نعت نبی دی میں لکھدا رواں ہور دل وچہ تے شاکر ارمان کوئی نئیں

قرآن کیا بتاتا ہے؟

قرآن بتاتا ہے ...... کہ اعلیٰ کون ہے اور ادنیٰ کون ہے
قرآن بتاتا ہے ...... کہ مومن کون ہے اور مشرک کون ہے
قرآن بتاتا ہے ...... کہ رہبر کون ہے اور رہزن کون ہے
قرآن بتاتا ہے ...... کہ باوفا کون ہے اور بے وفا کون ہے
قرآن بتاتا ہے ...... کہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کون ہے اور شاہِ بطحا کون ہے
قرآن بتاتا ہے ...... کہ غریبوں کا آسرا کون ہے اور درد دل کی دوا کون ہے
قرآن بتاتا ہے ...... کہ تیرا پیارا کون ہے اور میرا پیارا کون ہے
قرآن بتاتا ہے ...... کہ شاکر کا جو آسراء ہے وہ محمد ﷺ پیارا کون ہے

قرآن کریم حکمتوں اور دانائیوں سے پُر کتاب

ارباب علم ودانش!
اسلام خدا کا مرتب کردہ نظامِ حیات ہے یہ چند زبانی عبادات کا مجموعہ نہیں، بلکہ

زندگی کے تمام شعبوں میں مکمل ترین اور صحیح ترین رہنمائی کا ضامن ہے۔ اس کا دستور خالق کائنات کی آخری کتاب قرآن مجید ہے۔ جس میں ہر خشک وتر کا بیان ہے اور جو اس کے آخری عظیم رسول پیمبر اعظم، نبی اعظم، نور زدیدۂ ابراہیم وآدم، فخرِ آدم و بنی آدم حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت اُو لا یزال است و قدیم
نوع انساں را پیام آخرین
حاملِ اُو رحمۃ للعالمین

(اقبال)

ترجمہ: یہ وہ کتاب قرآن حکیم ہے جس کی حکمت لازوال اور باقی ہے۔ بنی نوع انسان کیلئے خدا کا آخری پیغام جس کے حامل جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔

قرآن تجھ سے کچھ کہتا ہے

عاجز نے کتاب کے شروع میں نقابر کے اصول بیان کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ نقیب کا مقصد صرف اشعار کو پڑھ کر محفل کا سماں باندھنا نہیں ہے بلکہ اس کا یہ ذہن ہونا چاہیئے کہ میں نے اہل محفل کو کچھ دینا ہے کیونکہ یہ لوگ مجھ سے کچھ لینے کیلئے آئے ہیں۔ نقیب کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن وحدیث پڑھ کر لوگوں کی اخلاقی اور عملی تربیت کرے۔ مسلمانوں کی دین سے کاہلی پر ان کو متنبہ کر اور گناہوں پر وعید اور نیکیوں پر اللہ کی رضا کی نوید والی آیات و احادیث بیان کرے۔ مثلاً قرآن کریم کے بیاں کے ضمن میں آج کے مسلمان کی قرآن سے غفلت پر افسوس کا اظہار کرے اور سوئی ہوئی مسلم قوم کو اُن کی غفلت سے جگائے۔ اُن کو انکا فرض یاد دلائے، غفلت کی سزا بتائے اور بتائے کہ اے میرے بھائیوں!

قرآن کریم ہماری پریشانیوں کا حل ہمارے دکھوں کا مداوا...... اور ہمارے ہر شعبہ میں ہمارا رہبر و رہنما ہے...... شادی بیاہ کے رسم و رواج ہوں یا لین دین کے معاملات...... عدالت و قضا کا مسئلہ ہو...... یا جنگ و جدل کی کیفیت...... خوشی و مسرت

کا موقع ہو یا پریشانیوں کی کلفت...... قرآن ہر جگہ ہر موقع پر اور ہر انداز میں ہماری صحیح رہنمائی کرتا ہے...... اور ہمارے لئے ایک بہترین اور صاف ستھرا راستہ منتخب کرتا ہے

صحابہ کرامؓ جن کا ہر ہر عمل ہمارے لئے مشعل راہ ہے...... جو روشنی کے مینار ہیں...... ان کی قرآن کریم کے ساتھ لگن دیکھیں کہ میدان جہاد میں اگر تلوار ان کے ہاتھ کا زیور تھی تو قرآن کریم ان کے دل اور زبان کی زینت ہوتا تھا...... ہاتھ سے تلوار اٹھتی تھی...... زبان سے قرآن کی آیات نکلتیں تھیں

وہ پہلے کا مسلمان جنگ میں جاتا تھا قرآن اور شمشیر کے ساتھ
یہ آج کا مسلمان فلم پہ جاتا ہے بیٹی اور ہمشیر کے ساتھ

(العیاذ باللہ تعالیٰ)

مسلمانو! کچھ ہوش کے ناخن لو۔ اپنے گریبانوں میں جھانکو، بے راہ روی، فحاشی اور بے حیائی کے معاملات میں ہم غیر مسلم قوموں سے آگے نہیں تو پیچھے بھی نہیں ہیں ہمارے ہر قول میں جھوٹ ہے...... ہر نیکی میں کھوٹ...... ہر کاروبار میں دھوکہ...... ہر امانت میں خیانت کی جھلک...... زندگی کے تمام شعبے ہماری بداعمالیوں سے داغ دار ہیں

ہمارے اچھے سے اچھے عمل میں منافقت ہے اور تو اور ہم نے تو قرآن کریم اللہ کی لاریب کتاب سے بھی منافقانہ رویہ رکھا۔ یہ قرآن کریم اللہ کی کتاب جس کو ہمارے دلوں کی زینت بننا چاہیئے تھا ہم نے اُسے الماریوں کی زینت بنا دیا یہ قرآن جو حکمتوں پر مبنی ہر شعبہ ہائے زندگی کا رہبر رہنما تھا ہم نے صرف عدالتوں میں اپنے سروں پر رکھ کر قسمیں کھانے کیلئے ہی اسکو مخصوص کر لیا افسوس! قرآن کریم جو کہ گناہوں کے مریضوں کیلئے شفا تھا، جس سے جسمانی اور روحانی امراض دور ہوتے تھے ہم نے صرف اس کی آیات کو پڑھ کر دم کرنے تک ہی محدود کر دیا

ہم نے قرآن سے منافقت کی، اسکو مسجد کی دیواروں، تختیوں، میناروں اور محرابوں پر تو لکھا ہم نے خدا کے گھر میں تو اس کو لٹکایا، ہم نے اس پر بڑے خوبصورت غلاف سجا کر اسکو زینت بخشی لیکن صد افسوس کہ اس کے ذریعے ہم اپنے ویران دلوں کو زینت نہ بخش سکے اس عظیم قدرت کے عطا کردہ نسخہ کیمیا کے ذریعے ہم دنیا و آخرت کی سرخروئی نہ لے

سکے جس قرآن کو مضبوطی سے تھام کر صحابہ کرام نے اپنا لوہا منوالیا۔ دنیا کی امامت ان کے حصہ میں آئی اسی قرآن کو چھوڑ کر ہم اپنوں اور غیروں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہو گئے۔ اے مسلمان! یہ اللہ کا کلام تجھے آج بھی تنبیہ کر رہا ہے تیرے لئے آج بھی سوچ و بچار اور غور و فکر کرنے کیلئے دروازے کھولے ہوئے ہے یہ تجھے کہہ رہا ہے، کہ اے مسلماں میں:

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں ☆ آنکھوں پہ لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں ☆ دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
کبھی عطر کی بارش ہوتی ہے ☆ خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح طوطا مینا کو ☆ کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں ☆ اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کیلئے ☆ تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ☆ ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں ☆ آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسے میں ☆ پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے ☆ سچائی سے بڑھ کر دھوکہ ہے
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں ☆ کس عرس میں میری دھوم نہیں
پر دل سوز سے خالی رہتے ہیں ☆ آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں

(ماہر القادری)

قرآن کا صدقہ

☆ قرآن ......ہی سے عزت ملتی ہے
☆ قرآن ......ہی سے عظمت ملتی ہے
☆ قرآن ...... ہی سے رحمت ملتی ہے
☆ قرآن ......ہی سے جنت ملتی ہے
☆ قرآن ......ہی سے انوار ملتے ہیں۔

☆قرآن...... ہی سے سرکار ملتے ہیں
☆قرآن ......ہی سے خدا ملتا ہے
☆قرآن ......ہی سے دامنِ مصطفیٰ ﷺ ملتا ہے

قرآن کی رہنمائی

قرآن اللہ عزوجل کی وہ سماوی، آسمانی کتاب ہے، جو ایک ایسی عالمگیر رہنمائی لیکر آئی۔ جو کسی مخصوص علاقے، قوم اور وطن تک محدود نہیں بلکہ ہر قبیلے، قوم، ملک و وطن اور عوام و خواص کے لئے عام ہے

قرآن کریم اس بات کی طرف اشارہ اِن الفاظ کے ساتھ کرتا ہے۔

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس.

اس آیت کریمہ میں اعلان فرما دیا گیا۔ یہ قرآن جس نے ماہ رمضان کو اپنے نزول کا شرف بخشا۔ تمام لوگوں کے لئے ہر عربی، عجمی، گورے، کالے کیلئے رہبر اور رہنما ہے۔ اس کی ہدایت و رہنمائی کے دروازے ہر ایک کیلئے یکساں طور پر کھلے ہوئے ہیں لیکن یاد رکھنا اس کی رہنمائی اس کی رشد و ہدایت کا نفع حاصل کرنے کیلئے دل میں تقویٰ کا ہونا شرط ہے۔

یہ ہدایت تو کافر کو بھی دیتا ہے......لیکن ہدایت کا نفع صرف مومن ہی لیتا ہے
یہ رہبر تو فاسقوں کا بھی ہے......لیکن رہبری سے مستفیض صرف متقی ہی ہوتا ہے
یہ مرشد تو ہر ایک کا ہے......لیکن نفع وہی لیتا ہے جس کے دل میں توحید الٰہی اور محبت مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن ہو۔ ارشاد ہوتا ہے:

آلم ○ ذلک الکتب لاریب فیه هدی للمتقین ○

ترجمہ: الم○ یہ وہ بلند مرتبہ کتاب ہے جس میں شک نہیں یہ متقین اور پرہیز گاروں کیلئے رہبر و رہنما ہے (کنزالایمان)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے
یہ قرآن لوگوں کیلئے بیان اور ہدایت و نصیحت ہے پرہیز گاروں کیلئے۔

(قرآن پاک میں)

☆ قرآن میں ذکر ہے ...... خالق کی عظمت کا، شان کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... رسولوں کا، انبیاء کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... آدم کا، موسیٰ کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... داوٗد کا، سلیمان کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... (حضرت مریم کا، حضرت عیسیٰ کا)
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... ایمان کا ، بے ایمان کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... سمندروں کا، صحرا کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... نوازش کا، عطا کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... خیرات کا، سخا کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... ائمہ کا، شہداء کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... مومنین کا، ظالمین کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... عذاب الٰہی کا، انعام الٰہی کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... صالحین کی استقامت کا، روزِ قیامت کا
☆ قرآن میں ذکر ہے ...... جہنم و سقر کا، معراج کے سفر کا

جناب بندہ! ویسے تو اللہ عزوجل اور سرکار ﷺ کا فرمان ہے کہ:

☆ نماز پڑھو ...... کیونکہ یہ اچھی عبادت ہے
☆ زکوٰۃ دو ...... کیونکہ یہ اچھی عبادت ہے
☆ روزہ رکھو ...... کیونکہ یہ اچھی عبادت ہے
☆ حج و عمرہ کرو ...... کیونکہ یہ اچھی عبادت ہے
☆ ذکرِ الٰہی کرو ...... کیونکہ یہ اچھی عبادت ہے
☆ صدقہ دو ...... کیونکہ یہ اچھی عبادت ہے

ہاں! ہاں! یہ سب ہی اچھی عبادتیں ہیں، مگر یاد رکھنا

غیب دان نبی ﷺ فرمار ہے ہیں:

الحدیث: "افضل عبادة امتی قرأة القرآن"

ترجمہ: میری اُمت کیلئے بہترین عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔

نیز فرمایا...... امام الانبیا ﷺ نے کہ قیامت کے دن قرآن اللہ عزوجل کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اپنے پڑھنے والوں کا شفارشی ہوگا۔

قرآن پاک اتنی عظمتوں اور برکتوں کی حامل کتاب جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام علوم اولین و آخرین کو جمع کر رکھا ہے۔ قرآن فہمی کیلئے علماء کرام نے علومِ قرآن کے مختلف شعبے قائم کئے ہیں۔ جیسے! علم التوحید، علم السماوات، علم الارض، علم الاشیاء، علم الآخرت، علم الفرائض، علم الصلوۃ، علم المثال، علم المتشابہ، علم الحکمیات، علم الفقہ، علم الاطبہ، علم الوراثت، علم الکلام، علم الحدیث، یہ تمام علوم قرآن پاک میں موجود ہیں، لیکن یہ ہمارے اپنے ناقص علم کی حد ہے اصل علوم قرآن کی حد تو اللہ عزوجل ہی جانتا ہے یا خالقِ کائنات کے بتانے سے سرکار دو عالم ﷺ جانتے ہیں۔

انسان کو علوم قرآنی اور معارفِ قرآنی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ تفکر کی ضرورت ہے۔ اللہ عزوجل تمام مسلمانان عالم کو قرآن مجید زیادہ سے زیادہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس قرآن کو ہماری زندگی کے ہر پہلو، ہر لمحہ اور ہر عمل میں عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ کلام تو بہت ہیں
مگر قرآن جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ دوست تو بہت ہیں
مگر خلیل اللہ علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ ذبیح تو بہت ہیں
مگر اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ متقی تو بہت ہیں
مگر حضرت یعقوب علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ حسین تو بہت ہیں
مگر حضرت یوسف علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ حاکم تو بہت ہیں
مگر حضرت سلیمان علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ صابر تو بہت ہیں
مگر حضرت ایوب علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ قُرب والے تو بہت ہیں
مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ عظمت والے تو بہت ہیں
مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا کوئی نہیں ہے

☆ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ محبوب تو بہت ہیں
مگر محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے

اربابِ علم ودانش!

قرآن پاک کو اگر اللہ عزوجل بولنے کو کہتا تو اس بات اور اس واضح حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ قرآن تمام مسلمانان عالم سے یوں گویا ہوتا ہے ''اے لوگو تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ تم دنیا میں ذلیل وخوار کیوں ہو، کیا تم مجھے نہیں پڑھتے؟ ہاں! ہاں! بہت زیادہ پڑھتے ہو ''لاریب'' اور بے عیب دنیا میں سب سے زیادہ چھپنے والی اور سب سے زیادہ پڑھی جانیوالی کتاب میں ''قرآن'' ہوں

اے میرے پڑھنے والو! تم میں حفاظ کرام بھی ہیں...... قراء بھی ہیں...... دانشور بھی بہت ہیں...... فلاسفر بھی ہیں...... حکما وفضلاء بھی ہیں...... بڑے بڑے مفکر بھی ہیں...... مفسر بھی ہیں...... اور پھر تم تو بعض اوقات ایک ہی رات میں مجھے تمام کا تمام پڑھ جاتے ہو۔ وہ کونسی مسجد ہے جہاں میری (قرآن) کی تلاوت نہیں کی جاتی، کونسی ایسی تقریب ہے جس کا آغاز مجھ سے نہ ہوا ہو، قرآن خوانی کی محفلیں تو تم بے شمار منعقد کرتے ہو، کسی کی موت واقع ہو جائے تو تم درجنوں قرآن پڑھ کر مولانا صاحب کے ہاتھ میں تھما دیتے ہو

دعا کیلئے کبھی ساری ساری رات محفل شبینہ کا انعقاد کرتے ہو آہ! مگر پھر بھی تمہیں یہ پتہ نہیں چل رہا کہ تم کیوں مشکلات کا شکار ہو کیوں تم خوار ہو رہے ہو؟

لو! اگر مجھ (قرآن) سے ہی تم نے پوچھنا ہے تو پھر ورق الٹو، چند ہی ورق الٹنے پر تم اپنی بربادی اور خواری والے سوال کا جواب پاؤ گے۔

(آیت مبارکہ کا ترجمہ):

تو کیا تم قرآن کے بعض حصوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو، پھر تم میں سے جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ذلیل وخوار ہو کر رہیں اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں'' اللہ (تمہاری) حرکات سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو''۔

(سورۃ بقرہ۔۸۵)

ہاں، ہاں، خوب سوچو! کیا جواب ملا قرآن سے ہمیں اپنی مشکلات کا اور خواری کا، کاش ہمیں شعور حاصل ہو جائے کہ ابھی تو آخرت میں شدید ترین عذاب بھی ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایک انصاف کمیٹی بٹھاؤ، جو یہ فہرست بنائے کہ ہم نے قرآن کے بتائے ہوئے کن کن احکامات کو اپنایا اور کن کن احکامات سے نافرمانی کی فیصلہ کیا ہوگا کہ ہماری نافرمانیوں والی لسٹ فرمابرداری کی لسٹ سے خاصی لمبی ہوگی آخر ایسا کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے قرآن کو صبح وشام پڑھا

گھروں میں پڑھا ...... مساجد میں پڑھا
نمازوں میں پڑھا ...... خلوتوں میں پڑھا
رمضان میں پڑھا ...... صحراؤں میں پڑھا
ایوانِ فرہنگ میں پڑھا ...... میدان جنگ میں پڑھا

مگر اس پر عمل نہ کیا، بس یہی ہماری پستی کا سب سے بڑا سبب ہے

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہوئے ہم خوار تارکِ قرآں ہو کر

(اقبال)

اگر آج بھی اپنا کھویا ہوا مقام اور عروج حاصل کرنا چاہتے ہو تو آج بھی وقت ہے، قرآن کو اپنے سینے سے لگا لو پریشانیوں سے بچ جاؤ گے، پستیوں سے بچ جاؤ گے، خواریوں سے بچ جاؤ گے اور پوری زندگی کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گیں۔ قرآنِ پاک کے احکامات پر عمل کرو تو آج بھی تمہارے لئے عزت ہی عزت ہے...... شان ہی شان ہے...... مقام ہی مقام ہے...... عروج ہی عروج ہے...... وقار ہی وقار ہے...... برکت ہی برکت ہے کیونکہ یہ:

- قرآن مجید...... اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا ذکر عظیم ہے
- قرآن مجید...... اللہ عزوجل کی حمد وثنا اور تسبیح وتہلیل کا مجموعۂ کبیر ہے
- قرآن مجید...... اللہ تعالیٰ کا ذاتی کلام ہے
- قرآن مجید...... لاریب، بے عیب، بے مثل اور آخری کتاب ہے
- قرآن مجید...... صحابہ کرامؓ کے اوصاف کا شاہد ومداح ہے
- قرآن مجید...... عطا ومغفرت کا ذریعہ خاص ہے
- قرآن مجید...... نزل علی قلب محمد ﷺ ہے
- قرآن مجید...... واضح روشن اور کتاب مبین ہے
- قرآن مجید...... فرقان حمید اور تِبیَانًا لِکُلِّ شَیٍٔ ہے
- قرآن مجید...... کا محافظ ونگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے
- قرآن مجید...... کی زبان زبان مصطفیٰ ﷺ ہے
- قرآن مجید...... کی زبان اہل جنت کی زبان ہے
- قرآن مجید...... کی تلاوت محبوب خدا ﷺ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے
- قرآن مجید...... کی تلاوت ملائکہ کی ہم نشینی کی مثل ہے (بخاری شریف)
- قرآن مجید...... کو سیکھنے اور سکھانے والا سب سے بہتر ہے
- قرآن مجید...... کے حفاظ قیامت کے دن اپنے خاندان کے دس افراد کی شفاعت کریں گے
- قرآن مجید...... کا عالم (باعمل) جلیل القدر ملائکہ کا ہم مرتبہ ہوگا
- قرآن مجید...... جس شخص کے سینے میں نہیں وہ ویران گھر کی مثل ہے (ترمذی)

○ قرآن مجید...... کے جامع حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔
○ قرآن مجید...... کے ناشر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔
○ قرآن مجید...... میں حروف مقطعات کی تعداد ۱۴ ہے
الٓمٓ، الٓمٓصٓ، الٓرٰ، الٓمٓرٰ، کٓهٰیٰعٓصٓ، طٰهٰ، یٰسٓ، طٰسٓ، طٰسٓمٓ، حٰمٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ، قٓ، نٓ، صٓ.
○ **قرآن مجید** ...... الذکر بھی ہے...... البیان بھی ہے...... الکتاب بھی ہے...... المبین بھی ہے...... والمتذکرہ بھی ہے...... الوحی بھی ہے...... الرحمتہ بھی ہے...... الھدیٰ بھی ہے...... الفرقان بھی ہے...... نور بھی ہے...... الروح بھی ہے...... الحق بھی ہے...... الحکیم بھی ہے...... الکریم بھی ہے...... العظیم بھی ہے...... المجید بھی ہے...... العزیز بھی ہے...... التنزیل بھی ہے...... المفصل بھی ہے...... المصدق بھی ہے...... المهیمن بھی ہے...... الشفاء بھی ہے...... المبارک بھی ہے اور احسن الحدیث بھی ہے۔

محترم سامعین کرام!

تمام مسلمان بھائیوں، بہنوں، بچیوں اور بیٹیوں کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوتِ مقدسہ کریں جس سے دل کو سرور ملتا ہے۔ آنکھوں کو نور ملتا ہے۔ قرآن پاک کو محبت اور خلوص سے پڑھنے والا جب تک نظریں قرآن پر لگائے رکھتا ہے اللہ عزوجل اپنی رحمت کی نظریں قرآن کے قاری پر جمائے رکھتا ہے۔

سامعین محترم!

آخر میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں محبتِ قرآن عطا فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
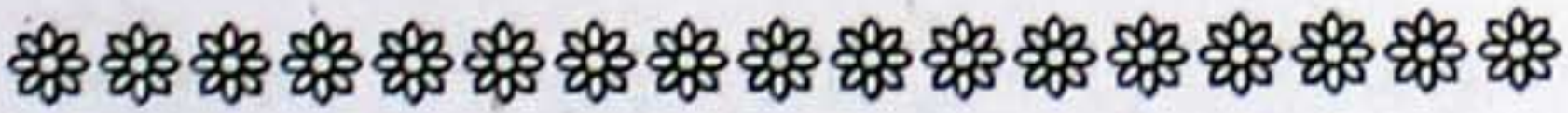
باب نمبر 4

نعت سرکارِ دو عالم ﷺ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اللھم صل علیٰ محمد کما تحب و ترضیٰ لہ

نعت کیا ہے؟

سامعین کرام! نعت کیا ہے؟ اہل لغت کہتے ہیں...... نعت سے مراد وہ کلام ہے جس میں سرکارِ نامدار ﷺ، زمانے کے تاجدار، وحید زماں ﷺ کی مدحت سرائی کی گئی ہو۔

عاشق کہتے ہیں نعت سے مراد عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے جو قلوب واذہان پر قبضہ کر کے ان کو اپنے رنگ میں رنگ لے۔

کسی نے کہا۔ نعت سے مراد سرکار ﷺ کی ادائیں، حضور ﷺ کی باتیں اور حضور ﷺ کے اعمال وافعال کا ذکر ہے۔

مگر سنّی کہتا ہے...... نعت، نعت ہے...... نعت ہی سے ہماری بات ہے...... نعت ہی جہنم سے سند برأت ہے...... نعت ہے، ذکر خیر الوریٰ...... نعت ہے، عطائے حبیب خدا...... نعت ہے، دافع ہر درد و بلاء...... نعت ہے، قرآن کی تفسیر...... نعت سے بنتی ہے، بگڑی تقدیر...... نعت ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ...... نعت سے بنتے ہیں مصفی دل جلوہ گاہ مصطفیٰ ﷺ

ہاں، ہاں آؤ! صحابہ کی زبان میں نعت نبوی سنیں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نعت میں...... آپ شمس لنا ہیں

حضرت حسان کی نظر میں...... آپ واجمل منک لم تلد النساء ہیں

حضرت جابر بن سمرہ کی آنکھ میں...... آپ خیر من البدر ہیں

اور خود رب رحمٰن کے کلام میں آپ والضحیٰ o والیل اذا سجی ہیں، کہیں طٰہٰ اور یٰسین ہیں...... کہیں مزمل اور مدثر ہیں

سامعین محترم: وذی وقار بھائیو!

نعتِ رسول دل کا چین...... آنکھوں کی ٹھنڈک...... روح بیتاب کی تسکین...... سنی کی حرز جان اور اصلِ ایمان ہے...... یہ ہمارے لئے سب کچھ ہے

حدیث پاک میں آتا ہے۔

ذکر الانبیاء من العبادہ و ذکر الصالحین کفَارةٌ

جہاں ولیوں کا ذکر ہو رہا ہو سمجھو گناہوں کی مغفرت ہو رہی ہے اور جہاں نبیوں کا ذکر ہو رہا ہو سمجھو خدا کی عبادت ہو رہی ہے (سبحان اللہ عزوجل)

سنی جب بھی نعت رسول ﷺ پڑھتے ہیں، نعت کو چرچا و رونق سمجھ کر نہیں خدا کی عبادت سمجھ کر پڑھتے ہیں

آج محافل نعت اور نعت خوانوں پر اعتراض کرنے والو! اے ذکر رسول سے بھولے بھالے مسلمانوں کو روکنے والو، یہ تو وہ ذکر ہے جو خود رب کائنات کرتا ہے

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

اُس رحمتہ اللعالمین، منبع نورِ ہدایت، خزینہ بحر سخاء، وہ رحمتِ بے بدل، وہ دنیا کی کامل و اکمل ہستی جس کی نعت خود اس کے پیدا کرنے والے نے بیان کی۔ افلاک پر فرشتوں اور فرش پر انسانوں کو بھی اس کی نعت پڑھنے کی تاکید فرمائی

کھولو قرآن کریم اور پڑھو سورۃ الاحزاب ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی ط یایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما o

بے شک اللہ اپنی شایان شان عرش بریں پر جاگزین ہو کر اور فرشتے بارگاہ صمدیت میں پیش ہو کر اس غیب دان نبی پر درود پڑھتے ہیں لہٰذا اے فرش والو! تم میں سے جس کا ایمان کا دعویٰ ہے وہ بھی اللہ اور فرشتوں کے ساتھ نعتِ رسول اور ذکر مصطفیٰ ﷺ میں شامل ہو جائے (سبحان اللہ)

مسلمانو! توجہ فرماؤ، جب اللہ عزوجل نے اپنی عبادت کا حکم دیا تو پوری کائنات کے اپنوں، بیگانوں، ماننے والوں، نہ ماننے والوں، منکروں، فرمانبرداروں، نافرمانوں کو یکساں طور پر مخاطب فرمایا ارشاد ہوتا ہے:

یآیہا الناس اعبدوا ربّکم الذی خلقکم

اے لوگو! اے سب کے سب انسانو، اے ماننے اور نہ ماننے والو تم سب سے میرا خطاب ہے کہ میری عبادت کرو، میں تمہار خالق ہوں، لیکن جب ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی باری آئی تو فرمایا:

یاَیہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً ○

عبادتِ خداوندی کا پیغام سب کیلئے تھا، وہ خطاب عام تھا، یہ خاص ہے، یہ سب کیلئے نہیں منکروں تمہارے لئے بھی نہیں، کافروں میں تم سے بھی نہیں کہتا، نافرمانوں میرا خطاب تم سے بھی نہیں، اے میرے نبی کے گستاخو یہ اعلان تمہارے لئے بھی نہیں۔ پھر مولا، یہ خطاب کس کے لئے ہے ؟

قرآن بولتا ہے:

یاَیہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً ○

میرے نبی کا ذکر پاک ہے، میرے نبی کی نعت صاف ہے یہ اُسی زبان سے نکلے جو گستاخی سے مبرّا ہے یہ اُسی دل سے نکلے جو انکارِ ناموس رسالت سے منزّہ ہے۔ یہ ایمان والوں کا حصہ ہے۔ یہ ارباب اسلام کا خاصہ ہے، اس ذکر کیلئے شرط ہے کہ پہلے ایمان سے دل کو ہر گندگی سے پاک کرلو...... نور ایمان سے دل کی دنیا کو منور کر لو...... پھر اُس نبی کی نعت پڑھو۔ کبھی **اللھم صلِّ علیٰ محمد** کہہ کر...... کبھی **صلی اللہ علیک یا رسول اللہ** کہہ کر، کبھی **بلغ العلیٰ بکمالہ** پڑھ کر، کبھی اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھ کر...... اور کبھی پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کے تاجدار کا کلام پڑھ کر۔

کوئی مثل نئیں ڈھولن دی
چپ کر مہر علی ایتھاں جائیں بولن دی

سرکار ﷺ کے حُسن کی کہانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی!

سامعین کرام! ایک رات سرکار ﷺ کے سونے کی باری ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مبارک حجرہ میں تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا اگر

اجازت ہوتو میں آپ کی شان میں دو شعر سناؤں، حضور ﷺ مسکرائے فرمایا پیاری عائشہ تم شاعرہ کب سے بنی ہو؟

حضرت عائشہ بولیں جب سے آپ کے حسن و جمال کو دیکھا جب سے آپ کے رُخ تاباں کی زیارت کی ہے مجھے لفظوں سے لفظ جوڑنا بھی آ گئے اور آپ کے حسن پر شعر بولنا بھی آ گئے آپ اجازت دیں تو میں شعر پڑھوں حضور نے فرمایا میری پیاری عائشہ پڑھو:

اربابِ فہم وفراست !۔

سنیئے ! سر کے کانوں سے نہیں، دل کی ایمان والی کھڑکیاں کھول کر دل کے کانوں سے سنیئے کہ میری اور آپ کی روحانی ماں ام المؤمنین میری سرکار ﷺ کے حسن میں کیسے لب کشاں ہیں ۔عرض کرتیں ہیں ۔آقا:

لنا شمس وللآفاق شمس

ایک دنیا کا سورج ہے اور ایک ہمارا بھی سورج ہے

شمسی خیر من شمس السماءِ

لیکن میرا سورج دنیا والوں کے سورج سے یعنی آسمان کے سورج سے بہتر ہے، پھر اپنے سورج اور دنیا والوں کے سورج میں فرق بیاں کرتے ہوئے کہتی ہیں

شمس الناس تطلع بعد فجر

شمسی تطلع بعد العشاءِ

لوگوں کا سورج تو فجر کے بعد طلوع ہو کر روشنی دیتا ہے، لیکن سنو میرے سورج کی شان سنو، اس سورج کے رُخ تاباں کی آن سنو، کہ لوگوں کا سورج تو دن کو چمکے، میرا سورج وہ سورج ہے جو دن تو دن رات کو بھی چمکتا رہتا ہے اور ایسا چمکتا ہے کہ اندھیری رات میں جب عائشہ کے ہاتھ سے سوئی گر جائے تو اس سورج کے چہرے کی تابانی اور تبسم کی روشنی سے ہجرہ پرنور ہو جاتا ہے اور گم شدہ سوئی مل جاتی ہے۔

(سبحان اللہ عزوجل)

صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کی محفلِ نعت

دربارِ مصطفیٰ ﷺ کے پہلے ثناء خواں اور نعت خواں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں میں اور میرے ماں باپ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی عظمت پر قربان جن کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر حضور ﷺ کی نعت پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ ربیع الاول کا پُر بہار مہینہ ہے۔ بہاروں کو بھی اپنے جوبن پر بڑا ناز ہے۔ وہ کیسا ربیع النور کا مہینہ ہوگا جو بہارِ کائنات کی ظاہری حیات طیبہ میں آیا ہوگا۔ سرکار کے یار، سرکار کے ساتھی مسجد نبوی کے مبارک اور نورانی صحن میں بیٹھے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔

سامعین کرام!

کون عمر رضی اللہ عنہ؟ مرادِ مصطفیٰ عمر، سب صحابہ کرام مرید ہیں، عمر مراد ہیں، صحابہ چل کر نبی کی بارگاہ میں آئے اور کلمہ پڑھا، عمر کو میرے مصطفیٰ نے مانگ کر لیا کون عمر، وہ عمر جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔

کون عمر رضی اللہ عنہ؟ وہ عمر جن کو دیکھ کر شیطان بھاگ جائے۔ ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا ﷺ آج سب ساتھی اکٹھے ہیں صدیق، عمر، عثمان و حیدر بھی موجود ہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہیں شاعرِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں جی چاہتا ہے کہ آپ کی اجازت ہو، حسان کی زبان ہو اور نعت مصطفیٰ ہو، سرکار ﷺ نے فرمایا پھر ایسے نہیں۔ پہلے منبر بچھاؤ، حسان کو اوپر بٹھاؤ، یہ پڑھے گا، ہم سنیں گے۔ منبر بچھا دیا گیا، سرکار ﷺ نے فرمایا:

حسان چڑھو منبر پر، پڑھو میری نعت

حضرت حسان رضی اللہ عنہ ادب و احترام کا مجسمہ بنے ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں آقا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حسان غلام ہو کہ منبر پر چڑھے اور آپ آقا ہو کر نیچے بیٹھیں۔ یارسول اللہ ﷺ، حسان یہ گستاخی نہیں کر سکتا

سوہنیا! آپ آقا ﷺ ہیں...... ہم غلام ہیں

آپ ہمیں جنت میں لے جانیوالے ہیں...... ہم جنت میں جانے والے ہیں آپ

ہمیں راہِ راست پر چلانے والے ہیں...... ہم سیدھی راہ پر چلنے والے ہیں

آپ ہمیں ایمان کی روشنی بخشنے والے ہیں...... ہم اس روشنی سے فائدہ اٹھانے والے ہیں

آپ ہمیں بھٹکنے سے بچانے والے ہیں...... اور ہم بچنے والے ہیں

آپ ﷺ داتا ہیں...... ہم منگتے ہیں...... آپ شاہ ہیں...... ہم گدا ہیں...... آپ مولیٰ ہیں...... ہم بندے ہیں...... آپ نبی ہیں...... ہم امتی ہیں

پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ منبر آپ کا ہو اور بیٹھے ثابت کا بیٹا حسان، حضور ﷺ نے گلِ اقدس کی پتیوں جیسے ہونٹوں کو جنبش دی، پھول جھڑنے لگے۔ صحابہ کے دلوں کی دنیا معطر ہوگئی۔ سرکار ﷺ کی محبت بھری اور میٹھی آواز حضرت حسان کے کانوں میں ایمان بھرا رس گھولنے لگی۔ فرمایا: حسان، میں تمہیں کہتا ہوں کہ تو منبر پر چڑھ تو غلام ہوکر اوپر بیٹھ کر میری نعت پڑھ، اور آقا ہوکر میں نیچے بیٹھ کر سنوں گا، اور یاد رکھ اس میں تیری ذات کا کمال نہیں...... یہ مصطفیٰ کی نعت کا کمال ہے

ذکر رسول کا کمال ہے، تو میری نعت پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ تمہیں رفعتیں اور بلندیاں بخشتا ہے تمہارے درجے بلند کرتا ہے

حضرت حسان منبرِ رسول پر چڑھے، ذرا منظر سامنے لائیے۔ وہ کیسی محفل تھی جس کے سامعین میں خود میری سرکار ﷺ بھی شامل تھے، آمنہ کے لال اور رب کے دلدار بھی شامل تھے خود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے یار بھی شامل تھے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے سامنے رکھا نبی کا چہرہ، اور زبان سے پڑھا آقا ﷺ کا سہرا

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النسآء

ترجمہ: اے سوہنیا، اے کملی والیا جتنا حسین تیرا چہرہ ہے، جتنا خوبصورت تیرا رنگ وروپ ہے، ایسا میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں، اور آپ سے زیادہ جمیل وشکیل آج تک کسی ماں نے جنا ہی نہیں

خلقت مبرأ من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپکو دیکھ کرآپ کے انداز، آپ کی ادائیں دیکھ کرآپ کا اخلاق پڑھ کر، میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ پیدا کرنے والے نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہےاور سچ ہے کہ اللہ نے آپ کو ویسا ہی بنایا، جیسا آپ نے چاہا

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے نعت پڑھی، صحابہ نے سبحان اللہ کی صدائیں بلند کیں اور آمنہ کے لعل نے اُٹھ کر اپنے مبارک کندھوں سے مزمل کی چادر اتاری اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر ڈال دی۔ مصطفیٰ ﷺ نے اپنے یداللہ والے ہاتھ اٹھائے اور آسمان کی طرف چہرہ اٹھا کر عرض کی

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ .

اے اللہ، میرے نعت خواں کو میرے حسان کو روح القدس کے ساتھ مضبوطی بخش

(سبحان اللہ عز وجل)

واہ! نعت خوانوں کی شان!

محترم! نقابت وخطابت کے تقریباً 15 سالہ دورانیہ میں اللہ کے فضل وکرم سے اپنی سرکار کا صدقہ بڑے بڑے جلسوں اور محافلِ ذکر ونعت میں نقابت وخطابت کا ہزاروں مرتبہ شرف حاصل ہوا (لافخر علیہ ھذا من فضل ربی)

سٹیج پر بیٹھے، سرکار کے نعت خوانوں کو مدحتِ نبوی کیلئے دعوت دیتے ہوئے میں رشک کرتا ہوں، نعت پڑھنے والوں پر اور نعت سننے والوں پر، کہ یہ دونوں کتنی پیاری اور میٹھی سی سنت ادا کر رہے ہیں

حضرت حسان نے منبر پر بیٹھ کر نعت پڑھی، اور حضور نے منبر ﷺ سے نیچے بیٹھ کر نعت سنی، میں قربان جاؤں اب جس نعت خواں نے بھی سٹیج پر بیٹھ کر نعت پڑھی ۔اُس نے حضرت حسان کی سنت ادا کی ۔اور جس نے سٹیج سے نیچے بیٹھ کر سرکار کی نعت سنی، اُس نے میرے اور آپکے پیارے آقا ﷺ کی سنت ادا کی (سب کہہ دیجئے سبحان اللہ) ذرا نعت خواں اور نعت سننے والے کی شان پر بھی کہہ دیجئے (سبحان اللہ)۔

بلغ العلی بکمالہ ...... کشفد جی بجمالہ

حضرت شیخ سعدیؒ دنیائے اسلام کے بہت بڑے صوفی باصفا، بہت بڑے عاشق رسول، ثناء خوانِ مصطفیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں رباعی لکھنے کا ارادہ کیا اور بارگاہ نبوی میں یوں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

بلغ العلی بکمالہ

ترجمہ: میرا محبوب بلندیوں تک پہنچ گیا اپنے کمال کی وجہ سے

کشفد جی بجمالہ

ترجمہ: میرا محبوب اتنا حسین، خوبصورت ہے وہ اتنا جمیل وشکیل ہے کہ اُس نے اپنے جمال اور خوبصورتی سے اندھیروں کو دور کر دیا۔

حسنت جمیع خصالہ

ترجمہ: میرے محبوب کی تمام کی تمام عادتیں ہی بہت اچھی ہیں

جب رباعی کے تین مصرعے لکھے تو چوتھا ہم قافیہ مصرعہ اُن سے ترتیب نہ دیا جا سکا اسی کشمکش میں سو گئے، حضرت شیخ سعدیؒ سوئے اور قسمت جاگ اٹھی، خواب میں سرکار دو عالم ﷺ تشریف لے آئے اور پوچھا۔ سعدی آج کل کیا کر رہے ہو۔ عرض کی آقا ﷺ آپ سرکار کی نعت لکھنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں، رُباعی کے تین مصرے لکھ لئے ہیں، چوتھے مصرے پر قلم خاموش ہے

سرکار نے فرمایا سعدی اپنا کلام سناؤ۔

حضرت شیخ سعدیؒ نے دست بستہ بحضور ﷺ، سرور کائنات کلام پڑھنا شروع کر دیا۔

بلغ العلی بکمالہ
کشفد جی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ

اب سعدی کے لب خاموش ہیں، آنکھیں جھکی ہوئی ہیں، حضور نے شیخ سعدی کا کلام سنا تو فرمایا، سعدی! جب تیرے محبوب کی اتنی شان ہے کہ:

بلغ العلی بکمالہ

وہ اپنے کمال کی وجہ سے بلندیوں تک پہنچ گیا۔

کشف الدجی بجمالہ

وہ اپنے حسن و جمال کی روشنی سے اندھیروں کو دور کر دیتا ہے

حسنت جمیع خصالہ

تیرے محبوب کی ساری کی ساری عادات ہی اچھی ہیں

تو پھر کہو! کہ:

صلوا علیہ و آلہ...... صلوا علیہ و آلہ

(سبحان اللہ)

(مدنی آقا ﷺ دی شان)

کنی اُچی کنی سچی میرے آقا جی دی شان اے

سارا جاندا جہان اے

جیہڑے بول بولے سوہنے نیں اُونہاں قرآن اے

سارا جاندا جہان اے

رب نے بنایا سب صدقے حضور دے ایہہ ساڈا تے ایمان اے

سارا جاندا جہان اے

آقا دیاں عطاواں نال کوئی عمر تے صدیق اے غنی وی بنایا کوئی شاہ مردان اے

سارا جاندا جہان اے

نبی تیرے دراُتے آیاں دی نجات اے سوہنے نال کیتا اے وعدہ رحمان اے

سارا جاندا جہان اے

شاکر نے نعتاں اج نویاں نئیں پڑھیاں نعتاں تے پڑھدا نبی ﷺ داحسان اے

سارا جاندا جہان اے

(نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جا بجا عیاں ہے)

کس کی آمد ہے اور کیسا یہ سماں ہے
کہ رحمتوں کا ہر سو ہو رہا گماں ہے
پھیلی ہوئی یہ روشنی شفقت ہے جس قدر
لگتا ہے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جا بجا عیاں ہے

☆☆☆

اُن کی نعت کا کبھی دل سے حوالہ نہ گیا
ہو گئی رات مگر اس کا اُجالا نہ گیا
میں نے اک بار کہا جھولی میری خالی ہے
تو سرکار نے مجھے اتنا دیا مجھ سے سنبھالا نہ گیا

☆☆☆

جب اشک کے دریا میں الفاظ رواں ہوں گے
پہنچیں گے وہیں ہم بھی سرکار جہاں ہوں گے
محشر ہے اگر محشر لیکن ہمیں ڈر کس کا
ہم جن کے ثنا خوان ہیں وہ بھی تو وہاں ہو گے

محترم المقام، بزرگو! دوستو!

ہر عاشقِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعتِ سرکار کے صدقے برکتیں، عظمتیں اور سعادتیں نصیب ہوتی ہیں جس وقت کوئی ثناء خواں، حبیب پروردگار، مقصود گردشِ لیل و نہار...... خواجہ لولاک لما...... باعثِ ارض وسماء...... آفتاب برج نبوت...... بدرِ سماء رسالت...... جمال چہرۂ خوبی...... کمال شانِ محبوبی...... صدر بزم افلاکی...... وجہ وجہہ ہستی...... نوشۂ بزم جہاں...... مالکِ ملکِ جناں...... زینت قصر دنیٰ...... مہمانِ عرش علیٰ...... آقا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کرتا ہے تو اس گھڑی اُس کے سینے پر انوار وتجلیات کی بارشیں ہوتی ہیں

جناب بندہ! میرے آقا ﷺ کی ثناء خوانی آج کے ثناء خوان ہی نہیں کر رہے بلکہ ہر دور میں میرے آقا کے ثناء خوان آتے رہے اور مدنی منٹھار آقا ﷺ کے گن گاتے رہے انشاء اللہ قیامت تک یہ ذکر رک نہیں سکتا

امامِ مسلک حق، امام احمد رضا خان بریلویؒ فرماتے ہیں:

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا، کبھی چرچا تیرا

ثناء خوان سرکار کبھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بن کر آتے ہیں
تو کبھی عمر فاروق رضی اللہ عنہ بنکر آتے ہیں
ثناء خوانِ سرکار کبھی عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ بن کر آتے ہیں
تو کبھی علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بن کر آتے ہیں
ثناء خوان سرکار کبھی داتاؒ پیا بن کر آتے ہیں
تو کبھی کلیر کے بادشاہ صابرؒ پیا بن کر آتے ہیں
ثنا خوانِ سرکار کبھی بہاؤالدین ذکریاؒ لجپال بن کر آتے ہیں
تو کبھی خواجہ قمرالدینؒ سرکارِ سیال بن کر آتے ہیں
ثناء خوان سرکار کبھی شیرِ ربانی میاں شیر محمدؒ شرقپوری بن کر آتے ہیں
تو کبھی ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری بن کر آتے ہیں
ثناء خوان سرکار کبھی امام بوصیریؒ جیسے عشق کے پیشوا بن کر آتے ہیں
تو کبھی بریلی کے تاجدار امام احمد رضاؒ بن کر آتے ہیں

☆☆☆
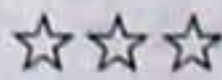
گل لا کے کوجے کملے نوں لجپال نے کرم کما چھڈیا
مینوں منگناں پیائیں در، در توں، ایسا خیر سخی نے پا چھڈیا
کیوں بھلاں اپنے ماضی نوں، سی جاندا کون نیازی نوں
تیرے نام دی نسبت نے آقا، میرے نام دا رولا پا چھڈیا

(حاصل ایمان)

پیار اُن کا اگر حاصلِ ایماں نہ بنے گا
مومن تو بڑی بات ہے، انساں نہ بنے گا
اعظم جو نہ سمجھے سخنِ صاحب قرآں
وہ لاکھ سخنور ہو سخنداں نہ بنے گا

ثنائے محمد ﷺ

زباں پر ہو، ہر دم ثنائے محمد ﷺ
رہے دل میں اپنے ضیائے محمد ﷺ
مرے دل کی دھڑکن یہی کہہ رہی ہو
ٹھہر جا! ٹھہر جا! وہ آئے محمد ﷺ

سرکار ﷺ کی باتیں

آؤ آج کریں سارے پیار کی باتیں
محبوبِ خدا سید وسرکار کی باتیں
جب عشق و محبت میں سجی بزم نبی ہو
پھر دل کو پسند آتی ہیں دلدار کی باتیں
جب آئی ہے دریائے محبت میں روانی
ہر قطرہ کرے منبعٔ انوار کی باتیں
شفقت پہ اگر والیٔ طیبہ کی نظر ہو
لگتی ہیں بھلی پھر تو گنہگار کی باتیں

☆☆☆

(محشر میں میلادِ سرکار ﷺ)

رب محشر چہ میلاد کروناں
صدر دی تھاویں آپے ہوناں
جنت وچہ سٹیج بناوناں
پھُل پتیاں دے نال سجاوناں
سٹیج تے سوہنا نبی بٹھاوناں
ہر عاشق نوں دیدار کراوناں
نقیبِ محفل جبریل نے ہوناں
حسان نوں نعت دا جج بناوناں
فیر اک اک کرکے ساریاں آوناں
ساریاں نبی ﷺ دا ذکر سناوناں
ثناء خواں بوصیریؒ ورگے آونئیں
اوتھے ظہوری قصوری آونئیں
چشتی خواجہ آقا دی نعت پڑھن گے
امام احمد رضا سوہنے دی بات کرن گے
فیر سوز تے سُر دے رنگ بجن گے
جدوں عشق چہ جامی نعت پڑھن گے
فیر جنت دے شاکر کارڈ ملن گے
ثنا خواناں نوں ایوارڈ ملن گئے

(تیری نعت بہت ہے)

صد شکر کہ منگتا نہیں میں شاہان زمن کا — میرے لئے سرکار ﷺ کی خیرات بہت ہے
مقصود کواب اور سخن راس نہیں ہے — اے حاصل گفتار! تیری نعت بہت ہے

لولاک لما ہے شان جس دی

لولاک لما ہے شان کس دی آیا کون سی اُم الکتاب لے کے
کون طیبہ دیاں گلیاں وچہ رہیا پھردا، مکھ تے میم دا نوری نقاب لے کے
آیا شافع روزِ جزا سوہنا نال رحمتاں سی بے حساب لے کے
صدف نعت حضور دی پڑھن لگیاں، کروضوتوں مشک وگلاب لے کے

☆☆☆☆

سارا قرآن ہی نعت سرکار ﷺ ہے

یہ حقیقت ہے کہ اگر قرآن کریم کو بنظرِ ایمان دیکھو، تو اس میں اول سے آخر تک نعت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام معلوم ہوتی ہے

حمد الٰہی ہو یا ذکر انبیاء، پہلی امتوں کے واقعات ہوں یا احکام شریعت قرآن کریم کا کوئی بھی موضوع ہو، اپنے لانے والے محبوب ﷺ کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے

سامعین کرام!

مثال کے طور پر سورۃ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کو لیجئے کہ اسمیں رب کائنات کی صفات کا ذکر ہے اور سورہ لہب کو دیکھئے کہ اس میں بظاہر ابولہب ملعون اور اسکی بیوی کا تذکرہ ہے مگر بنظرِ ایمان، ذرا غور سے دیکھو، تو دونوں سورتیں ہی نعتِ سرکار سے بھری ہوئی ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد میں ارشاد ہے کہ اے محبوب اپنی میٹھی اور پیاری سی آواز میں تمام لوگوں کو سنا دو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کی اولاد، نہ اس کی کوئی اولاد، اسکا کوئی ہمسر نہیں ہے، مگر ایک کلمہ قُلْ نے اس ساری سورۃ میں نعت کو شامل کر دیا، قُلْ کا مطلب ہے (اے نبی تو کہہ دے)

مرضیٔ الٰہی یہ ہے کہ اے محبوب کلام ہمارا ہو اور زبان تمہاری ہو
قل کہہ کے اپنی بات بھی تیرے منہ سے سنی
اتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

اے میرے نبی قُلْ کہلوا کر ہم تیرے منہ سے دنیا والوں کو اپنی صفات سنواتے ہیں
اور تمہاری صفات ہم خود ارشاد فرماتے ہیں
تم دنیا والوں کو لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ بتاؤ، اور ہم تمہیں محمد رسول اللہ بتاتے ہیں
تم ہمیں رب کہو...... ہم تمہیں نبی کہیں ...... تم ہمیں اللہ کہو...... ہم تمہیں رسول کہیں
تم ہمیں رب العالمین کہو...... ہم تمہیں رحمتہ العالمین کہیں۔
یعنی ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے منہ سے اپنے اوصاف سنیں اور تم ہمیں سناؤ
تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّ تَبَّ میں بھی سرکار کی نعت ہے، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ میں تو قُلْ فرمانے سے نعت کی شان نظر آئی اور یہاں قُلْ نہ فرمانے سے، کیونکہ ایک بار ابولہب ملعون نے بارگاہِ رسالت میں گستاخی کی جرأت کرتے ہوئے کہا تبًالک (آپ تباہ ہو جائیں) استغفر اللہ)
سرکار ﷺ کریمانہ عادت میں خاموش ہیں اور رب ذوالجلال کو جلال آیا، رب نے فرمایا، اے نبی تو تو ہے خاموش! اور تو نہ بول، میں رب کائنات قل کہہ کر تیری زبان سے اپنے اوصاف سنتا ہوں آج ابولہب نے تیری شان میں کی ہے گستاخی کی جرأت۔ اور اب ہوگئی ہے اس کی قسمت برباد، جبرئیل آیا، قرآن لایا، رب نے فرمایا: اے نبی! یہ سورۃ لہب، تیرے دشمن کی ہے مذمت، اور تیری ہے مدحت۔
تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّ تَبَّ ○ ابولہب ہلاک ہو جائے اور وہ ہلاک ہو ہی گیا۔
اب اس آیت میں جہاں اللہ کے دشمن کی ہلاکت کا ذکر ہوا
وہیں محبوب کی رفاقت کا ذکر ہوا
جہاں گستاخِ رسول کی ذلت کا تذکرہ ہوا
وہیں محبوب کی فضیلت کی بات چھیڑ دی
اربابِ فہم و فراست!
رب نے سارا قرآن اتارا نعتِ سرکار بنا کر میرے اور تیرے سچے رب نے قرآن کا نزول فرمایا...... اس کے سچے نبی نے وصول فرمایا...... تو اس بات نے ظہور فرمایا...... کہ قرآن ہے ذکرِ مصطفٰی سارا...... کہیں محبوب کے چہرۂ تاباں کا ذکر والضحیٰ!...... کہیں محبوب کی زلف عنبرین کا ذکر، والیل اذا سجی ...... کہیں محبوب کیلئے تسلی تشفی کا ذکر، ما ودعك

ربك و ماقلی ...... کہیں محبوب کی عمرِ درخشاں کا ذکر، والعصر ...... کہیں محبوب کے پیارے شہر کا ذکر...... لااقسم بهذاالبلدo وانت حلّ بهذا البلد o کہیں محبوب کی بے مثال بے نظیر عظمت کا ذکر، یٰسین o والقرآن الحکیم...... کہیں محبوب کی سرداری کا ذکر، طٰهٰ o ماانزلنا علیك القرآن لتشقٰی ...... کہیں محبوب کی امت پر غمخواری کا ذکر، عزیز علیه ما عنتم ...... کہیں محبوب کی سرگین آنکھوں کا ذکر، ماذاغ البصر وماطغٰی ☆ کہیں محبوب کے حکمت ونور سے بھرے سینہ مبارک کا ذکر، الم نشرح لك صدرك ☆ کہیں محبوب کے اخلاق وعادات کا ذکر، وانک لعلٰی خلقٍ عظیم ☆ کہیں محبوب کے زورِ بازو کا ذکر، وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمٰی کہیں محبوب کے میلاد کا ذکر، لقد جاءَ کم رسول من انفسکم ☆ اور کہیں محبوب کی معراج کا ذکر، سبحٰن اللّٰہ الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی اور پھر اس ذکرِ محبوب کو وہ عروج بخشا جو نہ پچھلوں نے دیکھا نہ اگلوں کی قسمت میں دیکھنا ہوا۔ نہ انسانوں نے دیکھا کہ وہ عروج کیسا ہے اور اس کی انتہا کیا ہے؟ اور نہ ہی جنات کو اتنی توفیق دی گئی کہ وہ اس عروج کو احاطۂ نظر کر سکیں، ہاں ہاں، قرآن نعت سرکار بن کر محبوب کا ذکر دلبہار بن کر آیا اور ذکرِ محبوب کرنے والوں کیلئے بھی معراج کا پیغام لیکر آیا، کہ جس نے ذکر محبوب کیا، اس نے رب کی رحمتوں کو وصول کیا اور اپنا سینہ پرنور کیا۔

کس انداز سے بیان ہو نعت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی

سامعین محترم!

جب ایک سرکار کی مدحت کرنے والا مدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قلم اٹھاتا ہے تو قلم لرزتا ہے، ذکرِ محبوب کی زور بیانی پر اور اپنی کمزوری وناتوانی پر، دل سے آواز آتی ہے، اے نعتِ سرکار لکھنے والے تیرے پاس، نہ سعدی کی شوخی ...... نہ جامی کا سوز ...... نہ غزالی کا ذوق ووجدان ...... نہ خسرو کا دردِ عشق ...... نہ رومی کی بلند نگاہی ...... نہ اقبال کی ادائے دلبراں اور نہ اندازِ قلندرانہ تو کیا لکھنے جا رہا ہے! ارے تو سراپا نقص اور کہاں مدحتِ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم۔

ارے اتنی جرأت کیسے؟ یہ قلم چلے تو کیسے چلے، یہ زبان کھلے تو کیسے کھلے، وہ محبوب جس نے زندگی کو رموز زندگی سے آگاہ کیا...... جس شاہکارِ جمیل نے زندہ تو زندہ مرنا بھی سکھا دیا...... وہ نخلِ بلند جس نے انسان کو انسانیت کی معراج تک پہنچا دیا...... ایسے محبوب دلربا کی تعریف اور یہ دل باختہ قلم، اس جمال حقیقی کا بیان بے شک یہ بڑا مشکل مرحلہ ہے، یہ بڑا کٹھن راستہ ہے۔

لیکن سنو! اگر اس آئینہ حق نما کی توصیف نہ کریں، تو کس کی کریں۔ اس سراپا زیبائی کا تذکرہ نہ ہو تو پھر کس کا ہو۔ اگر رب کے محبوب کے عشق کے گیت نہ گائیں تو کس کے گائیں، اگر زبان اُس محسن کریم کی مدحت سرائی نہ کرے تو پھر یہ کس کام کی؟ اگر قلم اُس خاتم النبیین کی نغمہ سرائی نہ لکھے تو آخر وہ کیا لکھے، عقل اگر اسکی عظمتوں کا اعتراف نہ کرے، تو پھر کس کی عقیدت کا بھرم رکھے؟ دل اگر اس کے سوز و فراق میں نہ جلے، تو اس کی ضرورت کیا ہے؟

رازدانِ طریقت و شریعت قاطع شرک و بدعت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سب کے دل کی بات پہلے ہی اپنے مخصوص انداز میں کہہ چکے ہیں۔

فمن شآء فلیذکر جمال بثنیہ
ومن شآء فلیغزل بحب الزیانب

ترجمہ: جس کا جی چاہے وہ بثنیہ کے حسن و جمال کا ذکر کرتا رہے، اور جس کا چاہے دوسرے محبوب کے عشق میں گیت گائے: آگے فرماتے ہیں:

سا ذکر حبی للحبیب محمد
اذا وصف العشاق حب الحبائب

ترجمہ: دوسرے عاشق اور غیروں سے محبت کرنے والے محبّ تو اپنے اپنے معشوقوں اور محبوبوں کی مدحت و توصیف بیان کرتے رہیں وہ اپنے معشوقوں کی داستانِ محبت میں رطب اللسان رہیں لیکن میں تو اپنے حبیب، رب کے حبیب، کائنات کے ذرّے ذرّے کے حبیب محمد ﷺ کی داستانِ محبت ہی بیان کرتا رہوں گا۔

سنیوں کی آن، سنیوں کی جان، مجدد دین وملت مفتی الشاہ احمد رضا خان بریلی شریف میں جھوم اٹھتے ہیں اور فرماتے ہیں:

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

ایک اور شاعر نعت رسول مقبول کو اپنی روحانیت کی غذا کہتا ہے اور خوب کہتا ہے:

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰ ﷺ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

نعت ہے حضور ﷺ کی سراپا حضور ﷺ کا

سامعین ذی وقار!

ایمان کی روح سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت ہے اور جذبۂ محبت کی ایک اہم علامت ذکرِ محبوب کی کثرت ہے جس کو اپنے محبوب سے جتنا پیار ہوگا وہ اس کے اتنے ہی گن گائے گا۔ اس کی زبان پر صرف محبوب کا ہی ذکر رہے گا

کبھی محبوب کے چہرے کی تابانی کا ذکر ...... کبھی محبوب کی چال مستانی کا ذکر
کبھی محبوب کی آنکھ نورانی کا ذکر ...... کبھی محبوب کی مسکراہٹ کی جولانی کا ذکر
کبھی محبوب کے خرچ کی شاہانی کا ذکر ...... کبھی محبوب کی گفتگو کی روانی کا ذکر
کبھی محبوب کی سخاوت کریمانہ کا ذکر ...... کبھی محبوب کی عادت رحیمانہ کا ذکر
کبھی محبوب کی بے نیازی کے تذکرے ...... کبھی محبوب کی اداؤں کے تذکرے

پھر وہ اپنے دل کی کھڑکیاں، کانوں کی کھڑکیاں، دماغ کی کھڑکیاں، نظر کی کھڑکیاں بند کر لیتا ہے یہ گوارا نہیں کرتا کہ کوئی اس کے محبوب کی خامی بیان کرے، کوئی اس کے محبوب میں نقص بیان کرنے کیلئے لب کشائی کی جرأت کرے یا کوئی اپنی کج مج (ٹیڑھی میڑھی) زبان سے اس کے محبوب میں عیب نکالے وہ چاہتا ہے کہ میرے محبوب کی شان میں ہر زبان رطب اللسان رہے ہر دل محور ہے ہر دماغ مصروف رہے اور اس محبوب کی ادائے دلبرانہ کے آگے ہر آنکھ جھکی رہے اور اس کا اعتراف کرے

دل یاد لئی بنایا ایہہ تعریف لئی زبان
اکھیاں بنائیاں سوہنے دے دیدار واسطے

سامعین مکرم! توجہ فرمائیے!
پختگیٔ ایمان، تزکیۂ قلب اور تقویٰ طہارت میں امت کا کوئی بھی مردِ قلندر کسی صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا برابری تو بڑی دور کی بات ہے کسی صحابی کے پاؤں تلے آنے والی مٹی کے مرتبے کو بھی نہیں پا سکتا اس لئے عشقِ رسول اور ذکرِ رسول کی جن بلندیوں کو صحابہ کرام نے چھوا ہے دوسرا اُن کا تصور بھی نہیں کرسکتا
ذرا غور فرمائیے! اپنے دل و دماغ کی تختیوں پر فقیر کی اس بات کو رقم کر کے لے جایئے آج جس محبوب کریم ﷺ کا ذکر خیر سن کر سنیوں کے دل آتش شوق سے بھڑک اٹھتے ہیں اور آنکھوں میں محبتِ رسول کے دیپ جل اٹھتے ہیں

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکر، عمر، عثمان و علی
اسوقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

سامعین ذی قدر!
ہاں تو میں عرض کر رہا تھا یہ تو ہم جیسے نکمے عاشقوں کے حال ہیں کہ ہر حال میں...... ہر محفل میں...... ہر مجلس میں...... مچل اٹھتے ہیں صرف ایک جھلک دیدار مصطفیٰ ﷺ کے لئے بچپن جوانیوں میں بدل گئے، جوانیاں بڑھاپے میں تبدیل ہو گئیں، اور بڑھاپے لحد کی دیوار تک لے گئے، ماں کی گود میں لب کھلے اور وقت نزع تک یہ ہلتے رہے، مچلتے رہے، تڑپتے رہے اس التجا میں، اس دعا میں کہ یاالٰہی اک جھلک تیرے دلربا کی ہمیں بھی دیکھنے کو ملے

اے اللہ ہمیں بھی دیدار مصطفیٰ ﷺ کا جام پلا دے
اے اللہ ہمیں بھی اپنے محبوب کا نورانی جلوہ دکھا دے

جب ہماری دیوانگی کا یہ عالم ہے جب ہماری آتش شوق کی یہ کیفیت ہے تو پھر شمع رسالت کے پروانوں کی آتش شوق کا کیا عالم ہوگا؟

جنہوں نے:

محبوب کے نقش پا کی یادگاروں کو دیکھا
محبوب کے انوارِ وتجلیات کی مست بہاروں کو دیکھا
محبوب کے دربار کے پرکیف نظاروں کو دیکھا
درِ مصطفیٰ سے ملنے والی روحانیت کی پروازوں کو دیکھا
مسجد نبوی کی نورانی دیواروں کو دیکھا
مجلس نبوی میں اترنے والی قدسیوں کی قطاروں کو دیکھا

ہاں! ہاں! ان شمع رسالت کے پروانوں کی دیوانگی کتنی دیدنی ہوگی جنہوں نے:

مدینۃ المنورہ کی پرنور فضاؤں کو دیکھا
محبوبِ ربِ غفور کی اداؤں کو دیکھا

ان کے تو شام وسحر، سفر وحضر، اقامت ومسافرت ہی نعتِ مصطفیٰ میں جلوہ مصطفیٰ میں...... ذکر مصطفیٰ میں گزرتے تھے...... خدا کی قسم:

نماز فجر پڑھنے آتے تو حضورﷺ کا دیدار ہوتا...... ظہر کی ادائیگی کیلئے آتے تو حضورﷺ کا دیدار...... عصر کی نماز کیلئے آتے تو حضورﷺ کا دیدار ہوتا...... نماز مغرب کیلئے آتے تو حضورﷺ کا دیدار ہوتا...... نماز عشاء کیلئے گھر سے نکلتے تو شوق دیدار میں صحابہ اسی تلاش میں رہتے کہ مسجد نبوی میں نمازیوں کی قطاروں میں کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں پر عبادت خدا کی ہوتی رہے...... دیدار مصطفیٰ کا ہوتا رہے...... ذوق ملتا رہے...... شوق بڑھتا چلے...... ذکر چھڑتا رہے...... سرور آتا رہے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ چاند کی چودھویں رات تھی چاند پوری تابانی سے چمک رہا تھا میں نے سوچا کہ سیر بھی کر آؤں موسم کے مزے بھی لوٹ آؤں اور حضورﷺ کے ساتھ کچھ باتیں بھی کر آؤں اور چہرہ مصطفیٰ کی تابانی سے بھی مستفیض ہو آؤں دل میں آتش شوق لیکر آنکھوں میں شوقِ دید کے دیپ جلائے، سرکار کے گھر جا

پہنچا تو دیکھا کہ عرش کا مہمان ایک چٹائی پر لیٹا ہے آپ نے ایک کالی چادر اپنے اوپر اس طرح سے ڈالی ہوئی تھی کہ آپ کا سارا بدن اس چادر سے ڈھنپا ہوا تھا اور چہرہ انور چادر سے باہر تھا یہ چادر بھی میری اور تیری زبان کا لفظ ہے

عاشق کہتا ہے محبوب کالی کملی میں لیٹا ہوا تھا
اور رب کہتا ہے محبوب مزمل کی چادر میں لیٹا ہوا تھا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس طرح جا بیٹھا کہ چودھویں رات کا چاند بھی میرے سامنے تھا اور نبی کا چہرہ بھی میرے سامنے تھا فرماتے ہیں

کبھی میں نبی ﷺ کی طرف دیکھتا...... کبھی چاند کی طرف دیکھتا...... کبھی میں اوپر دیکھتا تھا...... کبھی میں نیچے دیکھتا تھا، کبھی دیکھتا تھا یہاں...... کبھی دیکھتا تھا وہاں، کبھی دیکھتا تھا آسمان کے چاند کو...... کبھی دیکھتا تھا زمین کے چاند کو کبھی دیکھتا تھا چاند کے ادھر والی کالی بدلی کو...... کبھی دیکھتا تھا نبی کی ادھر والی کالی کملی کو...... کبھی دیکھتا تھا چاند کے گھیرے کو...... کبھی دیکھتا تھا رسول اللہ کے چہرے کو، چاند چمکتا تھا...... نبی کا چہرہ دمکتا تھا، چاند کے حسن میں دیوانگی تھی نبی کے حسن میں بے نیازی تھی، چاند روشنی تھا...... نبی نور تھا، چاند نور تھا...... تو نبی نور علیٰ نور تھا

فرماتے ہیں میری آنکھ جاتی تھی چاند کی طرف، میری آنکھ جاتی تھی قمر کی طرف، آنکھ جاتی تھی ہلال کی طرف، مگر دل جاتا تھا آمنہ کے لعل کی طرف، مشکوٰۃ شریف کے الفاظ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کشمکش دیکھا دیکھی اور کھینچا تانی میں آخر میرے دل نے فیصلہ کیا کہ:

وَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَر

کہ وہ چودھویں رات کا چاند کچھ نہیں یہ رسول اللہ کا چہرہ سب کچھ ہے

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے چہرے پہ چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

(سبحان اللہ)

سامعین محترم المقام!

میرے نبی کا سراپا نعت، سراپا نور جب گنبدِ خضریٰ کی پر کیف فضاؤں میں جلوہ افروز ہوا، تو وہ صحابہ جنہوں نے اپنی نگاہوں کا مصرف ہی دیدار مصطفیٰ کو بنایا تھا تڑپ اٹھے، ہاتھ اٹھے اور ہونٹ مچلے اور یہ دعا نکلی۔ اے اللہ

یہ آنکھیں تو دیدار مصطفیٰ کیلئے ہی ملی تھیں۔ اگر اب وہ میسر نہیں تو پھر ان آنکھوں کا کیا مصرف، روایات میں آتا ہے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زید انصاری ﷺ فرماتے ہیں میں نے جب وصال سرکار کی خبر سنی تو بارگاہ ایزدی میں دعا مانگی:

اے میرے پروردگار میری بینائی ختم فرمادے تاکہ میں اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی کو دیکھ ہی نہ سکوں تو اللہ عزوجل نے ان کی دعا قبول فرمالی

دل یادلئی بنایا ایہہ تعریف لئی زبان

اکھیاں بنائیاں سوہنے دے دیدار واسطے

''میرے محبوب کا سراپا اک محبّ کی نظر میں''

جسم اطہر کا نہیں سایہ رسول عربی ﷺ

چہرۂ انور ہے پرنور رسول عربی ﷺ

چشم بینا میں ہے ماذاغ کا سرمہ اُن کے

ابرو ابروئے فلک ہیں رسول عربی ﷺ

فکرِ محشر نہ فدؔا سامنے کرنا اُن کے

مسند محمود پر بیٹھیں جو رسول عربی ﷺ

(جانِ کرم)

اخلاق کے شانے سے اے جانِ کرم تو نے
ایک ایک خم گیسو ہستی کا سنوارا ہے
وہ جس نے شرف بخشا آغوش یتیمی کو
اسلام کی قسمت ہے دنیا کا سہارا ہے

(میرے آقا ﷺ)

کیا مانگے تجھ سے یہ ترا منگتا تیرے سوا
دل میں نہیں ہے کوئی تمنا تیرے سوا
پوری ہو یاربّ اب تو اخترؔ بیکس کی آرزو
کس سے کہے یہ سرور بالا ترے سوا

(تارا تارا دمک رہا ہے)

چاند کا چہرہ چمک رہا ہے ...... تارا تارا دمک رہا ہے
صحراؤں میں ہوا چلی ...... گلشن گلشن مہک رہا ہے
بحر میں موجیں اٹھتی ہیں ...... دریا دریا چھلک رہا ہے
شجر ہوا میں لہراتے ہیں ...... پتا پتا چھنک رہا ہے
شہد کا شیرہ مستی میں ...... قطرہ قطرہ ٹپک رہا ہے
رات کی آخر ختم کہانی ...... صبح صبح سورج جھلک رہا ہے
گوآنگن میں آمنہ بی بی کے ...... نور نور چمک رہا ہے
شیطانِ اُن کی آمد پر ...... صحرا صحرا بھٹک رہا ہے
دیکھ فدا کا سینے میں دل ...... دیکھیں دیکھیں بھڑک رہا ہے

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
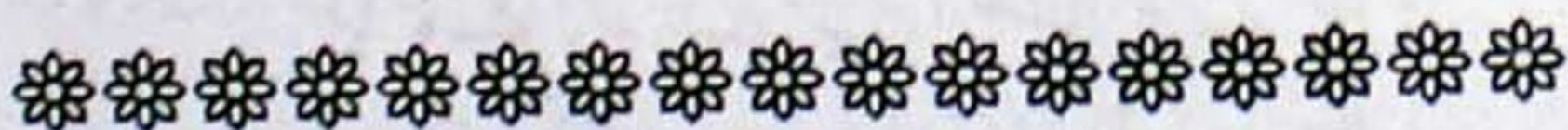
باب نمبر 5

میلا دا لنبی ﷺ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
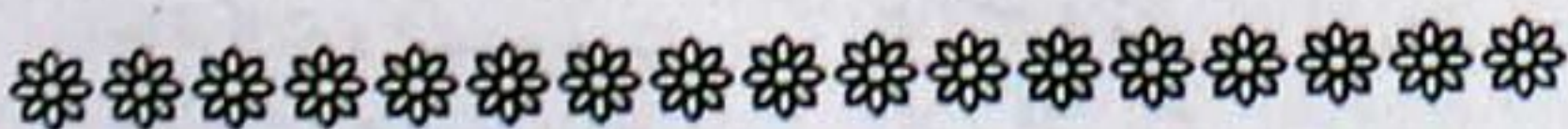
میرے قابل صد احترام، بزرگو، دوستو!

اللہ عزوجل کا لاکھ لاکھ، کروڑ، کروڑ شکر ہے جس نے ہمیں انسان بنایا، اپنا خلیفہ یعنی کہ جانشین بھی حضرت انسان کو بنایا اور اس ذاتِ بے مثل و بے مثال کا یہ بھی لاکھوں، کروڑوں اور اربوں احسان ہے کہ اُس ذات پاک نے ہمیں ایسا نبی عطا فرمایا جو نبیوں کا نبی ہے

جن کی یاد اور آمد آمد کی محفل کی برکات سے میں اور آپ بلکہ ہم سب مستفید ہو رہے ہیں آج کی یہ محفل نبیٔ دو جہاں ﷺ، زہرا کے بابا، حسنین کے نانا، ہمارے آقا احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد کی اُن ساعتوں کے بارے میں ہے جب اُس نور پاک نے وادیٔ مکہ کے چپے چپے کو نورانیت کی دولت بخشی، جہاں مدتوں سے ویرانیاں چھائی ہوئیں تھیں ہر طرف ظلمتوں کے ڈیرے تھے جس دور میں نہ ماں باپ کو اولاد کی تربیت و پرورش کا طریقہ تھا اور نہ ہی اولاد کو ماں باپ جیسے گوہر نایاب کی قدر، جس دور میں ہر طرف صرف جھوٹی انا نے اپنے سکے جمائے ہوئے تھے اور نہ ہی اُس دور میں بیٹی جیسے الماس کو کچھ سمجھا جاتا، صرف بتوں کو اپنے من کی کشتیوں کا ناخدا سمجھا جاتا تھا، ایسے میں، ہی ایک ایسی عظیم ہستی یعنی کہ سیارۂ فضائے قاب قوسین، سراپا نور بلکہ نور علیٰ نور، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔ واہ سبحان اللہ میرے سرکار ﷺ کا آنا اور ظلمتوں کا جانا تھا...... ہر طرف نور ہی نور بکھر گیا

سمندروں کو طغیانی مل گئی ...... دریاؤں کو روانی مل گئی
صدف کو زینت مل گئی ...... الماس کو قدر مل گئی
عورت کو افضل و اعلیٰ مقام مل گیا ...... مکہ کو مکرمہ کا نام مل گیا
جاہلوں کو علم مل گیا ...... محرروں کو قلم مل گیا
روحوں کو طہارت مل گئی ...... جسموں کو پاکیزگی مل گئی
نورِ حق پھیلنے لگا ...... کفر و فسق بھاگنے لگا
رحمت کے چشمے پھوٹنے لگے ...... بت خانوں میں بت ٹوٹنے لگے
صداقت ہر طرف چھانے لگی ...... بے راہ روی دور جانے لگی

سرکارِ دو عالم ﷺ کی آمد ماہ ربیع الاول میں ہوئی اسی وجہ سے مہینوں میں سے اس مہینے کو بڑی فضیلت اور برتری حاصل ہے۔

جناب بندہ! یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ نے بعض انبیاء کو انبیاء پر، بعض اولیا کو اولیاء پر، بعض علماء کو علماء پر اور بعض صوفیاء کو صوفیاء پر برتری عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح مہینوں میں ربیع الاوّل کو عزتیں اور بلندیاں عطا فرمائیں کہ اس مہینے کی نسبت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال سید المرسلین ﷺ سے ہوگئی ہے۔

اربابِ علم و دانش!

جس مہینے میں سرکار آئے ...... وہ مہینہ سب مہینوں سے افضل
جس شہر میں میرے نبی آئے ....../وہ شہر سب شہروں سے افضل
جس رات کو میرے سرکار آئے ...... وہ رات سب راتوں سے افضل
جس گھر میں آقا ﷺ تشریف لائے ...... وہ گھر سب گھروں سے افضل
جس جگہ آپ تشریف لائے ...... وہ جگہ سب جگہوں سے افضل
جس مبارک خاندان میں آئے ...... وہ سارے جہاں کے خاندانوں سے افضل
جس ماں کے شکم انور میں رہے ...... وہ ماں سب ماؤں سے افضل
جس باپ کی پشتِ انور میں رہے ...... وہ باپ سب ہستیوں سے افضل

میرے محترم احباب فہم فراست!

شمعِ رسالت کے پروانو! چہرۂ وجہ اللہ کے دیوانو! میرے آقا ﷺ کی ہر ہر آن افضل ہے، ہر ہر شان افضل ہے۔

جس طرح کہ:

آپکا نام بھی افضل ...... آپ کا ہر کام بھی افضل
آپ کا فرش پر آنا بھی افضل ...... عرش پر جانا بھی افضل
آپ کا اٹھنا بھی افضل ...... آپ کا بیٹھنا بھی افضل
آپ کا سونا بھی افضل ...... آپ کا جاگنا بھی افضل
آپ کا مقام بھی افضل ...... آپ کا نظام بھی افضل

آپ کی مبارک ذات بھی افضل
آپ کی پیاری میٹھی نعت بھی افضل

اربابِ علم ودانش!

جب دنیا میں اچانک جبل فاران سے نورِ ازلی، آفتاب رسالت، بشیر و نذیر، سراجِ منیر، آفتاب دنیا کا مولا و مختار بنکر طلوع ہوا، جس کی نورانی، درخشندہ و تابندہ شعاؤں نے شبتانی دبیز پردوں کو چیر کر نورِ حق کی خیرات تقسیم فرمائی دیکھتے ہی دیکھتے یہ سارا جہاں بقعۂ نور بن گیا۔ تاریکیاں دُم دبا کر بھاگ نکلیں۔

جناب بندہ! ذرا غور فرمائیں!

مالک ارض سماء، رب عرشِ علیٰ نے کس قابل قدر اہتمام وانصرام سے کتنے بلند اور بارونق الفاظ میں جمال نورِ محمدی ﷺ سے سسکتی ہوئی انسانیت کو خوشی اور مسرت کی نوید سنائی، ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین

ترجمہ: تحقیق آیا تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب

سبحان اللہ! اے کلام لاریب تیری کیا بات ہے، اے قرآن تیری فصاحت اور تیری بلاغت کو دل فرزندان توحید سلام کہتے ہیں کہ گو وہ نسخۂ کیمیا ہے جو کہ ہر مرض کی شفا دیتا ہے اور سابقہ انبیاء کرام کے حالات و واقعات کا پتہ دیتا ہے کبھی میرے آقا کے فرش پر آنے کی خبر دیتا ہے اور کبھی سوئے عرش جانے کا پتہ دیتا ہے

سامعین محترم!

نورازلی نے آکر زمین وزماں کو چمکا دیا اس کی شہادت قرآن پاک خود دے رہا ہے کہ آؤ دنیا کی تاریکیوں میں بھٹکتے پھرنے والو، نور مصطفیٰ ﷺ سے آکر دلوں کی راحت حاصل کرو، سرکارِ دو عالم کی آمد ہوئی تو صدا دینے والا، صدا دیتا ہے کہ نور کا پیکر آج کی عظمت والی رات میں کائنات کو اپنے نور سے فیض یافتہ فرمانے کیلئے کرہ خاکی پر تشریف

لے آیا ہے آؤ! آؤ! نورِ حق کے متلاشیو! اپنے قلوب و اذہان کو بقعۂ نور بنالو سید المرسلین ﷺ جس عظمت والے مہینے کی عظمت والی رات کو جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تشریف لائے ہیں آپ کے نورِ حق سے جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود انور چمکنے لگی، جلوۂ مصطفیٰ نے ارض و سماء کی ہر شے کو اپنے نور کے جلوئے سے چمکا دیا

چاہے وہ انبیاء کی جماعت ہو، یا اولیاء کی جماعت ہو یعنی کہ اس حقیقت کو ماننا پڑھے گا کہ:

حضرت آدم میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت شیث میں جلوۂ مصطفیٰ ﷺ ہے
حضرت نوح میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت عیسیٰ میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
حضرت سلیمان میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت داؤد میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
حضرت اسماعیل میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت ابراہیم میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
حضرت لوط میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت اسحاق میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
حضرت یعقوب میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت یوسف میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
حضرت شعیب میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت ذکریا میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
حضرت یحیٰ میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... حضرت موسیٰ میں جلوۂ مصطفیٰ ہے

اربابِ عقل و دانش!

آؤ ذرا قرآن کو ریسرچ کی نظر سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے:

قرآن کے ہر ہر لفظ میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... قرآن کے ہر ہر حرف میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
قرآن کی ہر ہر سطر میں جلوۂ مصطفیٰ ہے ...... قرآن کی ہر ہر آیت میں جلوۂ مصطفیٰ ہے

ہر پارے میں جلوۂ مصطفیٰ ہے
بلکہ قرآن سارے میں جلوۂ مصطفیٰ ہے

محترم المقام، سامعین محترم!

جس رات میں عز العرب والعجم، خطیب الانبیاء، سید الثقلین، امام القبلتین کا مبارک نورِ مصطفیٰ ﷺ جناب حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے صدف رحم میں منتقل ہوا تو جمعۃ المبارک کی سہانی رات تھی، زمین و آسمان میں ندا ہوئی کہ اے ساکنان

ارض وسماء آگاہ ہو جاؤ کہ وہ نور عظیم جس سے کائنات کے دولہا، امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوں گے آج وہ نور مبارک اپنی والدہ ماجدہ کے مقدس بطن میں تشریف لے آیا۔ اکثر روایات میں یوں آتا ہے کہ

1- پہلے ماہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت پیغمبر آخر الزماں ﷺ کی تشریف آوری کے بارے میں آگاہ فرمایا۔

2- دوسرے ماہ حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو محبوب عرب وعجم، سرکار دو عالم ﷺ کی فضیلت اور آپ کے شرفِ اقدس کے بارے میں بتایا۔

3- تیسرے ماہ حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو عظمتِ مصطفیٰ، مقامِ مصطفیٰ اور شانِ مصطفیٰ ﷺ کے شرفِ عالی کے بارے میں مطلع فرمایا۔

4- چوتھے ماہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے سیدہ آمنہ آپ کے نورِ نظر صاحبِ النصر اور صاحب فتوح ہیں۔

5- پانچویں ماہ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سید آمنہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ کے شکم انور میں صاحب مکارم ﷺ ہیں۔

6- چھٹے ماہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نیرِ اعظم، نبیٔ اعظم، فخر آدم و بنی آدم سرکارِ دو عالم ﷺ کی عظیم قدر و منزلت، عظمت وشوکت، رفعت و رحمت اور مرتبے کا ذکر کیا۔

7- ساتویں ماہ حضرت داؤد علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آپ کے پاس جو امانت ہے وہ ایک ایسی عظیم اور بلند ہستی ہے جو صاحب مقام محمود ہیں، مالک حوض کوثر ہیں، لواء حمد کو تھامنے والے اور قیامت کو شفاعت فرمانے والے ہیں۔

8- آٹھویں ماہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام تشریف

لائے اور فرمایا کہ سیدہ آپکے شکم اقدس میں بلاشبہ نبی آخرالزمان ہیں۔

9- نویں ماہ حضرت عیسی علیہ السلام نے تشریف لا کر یہ خبر دی کہ آپ کے شکم اطہر میں صاحب قول صحیح ہیں اور دین صحیح کے مالک ہیں۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہر ماہ گزرنے کے بعد آسمان وزمین سے یہ صدائے دلنواز سنائی دیتی تھی

اے اہل عالم! خوش ہو جاؤ۔ وہ وقت آ گیا ہے جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خیر و برکت اور نور سعادت لیکراس دنیا میں تشریف لانے والے ہیں!

جناب بندہ! کروڑوں چاند بھی حُسن سرکار کے سامنے ماند ہیں یہ کوئی خطیبانہ مبالغہ نہیں ہے یہ سچ ہے۔ ہاں! ہاں! بلکہ سچ بھی ایسا سچ ہے کہ سورج کی طرح چمکتا ہے یہی وہ نعمت عظمٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس کی زیارت کیلئے جناب حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام بیقرار تھے۔ کیونکہ یہی تو وہ محبوب ہے جو تمام اولادِ آدم کا پیشوا بن کے آیا...... سیدالانبیاء بن کر آیا...... محبوب خدا بن کر آیا...... بلکہ خدا کی رضا بن کر آیا......

ہاں ہاں! ایسی رضا...... ایسا پیشوا...... ایسا محبوب خدا

کہ اگر

چاند کو دیکھنا ہے تو ...... چاندنی کو دیکھ لو
سورج کو دیکھنا ہے تو ...... روشنی کو دیکھ لو
مفسر کو دیکھنا ہے تو ...... تفسیر کو دیکھ لو
مصور کو دیکھنا ہے تو ...... تصویر کو دیکھ لو
سخی کو دیکھنا ہے تو ...... سخا کو دیکھ لو
شہکارقدرت کودیکھناہےتو ...... ارض و سما کو دیکھ لو
اگر خدا کو دیکھنا ہے تو ...... مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو

کیونکہ یہی ذات مبارکہ جمالِ قدرت ہے کہ پوری کائنات اس دل افروز ساعت کے انتظار میں ہزاروں صدیوں سے سراپا انتظار تھی، افلاک عرصہ دراز سے طلوع صبح سعادت کیلئے لیل ونہار کی کروٹیں بدل رہے تھے بالآخر رحمتِ حق جوش میں آئی،

نظامِ فطرت کے تحت گلستانِ ہستی میں بہارِ جاوداں کا دور شروع ہوا اور گلشنِ حیات میں فصلِ بہاری کا اہتمام ہوا!

12 ربیع النور شریف کو تشریف لانے والے محبوبِ دو عالم ﷺ میں سابقہ تمام انبیاء کرام کی ساری خصوصیات سارے کمالات بدرجۂ اتم موجود تھے اور خالق و مالک اللہ عزوجل نے محبوب کو ہر نبی کے جمال و کمال کا پیکر بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا یعنی کہ اگر حسن نظر سے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ

1- حضرت آدم علیہ السلام کی استغفار بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
2- حضرت شیث علیہ السلام کی وفاداری بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
3- حضرت نوح علیہ السلام کی گریہ زاری بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
4- حضرت داؤد علیہ السلام کی خوشبو اور خوش آوازی بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
5- حضرت سلیمان علیہ السلام کی تاجوری بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
6- حضرت دانیال علیہ السلام کا زہد اور تقویٰ اور کمالاتِ بے مثال کی نعمت بھی میرے نبی کو عطا کی گئی
7- حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر و فکر اور معرفت و حقیقت بھی میرے نبی کو عطا کی گئی
8- حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر و شکر کی دولت بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
9- حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا صدق اور رضائے الٰہی بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
10- حضرت یعقوب علیہ السلام کی رضا جوئی بھی میرے نبی کو عطا کی گئی
11- حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال اور نعمت حسن بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
12- حضرت ذکریا علیہ السلام کا توکل اور قناعت بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
13- حضرت یحییٰ علیہ السلام کا فقر اور پاکدامنی بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی
14- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مسیحائی بھی میرے نبی ﷺ کو عطا کی گئی

دلاں دے قرار تے سرور بڑھے سوہنے نے
ماہ کنعان وی ضرور بڑھے سوہنے نے
ویکھے جے کوئی اللہ دی پیار والی اکھ نال
نبیاں رسولاں چوں حضور بڑھے سوہنے نے

روئے بدر الدجیٰ دیکھتے رہ گئے
چہرۂ والضحیٰ دیکھتے رہ گئے
حسن خیرالوریٰ میں خدا کی قسم
ہم جمالِ خدا دیکھتے رہ گئے

حضرت ام عثمان فاطمہ بنتِ عبداللہ الثقیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی۔ نبی دو جہاں، والیٔ دو جہاں، مختارِ ارض و سماء، آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت میں نے عجیب ایمان افروز مشاہدات کیے فرماتی ہیں:

''میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت حاضر تھی میں نے دیکھا کہ کائنات کی ہر شے نور میں ڈوب گئی، حد نگاہ تک نور ہی نور تھا۔ اس بابرکت اور مبارک لمحے یوں لگتا تھا کہ جیسے نور کا سیلاب آ گیا ہو۔ اجرام سماوی زمین کی طرف جھک رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے سب خود کو پیکر ادب بنا کر اسے بوسہ دینا چاہتے ہوں۔ یہ منظر...... یہ مشاہدہ...... یہ انقلاب...... یہ ہلچل......رف احساس نہ تھا بلکہ ایک حقیقت تھی۔

اور ان مناظر کی وقتِ حاضر کے عظیم مفکر اور ممتاز مؤرّخ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری اپنے الفاظ میں یوں عکاسی کرتے ہیں

چاند چمک رہا ہے...... ستارے کھل رہے ہیں...... نور کی پھوار پڑ رہی ہے...... اچانک غلغلہ بپا ہوا...... ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے...... لوگو! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا...... دیکھو دیکھو! وہ آج طلوع ہو گیا...... نورِ مبین آج سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں آ گیا ہے...... وادیٔ مکہ کے سناٹے میں یہ آواز گونج گئی...... سب حیران ہیں آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ کس کا انتظار ہو رہا تھا اور کون آ رہا ہے؟

ہاں سونے والو! جاگ اُٹھو!

آنے والا آ گیا...... نور کی چادر پھیل گئی...... میلوں کی مسافتیں سمٹ گئیں...... بصرہ اور شام کے محلات نظر آنے لگے...... سارے عالم میں چاندنی کا بسیرا ہو گیا

ہاں یہ کون آیا سویرے سویرے؟

وہ کیا آئے رحمت کی برکھا آ گئی...... نور کے بادل چھا گئے...... دور دور تک بارش ہو رہی ہے...... چاندنی بہہ رہی ہے...... حدِ نظر تک نور کی چادر تنی ہے...... عجیب سماں ہے...... عجیب منظر ہے...... اللہ! اللہ! ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا...... تاریکیاں چھٹ گئیں...... روشنیاں بکھر گئیں

جدھر دیکھو نور ہی نور...... جدھر دیکھو...... بہار ہی بہار...... تازگی انگڑائیاں لے رہی ہے...... مسرتیں پھوٹ رہی ہیں...... رنگینیاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں...... سارا عالم روشنیوں میں ڈوبا ہوا ہے...... کرۂ خاکی کے ذرے ذرے پر مستی چھائی ہوئی ہے۔

ہاں! ہاں! یہ اُوجلا اُوجلا سا سماں...... یہ مہکی مہکی فضائیں...... یہ مست مست ہوائیں...... سب جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گا رہی ہیں۔

بہار آئی، بہار آئی...... زندگی میں بہار آئی

دماغوں میں بہار آئی...... دلوں میں بہار آئی...... روحوں میں بہار آئی...... علم و حکمت میں بہار آئی...... تہذیب وتمدن میں بہار آئی...... فکر وشعور میں بہار آئی...... عقل وخرد میں بہار آئی......

ہاں! کتنا بہار آفریں منظر تھا کہ انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی تھی...... ملائکہ سبع سموات خوشی سے دھوم مچا رہے تھے...... عرش عظیم ذوق وشوق میں جھوم رہا تھا...... زمین طرح طرح سے ناز کر رہی تھی بت اُوندھے اور شیاطین زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ایک جھنڈا مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا بامِ کعبہ پر لگوا کر ثابت کر دیا کہ ان کا دار السلطنت کعبہ ہے اور جو محبوب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود انور میں تشریف لایا ہے ان کی سلطنت مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ہے بلکہ تمام جہان انہی کی سلطنت میں داخل ہیں

ایک صدائے دلنواز بلند ہوتی ہے

اظہر یا سید المرسلین...... اظہر یا خاتم النبین...... اظہر یا اکرم الاوّلین و الآخرین

(میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تاجدار انبیاء)

میرے آقا سردار انبیاء ہیں ...... راز دار انبیاء ہیں
میرے آقا سرکار انبیاء ہیں ...... گلزار انبیاء ہیں
میرے آقا انوارِ انبیاء ہیں ...... بہار انبیاء ہیں
میرے آقا زینت انبیاء ہیں ...... عزت انبیاء ہیں

جناب بندہ! مورخین کا قلم اس بات پر گواہ ہے کہ کبھی نہ ختم ہونے والا باب صرف اور صرف عظمت و سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باب ہے اس بات کو مؤرخ مکمل طور پر کبھی بھی قلم کی نظر نہ کر سکے اور نہ ہی کر سکیں گے کیونکہ انبیائے کرام تو بہت دنیا میں تشریف لائے، مگر جب باری آئی۔

محسن کائنات کی ......شہکار ربوبیت کی ...... عربی نبی کی ...... عرش کے راہی کی ...... آدمیت کے محسن کی ...... صاحب خلق احسن کی ...... داعیٔ اسلام کی ...... نبیوں کے امام کی ...... دعائے خلیل اللہ کی ...... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

تو مالکِ ارض وسماء محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں وعدہ فرمار ہا ہے کہ میرے پیارے نبی:

مھد میں انگلی ہلانا تیرا کام ہے
چاند اشاروں پہ چلانا میرا کام ہے

....

حلیمہ کی کٹیا میں جانا تیرا کام ہے
اُس کے مقدر جگانا میرا کام ہے

....

ربی ھبلی اُمتی کہنا تیرا کام ہے
پھر بخشش لٹانا میرا کام ہے

....

سوہنی زلفیں سنوارنا تیرا کام ہے
انہیں والیل کہنا میرا کام ہے

ہاتھوں سے بیت رضوان لینا تیرا کام ہے
انہیں یَدُ اللّٰہ کہنا میرا کام ہے

....

مکھڑے پہ تبسم سجانا تیرا کام ہے
تیرے چہرے کو وجہ اللّٰہ کہنا میرا کام ہے

....

آنکھیں کرم سے اٹھانا تیرا کام ہے
انہیں مازاغ کہنا میرا کام ہے

....

پیار سے مبارک سر اٹھانا تیرا کام ہے
سر پر طٰہٰ کا تاج سجانا میرا کام ہے

....

زبانِ اقدس ہلانا تیرا کام ہے
پھر وَحیٌ یُوحیٰ فرمانا میرا کام ہے

....

محبوب اَنَا قَاسِمٌ کہنا تیرا کام ہے
پھر سب پہ خزانے لٹانا میرا کام ہے

....

یہ تھے وعدے خدا اور مصطفیٰ ﷺ کے
پڑھ کر شاکر سنانا میرا کام ہے

☆☆☆

(کائنات تیرے دم سے ہے)

یہ دنیا کا حسن تیرے نام سے ہے
زمانے کی پھبن تیرے نام سے ہے

روشن میری آنکھیں تیرے نام سے ہیں
میری لسان و دہن تیرے نام سے ہے
تاج سکندری کو میں دیکھتا نہیں ہوں
بس شاکر کو لگن تیرے نام سے ہے

ارباب علم ودانش!

اللہ عزوجل نے ہر شے کو پیدا فرمایا اور پھر ہر ذی روح کو زندگی کا سفر مکمل کرنے کیلئے زندگی کی مختلف سہولیات عطا فرمائیں خاص کر حضرت انسان کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا مگر کسی ایک جگہ بھی ان نعمتوں کو عطا کرنے پر احسان نہیں جتایا مگر جب سید الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو فرمایا کہ میں نے والیل کی زلفوں والا...... ماذاغ کی آنکھوں والا...... والضحیٰ کے مکھڑے والا...... یٰسین کے سہرے والا...... محبوب عطا کر کے انسانوں پر ہی نہیں بلکہ کائنات کی ہر ہر شے پر احسان فرمایا ہے۔

دیکھیں پہلے تو کسی نعمت پر احسان نہیں جتایا

حضرت آدم کو مسجود ملائکہ بنایا ...... مگر احسان نہیں جتایا
حضرت نوح کو سفینہ عطا فرمایا ...... مگر احسان نہیں جتایا
آسمان کو بالادستی عطا کی ...... مگر احسان نہیں جتایا
زمین کو پستی عطا کی ...... مگر احسان نہیں جتایا
چمن کو بہار دی ...... مگر احسان نہیں جتایا
اللہ نے جسم کو روح دی ...... مگر احسان نہیں جتایا
پھولوں کو خوشبو دی ...... مگر احسان نہیں جتایا
واعظ کو گفتار دی ...... مگر احسان نہیں جتایا

حضرت انسان کی مٹھی بر خاک کو...... جسم دیا روح دی...... علم دیا، عقل دی...... اخلاص دیا اخلاق دیا...... آنکھیں، ہاتھ، پاؤں، زبان یہ سب چیزیں اس مالک ارض وسماء کی اَن گنت نعمتوں کا ہی حصہ ہیں مگر ان سب کو عطا کرنے کے بعد بھی احسان نہیں جتایا

مگر جب باری آئی سرّ الاسرار کی...... احمد مختار کی......نور الانوار کی......
کائنات کی بہار کی...... مدنی منٹھار کی...... نبیوں کے سردار کی......،
بیقراروں کے قرار کی...... مالک کے دلدار کی......تو پھر فرمایا اے دنیا والو!
سنو سنو میں تم پر احسان کر رہا ہوں کہ میں تم کو اپنا محبوب محبوب دو جہاں ﷺ
عطا کر رہا ہوں۔

بلغ العلیٰ بکمالہ ...... بلندی عظمت کمال محمد
کشف الدجی بجمالہ ...... ہے کشاف ظلمت جمال محمد
حسنت جمیع خصالہ ...... جمیع خوبیاں ہیں خصال محمد
صلو علیہ والہ ...... صلو علیہ والہ

جناب بندہ! اگر میرے سرکار ﷺ کائنات کیلئے احسان خداوندی بنکر نہ تشریف لاتے تو:

صداقت نہ ہوتی ...... امامت نہ ہوتی
شہادت نہ ہوتی ...... جرأت نہ ہوتی
طہارت نہ ہوتی ...... عدالت نہ ہوتی
لطافت نہ ہوتی ...... نزاکت نہ ہوتی
تلاوت نہ ہوتی ...... عبادت نہ ہوتی
اطاعت نہ ہوتی ...... شفاعت نہ ہوتی
بلکہ بیان نہ ہوتا ...... قرآن نہ ہوتا

(یکتا ہے تیری ہر خوبی)

تو حاصل گلشن ہے اے لالۂ صحرائی
یکتا تیری خوبی ہے بے مثل ہے رعنائی
جس کو نہ گوارا تھا موسیٰ کا تقاضا بھی
ہے تیرا تمنائی وہ جلوۂ سینائی

اے فیض جدھر اُٹھیں نظریں شہ والا کی
اس سمت ہی گلشن میں اک تازہ بہار آئی

جناب بندہ! سرکارِ دو عالم ﷺ کی آمد سے آپ کی امت کو خیر اُمت کے لقب سے نوازا گیا

(سرکار ﷺ)

لالہ و گل کی مہک میں کون ہے؟ ...... سرکار ﷺ ہیں
غنچۂ تر کی چٹک میں کون ہے؟ ...... سرکار ﷺ ہیں
چاند تاروں کی چمک میں کون ہے؟ ...... سرکار ﷺ ہیں
گوہر جاں کی دھمک میں کون ہے؟ ...... سرکار ﷺ ہیں
اور نہاں حسن ملک میں کون ہے؟ ...... سرکار ﷺ ہیں
دردِ دل کی اس کسک میں کون ہے؟ ...... سرکار ﷺ ہیں

جناب عزیزم!

جب انسانیت گناہوں کی دلدل اور جہالت و گمراہی کی تاریکی میں ڈوب چکی تھی، ہر سو ظلم و ستم، کفر و شرک و فاسق و فاجر کی حکمرانی تھی۔ ان حالات میں جب امام الانبیاء بلکہ انبیاء کے پیشوا، ہادیِ اعظم، رسول اکرم، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ گری ہوئی تو سرکار ﷺ کے نور سے زندگی کی تاریک راہوں میں اُجالے ہو گئے

آپ کی تشریف آوری سے کائنات میں ایک عظیم انقلاب آ گیا۔ آپ ﷺ نے زمین کے باسیوں کو ہمدوش ثریا کر دیا...... فرش پر جمی ہوئی نگاہوں کو عرش پر لگا دیا...... مرجھائے ہوئے چہروں کو تابنا کی بخشی...... مظلوموں و بے کسوں کو سہارا دیا...... زندہ درگور ہونے والی عورت کو مسند عزت کی ملکہ بنایا...... قاتلوں کو جان روشن کا محافظ بنایا...... ظالموں کو مظلوموں کا پاسدار بنایا...... غلاموں کو آزادی کا مژدہ سنایا...... اور رہزنوں کو قائد و رہبر بنا دیا...... حسن سرکار ﷺ نے پھولوں اور کلیوں کو تبسم سکھایا...... جاہلوں کو مسند علم کا تاجدار بنایا...... گداؤں کو زمانے کا شہنشاہ بنایا...... انسان کو طریقہ زندگی سکھایا...... حق کے متلاشیوں کو حق کا لاریب کلام سکھایا...... غریبوں، فقیروں، تنگدستوں، مفلسوں کو پاس

بٹھایا...... ساری کائنات میں توحید کا پرچم لہرایا...... ڈوبے سورج کو واپس بلایا...... اور چاند دو حصوں میں کر کے دکھایا...... جہاں سے ہر طرح کا کفر مٹایا۔

جناب سیدہ آمنہ کی گود کو چمکایا...... اور حلیمہ کی کٹیا کو رشک قمر بنایا...... اور بعد اس کے مالک ارض وسما اللہ عزوجل نے اتنا کرم فرمایا...... محبوب کو کلام لاریب عطا فرمایا...... اور دلنشین ہونے والی بات یہ ہے کہ سارے قرآن کو میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بنایا...... اور قیامت تک کیلئے اس قرآن کے تحفظ کا ذمہ اٹھایا...... سارے قرآن کو نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوان بنایا۔

(قرآن میں نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ ہیں۔	سورۃ آل عمران
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مجتبیٰ ہیں۔	سورۃ آل عمران
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم محمد رسول اللہ ہیں۔	سورۃ فتح
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یٰسین ہیں۔	سورۃ یٰسین
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مزمل کی کملی والے ہیں۔	سورۃ مزمل
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدثر کی چادر والے ہیں۔	سورۃ مدثر
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم طٰہٰ ہیں۔	سورۃ طہٰ
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم احمد ہیں۔	سورۃ صف
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم داعی الی اللہ.	سورۃ الاحزاب
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی ہیں۔	سورۃ الاعراف
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ھادی و منذر ہیں۔	سورۃ رعد
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم روشن چراغ ہیں۔	سورۃ الاحزاب
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم شاھد ہیں۔	سورۃ الاحزاب
قرآن کہتا ہے	میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بشیرً وّ نذیراً ہیں۔	سورۃ سبا

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ مزکی نفوس انسانی ہیں۔ سورۃ آل عمران

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ معلم کتاب وحکمت ہیں۔ سورۃ آل عمران

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ نور ہیں۔ سورۃ مائدہ

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ تاریکوں سے نکالنے والے ہیں۔ سورۃ ابراہیم

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ ہر بات کے شارع ہیں۔ سورۃ نحل

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ حامل صدق ہیں۔ سورۃ زمر

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ مرکز حق ہیں۔ سورۃ نساء

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ برہان ہیں۔ سورۃ نساء

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ حاکم برحق ہیں۔ سورۃ نساء

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ صاحب قول فیصل ہیں۔ سورۃ نساء

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ سراپا ہدایت ہیں۔ سورہ نحل

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ سراپا رحمت ہیں۔ سورۃ انبیاء

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ تمام انسانیت کے گواہ ہیں۔ سورۃ حج

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ صاحب خلق عظیم ہیں۔ سورۃ قلم

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ اول المومنین ہیں۔ سورۃ بقرہ

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ اول المسلمین ہیں۔ سورۃ انعام

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ خاتم النبین ہیں۔ سورۃ الاحزاب

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ عبدِ کامل ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ صاحب کوثر ہیں۔ سورۃ کوثر

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ مومنوں کی جانوں سے بھی قریب ہیں۔ سورۃ الاحزاب

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ نبی اللہ ہیں۔ سورۃ الاحزاب

قرآن کہتا ہے میرے آقا ﷺ معصوم ہیں۔ سورۃ المائدہ

☆☆☆

(میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم)

جان کائنات ہیں ...... اصل کائنات ہیں
شان کائنات ہیں ...... مرکز کائنات ہیں
سلطان کائنات ہیں ...... مقصود کائنات ہیں
ذیشان کائنات ہیں ...... باعث تخلیق کائنات ہیں
بہار کائنات ہیں ...... سردار کائنات ہیں

اور میرے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مظہر ذات خدا ہیں یعنی کہ

وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ حبیب اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ رسول اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ صبغتہ اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ وجہ اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ مظہر اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ برھان اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ نبی اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ خلیفتہ اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ نور من نور اللہ ہیں
وہ اللہ عزّ وجل ہے ...... یہ عبداللہ ہیں

☆☆☆

(رحمت ہی رحمت)

میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... رحمت ہی رحمت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... فرحت ہی فرحت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... سکون ہی سکون
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... قرار ہی قرار
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... سرُور ہی سرُور
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... کرم ہی کرم
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... راحت ہی راحت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... برکت ہی برکت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... عظمت ہی عظمت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... عنایت ہی عنایت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... فضیلت ہی فضیلت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... نعمت ہی نعمت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... محبت ہی محبت
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... روشنی ہی روشنی
میلا دِ سرکا رصلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ...... چاشنی ہی چاشنی

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
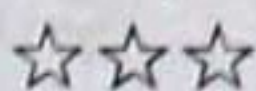
باب نمبر 6

محبتِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
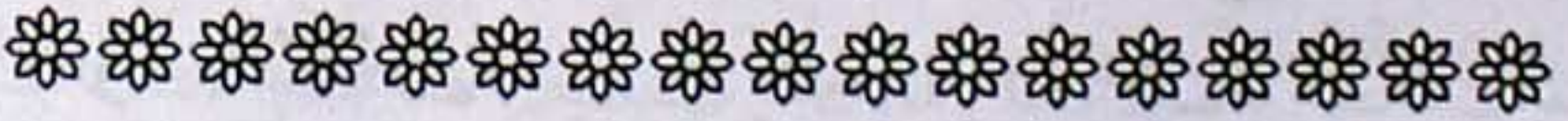
مرے محبوب ایک جام محبت — مجھے خود اپنے ہاتھوں سے پلادے
قسم ہے مجھ کو اس تشنہ لبی کی — سراپا تشنۂ الفت بنا دے

......☆☆......

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کردے

(علامہ اقبالؒ)

محترم المقام، سامعین کرام

اللہ عزوجل کا لاکھوں و کروڑوں شکر ہے جس نے آج کی اس محبت بھری محفل میں آکر محبت سرکار ﷺ کے تذکرے اور عشق محمدی ﷺ کی برکات حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل محبت سرکار ﷺ کی چاشنی ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ (آمین)

ہاں، ہاں! ایسی محبتِ سرکار ﷺ جس نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے والیٔ دو عالم ﷺ کے قریب رہنے پر مجبور کر دیا کہ وہ محبوب خدا ﷺ سے ایک لمحہ بھی دور رہنے پر رضا مندی کا اظہار نہ کرتے۔ ایسی محبت جس نے قتل کے ارادے سے آنے والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ڈیرے ڈال لئے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے باقی ساری زندگی، مرکزِ عشق و محبت، والیٔ دو جہاں کے قدموں میں گزاری دی۔ ایسی پاکیزہ محبت سرکار ﷺ جس نے عشاق کے پیشوا، سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تپتے صحراؤں میں لیٹ کر تکالیف برداشت کرنے پر محبتِ محبوب کی عملی تصویر بنا دیا۔ محبتِ سرکار ﷺ ایک ایسی حقیقت جس کے دل میں بھی بسی ہے وہاں من کی اُجڑی بستیوں کو آباد کر دیا اور عشاق کو اُس درجہ کانتہا پر پہنچا دیا کہ وہ اہل و عیال، مال و منال کی فکر چھوڑ کر دیوانہ وار محبوب ﷺ کے نام کے ترانے الاپتے پھرتے ہیں اور گلی گلی...... بستی بستی...... شہر شہر...... نگر نگر...... قریہ قریہ...... وادی وادی یارسول اللہ، یارسول اللہ کے نعرے بلند کرتے ہیں

الحدیث: سرکارِ دوعالم ﷺ کا فرمان محبت ہے:۔

لا یومن احد کم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین اور اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔

احباب ذی وقار!

مزید آگے سرکار ﷺ کا فرمانِ محبت سماعت فرمائیں اور محبت سرکار ﷺ میں خوب جھوم جھوم کر اپنے والئ دوجہاں نبی پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔

''ایک روز پیکرِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے دربارِ گوہربار، میں عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ

آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں یہ سن کر پیکر عشق رسالت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا'' اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب مبین کو نازل فرمایا آپ میری جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا

''اب تمہارا ایمان مکمل ہوا ہے'' (صحیح بخاری)

محبوبِ خدا ﷺ کے تمام صحابہ کرام، سرکار ﷺ کی محبت کا پیکرِ جمیل ہیں

''اے شمع رسالت کے پروانو! تم بھی بازار نبی میں اُس ذات سے محبت کے طلبگار بن جاؤ اُس حسن لازوال کے عشق میں ڈوب جاؤ، جس کے وجودِ اطہر سے خود حسن ازل جھانک رہا ہے کیونکہ:

عشق محمد ﷺ کی اک شمع جلا لو تم اپنے سینے میں

بعد مرنے کے لحد میں بھی اُجالا ہوگا

جنابِ بندہ! محبت کا اولین تقاضا اپنی ذات کو محبوب کے حوالے کردینا ہے محبت مکمل

خود سپردگی مانگتی ہے اس بابرکت کام کا فائدہ کیا ہوگا قرآن بتارہا ہے

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعو نی یحببکم اللّٰہ ویغفرلکم ذنوبکمط واللّٰہ غفور رحیم o

ترجمہ: اے محبوب، تم فرماؤ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سامعین!

آپ جانتے ہیں اتباع اور فرمانبرداری جس کی کی جاتی ہے لازمی ہے کہ پہلے اُس سے محبت ہو، محبت ہوگی تو انسان محبوب کے ہر ہر فعل اور قول پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا اور اس فلسفے کو قائم رکھتے ہوئے قرآن میں خالق کائنات فرمارہا ہے اگر تم چاہتے ہو ہم اللہ عزوجل کے دوست بن جائیں اور اللہ عزوجل ہمیں دوست رکھے تم پہلے اُس ہادیٔ کُل کی اتباع کرو جس کو خالق و مالک نے اپنا محبوب بنایا ہے۔

(عشق رسول پاک)

کیسے نبی سے دور زمانہ گزار دوں
کس طرح روح کو خلشِ نوکِ خار دوں
اے دل تجھے وہ دولت صد افتخار دوں
عشقِ رسولِ پاک کا جذبہ اُبھار دوں
پھر کشت زندگی کو نوید بہار دوں
یعنی در رسول پہ عمر گزار دوں
اک جان کیا ہے شان محمد ﷺ کے سامنے
ایسی ہزار جانیں بھی میں اس پہ وار دوں
مجھ کو یقین ہے میرے نبی مان جائیں گے
بخشش کو میں جو واسطۂ چار یار دوں

صابرؔ یہی لگن ہے میرے دل میں روز و شب
نعتِ نبی ﷺ سے ذوقِ سخن کو نکھار دوں

(میں آرزومند ہوں)

مجھ کو ہر چند ملا رنگِ اخوت تجھ سے
میں گہنگار کروں کیسے محبت تجھ سے
تو مرے دھیان میں آتا ہے صباء کی صورت
دل میں کھلتے ہیں گل ولالۂ راحت تجھ سے
آرزومند ہوں، مٹ جائیں یہ داغ عصیاں
ورنہ شرماؤں گا میں روزِ قیامت تجھ سے

(ہاں مجھے عشق ہے)

مجھے! عشق اُن کے ہاتھ ...... یَدُاللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کے چہرہ ...... وَجْہُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کی زبان ...... لِسَانُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کے کلام ...... کَلَامُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کے دین ...... دِیْنُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کے منصب ...... خَلِیْفَۃُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کی شان ...... حَبِیْبُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کے قرآن ...... کِتَابُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کے لشکر ...... حِزْبُ اللّٰہ سے ہے
مجھے! عشق اُن کے حیدر ...... اَسَدُ اللّٰہ سے ہے

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ امام الانبیاء ٹھہرے
وہ حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

آقا علیہ وسلم خدا کا نور اور دل کا سرور ہیں جنہوں نے سرکار علیہ وسلم سے محبت رکھی ان کے سینے، منور از نور ہیں، محبتِ سرکار دو جہاں علیہ وسلم کیلئے نہ تو کسی مقام و مرتبے کی شرط ہے اور نہ ہی امیر اور جاگیر دار ہونے کی شرط ہے نہ ہی کسی ایک جنس کی شرط ہے، مرد ہو یا عورت، جو بھی محبت سرکار سے سرشار ہوتا ہے تو زمانے میں سب سے بلند اُس کا معیار ہوتا ہے۔ جس طرح جنگِ اُحد میں ایک صحابیہ کے باپ، بھائی اور شوہر، پروانہ وار اور دیوانہ وار لڑتے لڑتے دین حق کی سربلندی کیلئے شہید ہو گئے اور ذات مصطفیٰ علیہ وسلم کی محبت سے دل کو آباد رکھنے والی اُس مومنہ کو جب یہ خبر ملی، تو چشم فلک حیراں ہوئی انگشت بدنداں رکھے ہوئے سب اس حقیقت کا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اُس مومنہ عورت نے کوئی غم نہ کیا، اُسی لمحے پوچھنے لگیں کہ میرے آقا محمد مصطفیٰ علیہ وسلم کیسے ہیں جب اُن کو بتایا گیا کہ محبوبِ خدا علیہ وسلم بخیر و سلامت ہیں تو بولیں کہ مجھے ایک مرتبہ چہرۂ سرکار دکھا دو، سرکار علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتے ہی بے تابانہ کہنے لگیں

(کل مصیبة بعد ك جلل) (سیرت ابن ہشام)

(ترجمہ): آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ ہے

جناب بندہ! یہ تھا محبت رسول علیہ وسلم کا جذبۂ صادق جس کی مثال پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے، عاجز ہے، کیونکہ نورِ سرکار علیہ وسلم کے فیضان سے چمکنے والے صحابہ اور صحابیات کا یہی عقیدہ تھا کہ:

صرف ! کلمہ پڑھنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !وحدت کی گواہی دینے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !نماز پڑھنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !تبلیغ کرنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !تہجد پڑھنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !جمعہ پڑھنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !قرآن پڑھنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !زکوۃ دینے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا

صرف !حج کرنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف ! روزہ رکھنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف ! صدقہ کرنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !قربانی کرنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا
صرف !جہاد کرنے ...... سے بندہ ...... مومن نہیں ہو سکتا

مگر جس وقت دین کے ان احکامات پر عمل کرنے کیساتھ ساتھ ایمان کا مرکز ومحور ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو جانے محبت سرکار دو عالم کو دل میں بسا کر...... اغیار کا دل سے نقش مٹا کر...... غلامیٔ سرکار کا طوق گلے میں سجا کر...... خود کو مومن کہے گا تو بے شک وہ سچ کہہ رہا ہے...... کیونکہ اس کو مومن ہونے کی سند رازدارِ کن فکاں، والیٔ دو جہاں ﷺ نے عطا کی ہے

الحدیث: اس وقت تک تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے والدین اپنی اولاد، اپنے عزیز واقارب بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو۔

سامعین کرام!

محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... اصل ایمان ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... کامل ایمان ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... ایمان کی جان ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... حکم قرآن ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... فرمان رحمٰن ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... صحابہ کی پہچان ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... رونق جہان ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... ذریعۂ رحمت ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... باعث عزت ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... شانِ محبت ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... ذریعۂ مدحت ہے

محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... وسیلۂ جنت ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... عشاق کی رفعت ہے
محبت رسول ﷺ ...... ہی ...... امتی کیلئے سعادت ہے

(عشق کی جستجو)

حُسن کی آبرو بھی تو، عشق کی جستجو بھی تو
حسن بھی تجھ سے بامراد، عشق بھی تجھ سے کامیاب
تیری طرح ہے بے عدیل، تیری طرح ہے بے مثیل
لایا ہے تو جو معجزہ، اُتری ہے تجھ پہ جو کتاب

(یہ لفظِ محبت...... کہاں کہاں)

☆ لفظِ محبت ...... اللہ عزوجل کی الوہیت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سرکار ﷺ کی نبوت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... قرآن پاک کی عظمت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سید نا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صداقت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سید نا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سید نا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سید نا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سید نا امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سید نا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی عقیدت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... سید نا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی الفت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... پیار بھری محفل نعت کیلئے ہے
☆ لفظِ محبت ...... میرے آقا ﷺ کی ہر بات کیلئے ہے

جناب بندہ!

جس سے محبت ہوتی ہے اس کے نامِ نامی سے بھی انتہا کی محبت ہوتی ہے جن جن چیزوں سے محبوب کو محبت ہوتی ہے خود بخود دل ان چیزوں کی طرف کھینچا چلا جاتا ہے اور زبان محبوب کی محبوب چیزوں، اور محبوب کے محبوبوں کی تعریف کرنا شروع ہو جاتی ہے۔ کبھی محبوب کا نام لے کر دل کو سکون ہوتا ہے، کبھی محبوب کے خیالات میں گم ہو کر راحت ملتی ہے اور انسان دیوانہ وار کبھی اپنے محبوب کی زلفوں کا ذکر کرتا ہے کبھی محبوب کے ہاتھوں کا تذکرہ چھیڑتا ہے خوش بخت ہیں وہ لوگ جن کو محبت بھی محبوب خدا ﷺ سے ہے یعنی جن کے محبوب، محبوبِ خدا ہیں جن کے حسن جمال کا ذکر کرنے کیلئے قرآن پاک موجود ہے

اگر محبوب ﷺ کی زلفوں کا ذکر کرنا ہو تو کہو...... **والیل اذا سجی**

اگر محبوب ﷺ کے رخ انور کا ذکر کرنا ہو تو کہو...... **والضحی**

اگر محبوب ﷺ کے ہاتھوں کا ذکر کرنا ہو تو کہو...... **ید اللہ**

اگر محبوب ﷺ کے سینۂ انور کا ذکر کرنا ہو تو کہو...... **الم نشرح لک صدرک**

اگر محبوب ﷺ کی آنکھوں کا ذکر کرنا ہو تو کہو...... **ماذاغ البصر و ماطغی**

جناب بندہ! کتنا اچھا محبوب ہے کہ جس کا ذکر کرنے کیلئے بھی قرآن ہی پڑھا جاتا ہے ادھر عاشق محبوب ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا ہے، اُدھر رب لم یزل تلاوت کلام پاک کا ثواب بھی عطا فرماتا ہے۔ بے شک کائنات میں اتنی رفعتوں اور برکتوں، عظمتوں کا مالک میرے آقا ﷺ کے علاوہ کوئی محبوب نہیں ہے جس کی محبت کا تذکرہ بھی قرآن کرے اس محبوب کی مثل کون ہو سکتا ہے؟

میرے آقا و مولیٰ، ملجا و ماوی، محمد مصطفیٰ ﷺ کے ایک مشہور صحابی حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ما ان رءیت ولا سمعت بواحد

فی الناس کلہم محمد

آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہت ...... تیری بھی ہے ...... میری بھی ہے
آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ...... تیری بھی ہے ...... میری بھی ہے
آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ...... تیری بھی ہے ...... میری بھی ہے
آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے شہرت ...... تیری بھی ہے ...... میری بھی ہے
آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عزت ...... تیری بھی ہے ...... میری بھی ہے
آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ...... تیری بھی ہے ...... میری بھی ہے

احبابِ ذی وقار!

اگر محبت کا تعلق حسن و جمال سے ہوتا ہے تو پھر گلاب سے اس لئے محبت ہوتی ہے کہ اس کی بھینی بھینی خوشبو کے علاوہ اس کا رنگ بھی حسین ہے مور پرندہ حسن میں ضرب المثل ہے اور چاند کی درخشانیت چودھویں شب کو ملاحظہ فرمایئے بلاشبہ دل چاہتا ہے کہ انسان چاند کو دیکھتا ہی رہے مگر واللہ ان سب سے حسین و جمیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور ہے:

نے گویم چنانی یا چینی
بہر صورت تسر الناظرینی
زسرتا پاز پاتا سر
حسینی مہ جبینی نازنینی

یہ حقیقت ہے کہ ہم نہ اِدھر اُدھر کے حسینوں مہ جبینوں کے حسن کے قیدی ہیں دیکھنے والوں نے تو صرف ایک ہی چہرے کو دل میں بسا لیا ہے وہ ذات جو سر سے پاؤں تک، پاؤں سے لیکر سر اقدس تک منبع حسن و جمال ہے وہ ذاتِ گرامی کون ہے؟

ہاں! ہاں! وہ ذات میرے اور آپ کے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے...... جن کی محبت زندگی کی بہار ہے...... جن کی محبت سرمایۂ حیات ہے...... جن کی محبت انسانیت کا نکھار ہے...... محبت رسول انسانیت کا قرار ہے...... غلاموں کی بقا کا

نسخہ ٔ کامل ہے

محبت سرکار دو عالم ﷺ کو دل میں بسانے والوں کی ہر رات سرور اور ہر صبح معطر ہوتی ہے جس پر سرکارِ مدینہ ﷺ کی محبت کا رنگ چڑھ جاتا ہے تو وہ قدسیوں کے لئے بھی لائقِ احترام ہو جاتا ہے کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جو محبت سرکا ﷺ سے خالی چلا ہے وہ زمانہ آقا کی بعثت سے پہلے کا ہو یا بعد کا بعثت سے پہلے نبی محبت سرکار کا پرچار کرتے تھے اور بعثت کے بعد اُمتی سرکارِ مدینہ ﷺ کی محبت سے سرشار ہیں محبت اور عشق ہر دور میں رہا ہے صرف نام بدلتے رہے ہیں کام ایک ہی رہا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی محبت میں دیوانہ وار کہنا کہ:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ

کبھی عشقِ نبی ...... سیدنا ابوبکر صدیق بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... سیدنا عمر فاروق بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... سیدنا عثمان غنی بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... سیدنا علی شیر خدا بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... امام حسن مجتبیٰ بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... امام حسین سخی شہنشاہ بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... میراں محی الدّین بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... صابری شہنشاہ صابر پیا بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... داتا علی ہجویری بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... خواجہ چشتی اجمیری بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... خواجہ معصوم ذاکر اللہ ھو بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... حضرت سلطان باھو بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... عاشق رسول بہاؤالدین ذکریا لجپال بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... خواجہ قمرالدین سرکار سیال لجپال بن کے آتا ہے

کبھی عشقِ نبی ...... میاں شیر محمدؒ شیر ربانی بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... سنیوں کا قائد شاہ احمد نورانی بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... سید انیس المجتبیٰ بن کے آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ...... سنیوں کا پیشوا امام احمد رضا بن کے آتا ہے
عشق جب بھی مقام کرتا ہے مقتدی کو امام کرتا ہے
اُن کے ہر فقیر کو ناصر ہر سکندر سلام کرتا ہے

(عشق دے جلوئے)

کوئی حدئیں عشق دے جلویاں دی کامیاب نہ مینوں ناکام لکھنا
میں نئیں جاندا ہجر وصال کی اے سوچ سمجھ کے میرا مقام لکھنا
سوہنے یار دے پیراں دی خاک ہاں میں عشق وچہ اے میرا مقام لکھنا
جدوں مراں دیوانیہ کفن اُتے میری سوہنی سرکار دا نام لکھنا

اربابِ علم و دانش!

حسن سرکار ﷺ اور محبوب رِبّ لَمْ یَزَلْ سے محبت کی چمک پا کر عشاق کے تاجدار بننے والے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ اے پیکرِ صداقت آپ کو خدا زیادہ پیارا ہے، یا حبیب خدا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا کہ حبیب خدا، یعنی کہ یہ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے ہمیں خدا تک پہنچایا ورنہ وہ تو ازل سے ہی موجود ہے۔ بلاشبہ ہر جاندار کے اندر اللہ عزوجل نے محبت کا مادہ رکھا ہے لیکن حیوانات جا بجا محبت کا استعمال کرتے ہیں۔ مگر اشرف المخلوقات انسان اپنی محبت کا استعمال بے جا نہیں کرتے، ان کی محبت وابستہ ہوتی ہے تو اللہ عزوجل سے محبوب خدا ﷺ کے ساتھ اور ان تمام دینی کاموں اور شخصیات سے جن کی نسبت ان کے محبوب سے ہوتی ہے

☆☆☆

(وظیفہ محبت)

محمد ﷺ محمد ﷺ پکارے چلا جا
یونہی زندگی کو سنوارے چلا جا
نبی ﷺ کا مقدس ہے نامِ گرامی
اسے دل میں اپنے اُتارے چلا جا
اثر ایسا دیکھا ہے ذکرِ نبی میں
بھنور میں جو ڈوبو کنارے چلا جا
ہو ایسی ''محبت'' آقا کی تجھ میں
کہ ہر چیز اُن پہ تو وارے چلا جا
ملے گی ہر اک گام ساگر کو منزل
خدا اور نبی کے سہارے چلا جا

(عشقِ مصطفیٰ ﷺ)

طلسم جاں میں وہ آئینہ دار محبوبی
حریم عرش میں وہ یارِ آشنا کی طرح
وہ عرش وفرش وزماں ومکاں کا نقش مراد
وہ ابتداء کے مطابق وہ انتہا کی طرح
اُن کے حسن سماعت کی تھی کرامت خاص
وہ اک کتاب کہ ہے نسخۂ شفا کی طرح
بغیر عشق محمد ﷺ کسی سے کھل نہ سکے
رموز ذات کہ ہیں گیسوئے دوتا کی طرح

جنابِ بندہ! اگر کائنات کی تخلیق کے متعلق محبت سے لبریز تصورات لے کر سوچیں اور (حدیثِ لولاک) کا محبت کی آنکھ سے مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل

نے محبت محبوب ﷺ میں ہی ساری کائنات کو سجا دیا۔

یا اللہ عزوجل

خوبصورت آسمان کو حسین...... تو نے بنایا
یہ زمین کا خاکی فرش بھی ......تو نے بچھایا
حضرت انسان کو اپنا خلیفہ بھی ......تو نے بنایا
پھر آدم کو فرشتوں سے سجدہ ......تو نے کروایا
پھر بہار کو چمن کی زینت ......تو نے بنایا
اور چمن کو حسین کلیوں سے ......تو نے سجایا
پھر کلیوں کو حسین حلّہ ...... تو نے پہنایا
پھر حسین کلیوں کو پھول ...... تو نے بنایا
اور پھولوں کو باعثِ خوشبو ...... تو نے بنایا
اور پھولوں کی رونق شبنم کو ......تو نے بنایا
سارے نظام کائنات کو بھی ......تو نے چلایا
بس اپنے لئے اک محبوب ﷺ...... تو نے بنایا
اور اُس محبوب کو نور الانوار...... تو نے بنایا

(اور ہم پر مالک تیرا کرم ہے)

یہ ہم پر کرم ہے اُس مالک کا شاکر
ہم سب کو سوہنے کا عاشق جس نے بنایا

☆☆
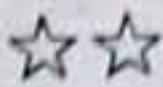
جس دل میں محبتِ سرکار ﷺ نہ ہو
وہ دل
ایسی کشتی کی طرح ہے ...... جس میں نوح نہ ہو

وہ ایسے جسم کی طرح ہے ...... جس میں روح نہ ہو
وہ ایسے پھول کی طرح ہے ...... جس میں خوشبو نہ ہو

ہاں! ہاں! محترم!

وہ دل، ایسے خواب کی طرح ہے ...... جس کی تعبیر نہ ہو
وہ دل، ایسے وعظ کی طرح ...... جس میں تاثیر نہ ہو
وہ دل، ایسے شہر کی طرح ہے ...... جس میں امن نہ ہو
وہ دل، ایسے شہکار کی طرح ہے ...... جس میں حسن نہ ہو
وہ دل ایسے کلام کی طرح ہے ...... جس میں لگن نہ ہو
وہ دل ایسے نکھار کی طرح ہے ...... جس میں پھبن نہ ہو

دلوں کی بقا اور ضیاء آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق سے سرشار ہونے میں ہے۔

☆☆☆

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀
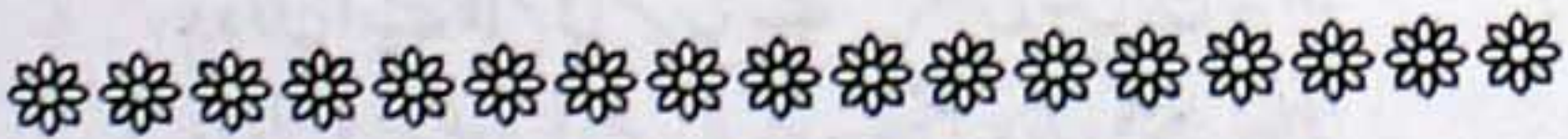
باب نمبر 7

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀
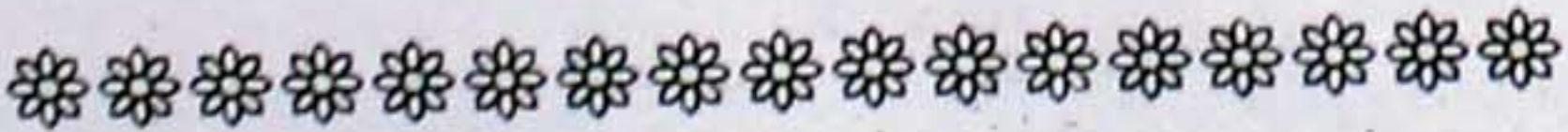
سامعین محترم!

آج کی اس پُر وقار، اور بارونق محفل میں ہم سیاحِ لامکاں، ہادئ دو جہاں، آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوئے عرش جانے کا ذکر کریں گے۔ دعا ہے اللہ عزوجل ہمیں حق کہنے اور حق سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ معراج کی شب محبوب خدا ﷺ نے مالکِ کل کی بے شمار نعمتوں اور نشانیوں کا مشاہدہ فرمایا اصل میں ان نعمتوں اور نشانیوں کو، دکھانے والا جانتا ہے یا دیکھنے والی ہستیٔ بے مثل جانتی ہے یا بلانے والا خالق کل جانتا ہے یا سوئے عرش جانے والی ذات جانتی ہے انسانِ عاجز صرف وہی جانتا ہے جو مہمان عرش نے بتایا یا قرآن جن جن مشاہدات کا ذکر کر رہا ہے۔ کلام لاریب میں خالقِ کائنات کا فرمان عالیشان ہے۔

سبحن الذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی الذی بر کنا حوله لنریه من آیاتنا ۝ انه هو السمیع البصیر۝ (سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ: پاکیزگی ہے اس ذات کے لئے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک وہ جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ ذات سننے والی اور دیکھنے والی ہے۔

جناب بندہ! کلام پاک اپنے گوناگوں مضامین اور فوائد کے لحاظ سے مسلّمہ کتاب الٰہی ہے جس میں بڑی نفاست سے ابتدا سے انتہا تک کے معاملات و واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔

کلام الٰہی وضاحت کی جان، بلاغت کی شان ہے، یعنی عرب العربا نے بھی جب یہ آیت مبارکہ انا اعطینك الکوثر شریف خانہ کعبہ کے دروازہ پر مقابلہ اور تحدی کیلئے آویزاں کی ہوئی دیکھی تو آخران کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ

''مَاھٰذَا کَلَامُ الْبَشَرْ'' یہ کسی آدمی کا کلام نہیں ہے۔

بلکہ خالق کائنات کا کلام ہے اس فصاحت و بلاغت والی کتاب قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے معراج سرکار دو عالم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنی

پاکیزگی کا ذکر کیا ہے اور بعد میں محبوب کی معراج کا ذکر فرمایا کہ معراج کروانے والی ذات ہر نقص، ہر عیب سے پاک ہے۔

وہ جو چاہے جب چاہے، جیسے چاہے، جس کو چاہے، جہاں چاہے بلا سکتا ہے آیت کریمہ کی ابتدا میں اپنی پاکیزگی کا بیان کر کے یہ واضح کر دیا کہ جس نے بھی میرے محبوب کے معراج کے معجزے کا انکار کیا اس نے اللہ عزوجل کی پاکیزگی کا انکار کیا اس لئے کہ وہ عظمت وشان کا مالک، مالک حقیقی ہر چیز پر قادر ہے اس لئے پہلے اپنی پاکی کا ذکر اور بعد میں محبوب کی معراج کا ذکر فرمایا۔

جناب بندہ!

یہ بات بھی سوچنے کے لائق ہے کہ آخر محبوب کو معراج کیوں کروائی؟

اکثر علماء فرماتے ہیں! اللہ عزوجل نے زمین اور آسمان کو تخلیق فرمایا تو زمین اور آسمان کا آپس میں محبت بھرے الفاظ کا تکرار یوں ہوتا ہے کہ:

☆ زمین نے کہا: اے آسمان میں تم سے بہتر ہوں کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے سینے کو، شہروں کی رنگینیوں سے سجایا، دریاؤں کو لہروں کی ہلچل سے سجایا، مجھے پہاڑوں اور سرسبز باغات کی خوبصورتی سے نکھار بخشا ہے

☆ آسمان نے کہا: اے زمین میں تم سے افضل ہوں، اس لئے کہ اللہ عزوجل نے مجھے بلندی سے نوازا ہے مجھے چاند سورج اور ستاروں سے سجایا ہے مجھے عرش و کرسی سے عزت بخشی ہے اور جنت سے میری رونق میں اضافہ فرمایا ہے۔

☆ زمین نے کہا: اے آسمان مجھے خالق کائنات نے اتنی عظمت بخشی ہے کہ مجھ پر بیت اللہ شریف ہے جس کی زیارت انبیاء بھی کرتے ہیں اہل تقویٰ بھی کرتے ہیں اور اولیاء بھی کرتے ہیں۔

☆ آسمان نے کہا: اے زمین تم نے یہ جو بیت اللہ شریف والی فوقیت بیان کی ہے اس میں، میں تمہارا ہم پلہ ہوں اس لئے کہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر بیت المعمور بنایا ہے جس کا طواف اللہ کے نورانی فرشتے کرتے ہیں۔

☆ زمین نے کہا: آسمان میرے ہر ہر سوال پر تو اس کی مثل جواب دیتا رہا مگر اب

میں جس ذات کا ذکر کر کے اپنی عظمت، رفعت اور عزت پر ناز اور فخر کرنے والی ہوں وہ ذات محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے جو بے نظیر ہیں بے مثل ہیں، اگر ان کی مثال ہے تو تو بھی بتا اور اس مناظرے کو ختم کر

جناب بندہ!

بے شک آسمان اس سوال کا جواب دینے سے قاصر اور عاجز تھا آخر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی کہ مولیٰ میرا زمین سے تکرار اور مناظرہ ہوا میں سوال کرتا گیا اور وہ مثال پیش کرتی گئی مگر ایک سوال ایسا بھی تھا جو مجھے لاجواب کر گیا اور میں خاموش ہو گیا

''اے مولیٰ اب میں بھی چاہتا ہوں کہ محبوب اپنے نعلینِ مقدس میرے سینے پر ٹکائے اور میں بھی زمین کو فخر سے یہ بات کہہ سکوں کہ اے زمین آ، آج مجھ سے مناظرہ کر آج محبوب ﷺ مجھے عزت و شرف بخشنے کیلئے تشریف لائے ہیں

اللہ عزوجل نے آسمان کی اس التجا کو قبول فرمایا اور جبریل کو حکم فرمایا پیکر حسن جمال آقا ﷺ کو جبریل نے پیغام الٰہی یوں سنایا کہ

''یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل آپ کے دیدار کا مشتاق ہے چلیں! چلیں! یا رسول اللہ ﷺ سوئے عرش چلیں...... قدسیوں کے جھرمٹ میں چلیں...... جنت کو رونق بخشنے چلیں...... دوزخ کا مشاہدہ کرنے چلیں

مگر ہاں! ہاں! پہلے اقصیٰ میں امامت کروانے چلیں...... پھر عرشیوں کو زیارت کروانے چلیں...... اپنے مالک کا بے حجاب دیدار کرنے چلیں...... اُمت کی بگڑی بنانے چلیں...... عرش کو عرشِ اعظم بنانے چلیں

احباب ذی وقار! معراج کی رات کتنی عظمت اور برکت والی رات ہے

کہ جب:

ایک بامکاں ...... لامکاں کو ملنے جا رہا ہے

ایک محب ...... محبوب کو ملنے جا رہا ہے

ایک بندہ ...... مولیٰ کو ملنے جا رہا ہے

ایک بے مثال ...... بے مثال کو ملنے جا رہا ہے

ایک کریم ...... دوسرے کریم کو ملنے جارہا ہے
ایک رحیم ...... دوسرے رحیم کو ملنے جارہا ہے
ایک رحمت والا ...... رحمت والے کو ملنے جارہا ہے
ایک عزت والا ...... عزت والے کو ملنے جارہا ہے
ایک مطلوب ...... طالب کو ملنے جا رہا ہے
ایک اعلیٰ ...... اعلیٰ کو ملنے جا رہا ہے
ایک سوہنا ...... سوہنے کو ملنے جا رہا ہے
ایک شاہد ...... واحد کو ملنے جا رہا ہے
ایک شان والا ...... شان والے کو ملنے جارہا ہے
ایک نبی ...... ذات الٰہی کو ملنے جارہا ہے
ایک امت کا غمخوار ...... ستار وغفار کو ملنے جارہا ہے

(عالی شان)

نبی پاک دی شان تے رب جانے
سمجھ سکے کیہ طاقت انسان دی اے
کوئی نور آکھے تے کوئی بشر آکھے
ماری گی کیوں مت جہان دی اے
نوری ہین فرشتے تے بشر خاکی!
عالی شان اس توں عالی شان دی اے
اُو دیوانیہ نبی دی ذات مظہر!
عین ذات صفات رحمٰن دی اے

سامعین کرام!

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے خوب سجا کر...... ملائکہ قطار بنا کر...... اللہ عزوجل کے حکم کو بجا کر...... محبوب کو براق پر سوار کروا کر...... ایک بارات سا سما بنا کر...... محبت کا یہ عظیم

سفر شروع ہوا...... جس میں ساتھ لے کر جانے والے باراتی بھی نورانی...... سواری بھی نورانی...... اور سوار منبعِ انوار سواری چلی سوئے یار...... جس پر سوار ہیں احمدِ مختار ﷺ...... جہاں سے سفر شروع ہوا وہ جگہ مقطعِ انوار...... جس جگہ پر جانا ہے وہ جگہ مطلع انوار...... سواری چلتی چلتی مسجد اقصیٰ میں پہنچتی ہے...... وہ مسجد اقصیٰ جو عزت والی مسجد ہے...... برکت والی مسجد ہے...... مقام والی مسجد ہے...... شان والی مسجد ہے...... احترام والی مسجد ہے...... مسجد میں نورانی بارات پہنچی...... جبرئیلِ امین نے سواری باندھی اور منظر عجیب ہے...... محبوب کا قرب قریب ہے...... انبیاء کرام سے بھری ہوئی ہے آج مسجد اقصیٰ شان والی...... صفیں بنیں ہوئی ہیں ہر صف میں کھڑا ہے ایک امتی کا والی...... ان سارے نبیوں میں سے ہے ہر نبی کی شان نرالی...... مگر صفیں تو بنیں ہیں پر ہے مصلیٰ خالی...... پھر آ گئے بڑھے کائنات کے والی...... ہر نبی نے میرے اور آپ کے آقا ﷺ کی زیارت پالی...... امام محمد ﷺ ہیں سارے نبیوں نے خاتم المرسلین کی اقتدا میں نماز ادا کی...... پھر سواری سوئے عرش چلی

معراج کی رات...... عظمت والی رات...... اس رات کو اللہ عز و جل کے حکم سے زمانے کی حرکت بند تھی...... نورانی فرشتے اپنی اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر نظروں کو جھکا کر درود و سلام کے گجرے اپنے آنگن میں سجا کر...... استقبالِ محبوب کے لئے کھڑے ہیں حوروں نے بھی پرانے لباس اتار کر نئے لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور جبرئیل امین کو حکم ہوتا ہے۔

یا جبرائیل ذر من ضوء الشمس علی ضوء القمر من ضوء القمر علی نور الکواکب ٥

ترجمہ (اے جبرئیل علیہ السلام آج رات شمس و قمر کی روشنی زیادہ کر دے اور ستاروں کی چمک دمک میں بھی اضافہ کر دو)

ان روشنیوں اور چمک دمک سے سجی دنیا سے بلند، محبوب پہلے آسمان پر پہنچے پوچھنے والا پوچھتا ہے کون؟ جواب آتا ہے میں جبرئیل ساتھ کون ہیں؟ محمد رسول اللہ ﷺ کیا ان کو بلایا گیا ہے جبریل ہاں بلایا گیا ہے دروازہ کھول دیا گیا محبوب کا

بڑی محبت اور احترام اور عقیدت کے نذرانے پیش کر کے استقبال کیا جاتا رہا حتیٰ کہ ساتوں آسمان پار کر کے محبوب ﷺ سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچ گئے۔
آج ساری کائنات مصطفیٰ ﷺ کے کفِ پاء کے نیچے ہے۔

معراج اک رازِ محبت

معراجِ سرکار ﷺ ...... محبت کا نام ہے
معراجِ سرکار ﷺ ...... عظمت کا نام ہے
معراجِ سرکار ﷺ ...... حکمت کا نام ہے
معراجِ سرکار ﷺ ...... عنایت کا نام ہے
معراجِ سرکار ﷺ ...... رفعت کا نام ہے
معراجِ سرکار ﷺ ...... دیدار کا نام ہے
معراجِ سرکار ﷺ ...... انوار کا نام ہے
معراجِ سرکار ﷺ ...... رحمت کا نام ہے

(مقام سدرہ پہ جبریل علیہ السلام)

رہ کے سدرہ پہ محمد ﷺ کی رفاقت کے بغیر
کیسے جبریل نے لمحات گزارے ہوں گے
رو برو بیٹھنے والوں نے ظہوری اُن کے
کس طرح جلوے نگاہوں میں اُتارے ہوں گے

سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آیا، جبریل امین بڑی محبت اور احترام سے عرض کرتے ہیں یارسول اللہ میری اس مقام پر انتہا ہوتی ہے اب میں یہاں سے آگے نہیں بڑھ سکتا، اگر زرہ بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا سبحان اللہ!! جس مقام پر جبریل امین بھی رک جائیں

اُس مقام پر محمد مصطفیٰ ﷺ ہی کی ذات پہنچ سکتی ہے۔

''آقا دے قدماں چہ سرنوں جھکا کے
عرض کیتی جبرئیل سدرہ تے جا کے
میں اگے نیں اک پور جا سکدا آقا
میرا آخری اے مقام آ گیا اے!

سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں اس مقام پر براق کو چھوڑ دیا اور دوسری سواری رفرف لائی گئی اور ایک فرشتہ جس کی ڈیوٹی سدرہ سے آگے تھی، سفر سوئے محبوب طے ہوتا گیا، آقا ﷺ فرماتے ہیں پھر میں نے قلم کے چلنے کی آواز سنی، قلم سے وہ سب کچھ لکھا جارہا تھا جو احکامات اللہ عزوجل نے مخلوق پر فرمائے ہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں، پھر میں اپنے نور کی تیزی سے بہت آگے پہنچ گیا اور وہ نورانی فرشتہ بھی بہت پیچھے رہ گیا...... اور اب نہ فرشتہ تھا...... نہ رفرف...... ہر طرف نور ہی نور ہی تھا...... سرور ہی سرور تھا...... کیف ہی کیف تھا...... آپ ﷺ پر وجد کی کیفیت طاری ہورہی تھی تو اچانک عالم وجد میں ایک انتہائی لطیف اور میٹھی جانی پہنچانی آواز آتی ہے۔ یہ آواز کیسی تھی، صداقت کے تاجدار، اسرارِ نبوت کے رازدار، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آواز کے مشابہ آواز میں کہنے والا کہہ رہا ہے۔

قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ

ترجمہ: ''اے محمد ﷺ ٹھہریئے آپ کا رب آپ پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے''۔

اللہ عزوجل اپنے محبوب پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے...... رحمتیں نازل فرما رہا ہے...... حجابات اٹھ رہے ہیں...... محبّ، محبوب کے قریب ہورہا ہے...... محبوب، محبّ کے قریب ہورہا ہے...... فاصلے مٹ رہے ہیں...... دوریاں ختم ہورہی ہیں...... ہر طرف نور چھن رہا ہے...... اس مقام محبت پر صرف ذات خدا ہے یا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اس مقام پر نور ہی نور...... سکون ہی سکون...... قرار ہی قرار ہر سو پھیلا ہوا ہے سرکار ﷺ، اللہ عزوجل کے حضور سجدے میں پڑھ گے اس طویل سجدے کے بعد حکم الٰہی ہوتا ہے، محبوب سر اٹھایئے اور اپنے خالق و مالک کا دیدار پایئے سرکار ﷺ نے اپنی

جبینِ حسین کو اٹھایا اور دیدارِ الٰہی حقیقت میں اپنے سر کی آنکھوں سے پایا
سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

الحدیث: رأیت ربی فی احسن صورۃ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ: ''میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا۔

(نور ہی نور)

اُنکے آنے کا بہاروں سے پتہ چلتا ہے
پھول کھلتے ہیں تو خوشبو سے پتہ چلتا ہے
شب اندھیری ہے دکھائی نہیں دیتا یارو
نور کا نور عیاں ہو تو پتہ چلتا ہے
کس لئے لایا گیا خلدِ بریں سے براق
کوئی جبریل سے پوچھے تو پتہ چلتا ہے
سُوئے اَفلاک کوئی جاتا ہے معراج کی رات
شور ہوا صَلِّ عَلٰی جب یہ پتہ چلتا ہے
منتظر عرش پہ ہے خدا آج کی رات
اس سے مہمان کی عظمت کا پتہ چلتا ہے
سارے نبیوں میں ہیں ممتاز ہمارے آقا
ساتھ نعلین جب بلایا تو پتہ چلتا ہے
ساری دنیا ہے مشتاق اُن کے دیدار کی مگر آقا نے
جب دیدارِ خدا پایا تو عظمت کا پتہ چلتا ہے

(ادب کی انتہا)

کوئی جبریل سے پوچھے مقام مصطفیٰ ﷺ کیا ہے
کوئی جبریل سے پوچھے ادب کی انتہا کیا ہے

جگایا کس طرح پلکوں سے چوما کس طرح پا کو
کوئی جبریل سے پوچھے مقامِ منتہیٰ کیا ہے
سفر کس شان سے اُن کا ہوا افلاک کی جانب
کوئی جبریل سے پوچھے براقِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہے

جناب بندہ!

معراج تو اللہ عزوجل کی طرف سے ایک خاص مقام ہے، کسی نبی کو معراج ہوئی، طور پر...... کسی کو معراج ہوئی موج نور پر...... کسی کو پہاڑوں کی بلندیوں پر...... کسی کو فضا کی اونچائیوں پر...... مگر میرے نبی، سب کے نبی، ایسی عظمت اور شان والے نبی ہیں جن کو اللہ عزوجل نے رفعتوں اور بلندیوں کی انتہا کی معراج کروائی۔ اللہ عزوجل کا سرکار ﷺ پر سب سے بڑا اکرم سب سے بڑی عطا یہ ہے کہ اپنے محبوب کو اپنا دیدار عطا فرمایا:

سرکار ﷺ کی معراج کا ذکر...... تاجدار بریلی...... جانِ سنیت...... امام احمد رضا خاں بریلویؒ یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے
نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے
اُتار کر ان کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے
بُراق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن، مہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

وہ ظلِ رحمت وہ رُخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اوری اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے
جھلک سی ایک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دُولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے
یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے
اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمالِ و رحمت اُبھارتے تھے
نبی ُ رحمت شفیع اُمت رضا پہ للہ ہو عنایت
اُسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم ﷺ کی معراج پاک کا ذکر آقا کے ہر نام لیوا نے اپنی محبت سے مختلف انداز میں بیان کیا۔ سرکار ﷺ کا معجزہ معراج ایک ایسا موضوع ہے کہ واقعہ معراج کے جس گوشے پر بھی گفتگو کی جائے دل کو سکون اور قرار نصیب ہوتا ہے اکابرین نے بڑی محبت سے کبھی سرکار ﷺ کے سُوئے عرش جانے کا ذکر کیا...... کبھی محبوب کو ساتھ لے جانے والی نورانی بارات کے قدسیوں کا ذکر کرتے ہوئے محبت کی مالا کو حسین موتیوں سے سجایا...... کبھی محبوب خدا ﷺ کی نورانی سواری کا ذکر کیا......

انہی عاشقِ مصطفیٰ میں ایک ہستی حضرت ملا معین ہرویؒ ہیں جو سرکار کی نورانی سواری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

براق کیسا براق...... فلک آسا...... فلک پیما...... خورشید پیکر...... آسماں میداں...... شہاب کی طرح روشن آنکھیں...... خوبصورت پیشانی...... خوش خصائل...... بلند فضائل...... ثابت قدم...... تیز آراستہ بال...... نورانی ریال...... عنبریں دم...... موتیوں جیسے سم...... ریحان جنت کا چارہ اور...... جنت جس کی چراگاہ...... سریع السیر، تیز گام...... زمردیں لگام وزبرجدی پشت...... یاقوتی زین...... ستارہ جبیں...... سیدھی پتلی...... ٹانگیں...... نظر قدم پر اور قدم نظر پر پڑتا تھا''۔

سامعین دیکھئے!

سرکار ﷺ کے غلام نے کس طرح محبت وعشق کے سنگم سے الفاظ کو زینت دے کر واقعہ معراج کا ذکر فرمایا ہے مگر پھر بھی مؤرخوں کے قلم لکھنے پر مجبور ہیں کہ سرکار ﷺ کے فضائل ومرتبہ اور حقیقت اصل میں ذاتِ خدا ہی جانتی ہے۔

جناب بندہ! معراج کی رات...... جب سامنے تھی خدا کی ذات...... میرے آقا ﷺ نے چھیڑی اُس لمحے پیاری اُمت کی بات...... کہ اے ارض وسما کی مالک ذات...... کوئی ایسا عمل بتا جس میں ہو...... میری اُمت کی نجات...... اک معراج سا تحفہ دے میری اُمت کیلئے سوغات...... کیونکہ:

اے رحیم وکریم ذات!

تو نے مجھے اپنی محبت عطا فرمائی...... میں نے اُمت میں بانٹ دی
تو نے مجھے عاجزی عطا فرمائی...... میں نے وہ بھی اُمت میں بانٹ دی
تو نے مجھے رحمت عطا فرمائی...... میں نے وہ اپنی اُمت میں بانٹ دی
تو نے مجھے انکساری عطا فرمائی...... میں نے وہ بھی اُمت میں بانٹ دی
تو نے مجھے ''کوثر'' عطا کی...... تو میں نے امتیوں کو پلانے کا وعدہ کرلیا
تو نے مجھے شفقت عطا فرمائی...... تو میں نے وہ بھی اپنی امت میں بانٹ دی

مگر آج میرے اللہ عزوجل تو مجھے معراج عطا فرما رہا ہے میں اپنی پیاری اور لاڈلی اُمت کو اس کی لذتوں سے کیسے محروم کردوں تو اللہ عزوجل نے نماز کا تحفہ اُمت کی معراج کیلئے عطا فرمایا

الحدیث: الصلوۃ معراج المؤمنین   نماز مومن کی معراج ہے

......☆☆......

''زرا دس جسم دے وچہ جان کیہ اے؟
تے رحمت دے بناں رحمان کیہ اے؟
نبی تے رہ گئے سدرۃ تے سارے؟
فیر دَ نی تے مصطفیٰ ﷺ دی شان کیہ اے؟

عرش کے راہی)

جس پیکرِ عظمت کو خدا اپنا نائب بنا لے ......اُس ہستی کو حضرت آدم علیہ السلام کہتے ہیں
جس پیکرِ توکل کو خدا طوفان میں محفوظ رکھے ......اس ہستی کو حضرت نوح علیہ السلام کہتے ہیں
جس ذاکرِ ذکرِ الٰہی کو خدا خوش الحانی دے ......اُس ہستی کو حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہیں
جس اپنے طالب کو ہواؤں فضاؤں پر سلطانی بخشے ......اس پیغمبر کو حضرت سلمان علیہ السلام کہتے ہیں
جس ہستی کو خدا آگ میں بھی راحت بخشے ......اس نبی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں
جس نبی کو خدا ذبیح اللہ کہے ......اس نبی کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کہتے ہیں
جس ہستی کو خدا عاجزی کا پیکر بنا دے ......اس نبی کو حضرت یعقوب علیہ السلام کہتے ہیں
جس ہستی کو خدا پیکر حسن و جمال کہے ......اس ہستی کو حضرت یوسف علیہ السلام کہتے ہیں
جس نبی کو خدا شرف ہملامی بخشے ......اُس پیغمبر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں
جس کو خدا بن باپ کے پیدا کرے ......اُن نبی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں
جس محبوب کو خوبصورت بنا کر...... بلکہ نورِ علیٰ نور بنا کر...... خوب سجا کر...... معراج کی رات عرش پہ بلا کر...... سامنے بٹھا کر...... پردہ اٹھا کر...... ذرا مسکرا کر...... جلوہ بھی دکھا کر......خدا معراج کروائے......اس محبوب کو آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں

☆☆☆
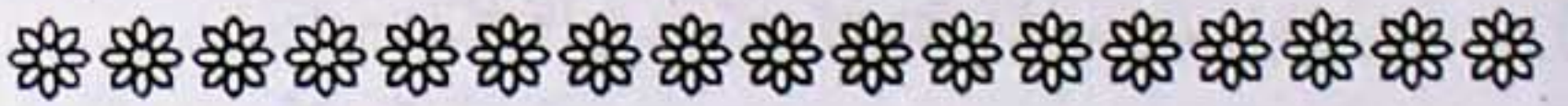
باب نمبر 8

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
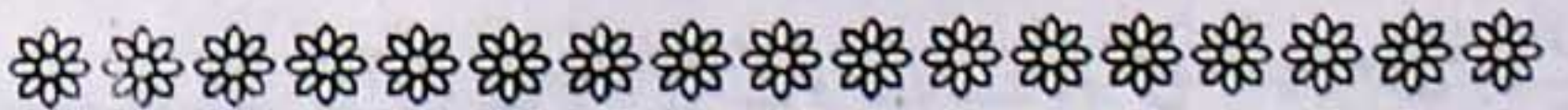
جگمگائے چاند تارے یہ زمین و آسماں
آپ ہی کے نور سے روشن ہوئے دونوں جہاں
آپ اگر نہ آتے دنیا میں تو دنیا میں کچھ نہ تھا
پھول گلشن میں نہ کھلتے ہر طرف ہوتی خزاں
آپ ہی نے ظلمتوں کو آکے بخشی روشنی
کر دیا ہر قافلے کو جانب منزل رواں دواں
اے ضیائی رحمت اللعالمین ہیں مصطفیٰ ﷺ
جن کے جلوؤں سے منور ہو گئے دونوں جہاں

محترم المقام، سامعین کرام!

آج کی اس پر وقار اور بارونق محفل میں امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی نورانیت کا ذکر کیا جائے گا۔ محفل کے شروع ہی میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نور سرکار ﷺ کے فیض وکرم سے ہمارے ناقص قلوب واذہان کو ہدایت کا نور عطا فرمائے۔

سب سے پہلے اس آج کے موضوع کے حوالے سے کچھ علمی گفتگو سماعت فرمائیں

(نور کی لغوی تحقیق)

نور اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مادہ نار ہے

ویسے تو نور کے لفظی معنی روشنی کے ہیں جیسے کہ صاحب کتاب لغت (القاموس المحیط) مشہور عربی لغت دان مجد الدین فیروز آبادی نور سے یہ چیزیں مراد لیتے ہیں

(1) روشنی (2) روشنی کی کرن (3) ذات محمد مصطفیٰ ﷺ

نور کی اصطلاحی تحقیق:

وہ نور جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے باقی انوار جہاں بھی انہیں کے ضیاء یافتہ ہیں اس کے علاوہ باقی تمام انوار نور مصطفیٰ ﷺ کے طفیل وجود میں آئے۔

نور کی اقسام:

نور کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

(1) نور بصیرت (2) نور بصارت

نورِ بصیرت:

نور بصیرت سے مراد نور قلبی (یعنی عقل و شعور کی روشنی) جس کی مدد سے کوئی ذات کسی معاملہ کی عمیق گہرائیوں تک جھانک کر دیکھنے اور اس کو پرکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور اس نور بصیرت کی بدولت وہ ہستی ایسی باتوں کو جان لیتی ہے اور ایسی چیزوں کو دیکھ لیتی ہے جن کو چہرے کی آنکھ اور ظاہری حواس دیکھ اور جان نہیں سکتے مثلاً کسی کے دلی ارادے کو بھانپ جانا، اور کسی کے دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو جان لینا یہ سارا عمل نورِ بصیرت کی روشنی کی مدد سے ہوتا ہے اس نور کو "نور فراست" کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے

الحدیث: اتقو فراسة المومن فانه ینظر بنور الله ٥

ترجمہ: مومن کی فراست سے بچو اس لئے کہ وہ جب بھی دیکھتا ہے اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے (بحوالہ الجامع الصغیر ص9)

جناب بندہ! مذکورہ بالا حدیث پاک میں جس نور کا ذکر ہے اُس نور کو نوُرِ بصیرت ہی کہا جاتا ہے کہ جب صاحبِ کشف لوگوں کی محفل میں جاؤ تو اپنے دل کو بدگمانی اور برے خیالات سے پاک رکھو اس لئے کہ بندۂ مومن اپنے نور بصیرت سے دلوں کی کیفیت جان لیتا ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گفت حق چشمِ خفاش بدسگال
بستہ ام از آفتابِ بے مثال

ترجمہ: حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے بدخواہ چمگادڑ یعنی کافروں کی آنکھیں جمال مصطفیٰ ﷺ کے آفتاب بے مثال کے دیدار سے بند کر رکھیں ہیں۔

نُور بصارت:

آنکھ کو عربی زبان میں بصر بھی کہتے ہیں اور آنکھ کے دیکھنے کی قوت کو نور بصارت کہتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ظاہری آنکھ کا نور یعنی روشنی جس کی مدد سے آنکھ دیکھتی ہے اُسے نورِ بصارت کہا جاتا ہے

کلام لاریب کے اندر اللہ عزوجل نے نور کا ذکر پاک یوں فرمایا ہے

قد جآء کم من اللہ نورٌ وّ کتٰب مبین ○

ترجمہ: تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب۔

غور فرمائیں! کہ اللہ عزوجل نے قدرت کی ان رعنائیوں کا نظارہ کرنے کیلئے آنکھیں عطا کیں اور پھر ان آنکھوں میں قوتِ دید عطا فرمائی۔ محترم یہ تو حقیقت ہے کہ آنکھ ہی مقامِ نور ہے اور آلۂ دید ہے یہ آلۂ دید نورِ بصارت ہے جس کے ذریعے چیزوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور پھر مصنوعی لحاظ سے اُن کا تعین کیا جاتا ہے آنکھ آلۂ دید، یعنی نور سے مزین ہو پھر بھی روشنی کے بغیر اس سے استفادہ ممکن نہیں، روشنی میں آنکھ کے نور کو مزید روشنی اُجالے اور نور کی ضرورت ہوتی ہے چشم تخیل سے پندرہ صدیاں پہلے کی تاریخ کا مشاہدہ کرو آپ کو کیا نظر آئے گا؟ تاریکیاں ہی تاریکیاں...... ہر سمت کفر و شرک کے بسیرے...... ہر ہر قول اور فعل میں اندھیرے ہی اندھیرے...... اچانک جبل فاران کی سنہری چوٹیوں سے آفتاب رسالت ﷺ طلوع ہوتا ہے

جس کی تائید اور صداقت میں آیت کلام الٰہی یوں گواہی پیش کرتی ہے۔

قد جآء کم من اللہ نورٌ وّ کتٰب مبین ○

اللہ عزوجل ارشاد فرمارہا ہے کہ میری طرف سے نور آیا

اللہ عز و جل نے اپنا ذکر اس طرح فرمایا کہ آج کے دور میں اگر کوئی سوچے، غور و خوض کرے کہ یہ نور کہاں سے آیا ہے اگر کوئی کہے کہ عرب سے آیا ہے تو یاد رکھو جب نور مصطفیٰ ﷺ موجود تھا تو اُس وقت تو عرب کا وجود بھی نہیں تھا اگر کوئی کہے کہ مدینے سے آیا ہے تو اُس وقت مدینے کا وجود بھی نہیں تھا اگر کہو آسمان سے آیا ہے تو اُس وقت تو آسمان کا نام بھی نہیں تھا۔ تو پھر انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ جب سے یہ نور ہے اُس وقت اگر کسی چیز کا وجود ہی نہیں تھا تو پھر یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو اتنے میں قرآن کریم گویا ہوتا ہے کہ اے تلاش کرنے والے، اِدھر اُدھر ذہنوں کو دوڑانے والو یہ نور مکہ سے نہیں آیا، مدینے سے نہیں آیا، آسمان سے نہیں آیا، یہ نور زمین کے کسی کونے سے نہیں آیا، یہ نور چاند کی دنیا سے نہیں آیا، یہ نور مریخ کی کائنات سے نہیں آیا۔ بلکہ یہ نور آیا ہے مِنَ اللّٰہ ۔ (اللہ کی طرف سے)

قد جآء کم من اللہ نورٌ ۝ یعنی یہ نور عالم لاہوت سے آیا ہے یہ آنے والا بار گاہِ الٰہی سے آیا ہے۔ یہ آنے والا عالمِ قدس سے آیا ہے۔ غور فرمائیں! جب یہ نور یہاں کا نہیں عالم لاہوت کا ہے تو اب اس نور کو عربی نہ کہنا...... اس نور کو عجمی نہ کہنا...... اس نور کو مکی نہ کہنا...... اس نور کو مدنی نہ کہنا...... اس نور کو مطلبی نہ کہنا...... ہاں ہاں! اگر کہنا ہے تو اس نور کو نورِ الٰہی کہنا...... کیونکہ یہ عالم قدس سے آیا ہے۔

(وجہِ تخلیق ہر دوسرا)

میرے لب پہ نعتِ حبیب خدا ہے
خوش بخت ہوں بخشش کا ساماں ہوا ہے

جو مقصود و محبوب رب العلی ہے
وہی میری آرزو ہے میرا مدعا ہے

وہ مختار کل ہیں وہ ختم الرسل ہیں
زمانے میں اُن سا کہاں دوسرا ہے

جچے اُس کی نظروں میں کیا بادشاہی
جو سلطانِ عالم ﷺ کے در کا گدا ہے

نور نبوت کے زمیں پر طلوع ہوتے ہی اس کی نورانی شعائیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اندھیرا دور ہو گیا...... بت کدے خاک میں مل گئے...... خشک سالیاں اور محرومیاں ختم ہو گئیں...... کائنات خوشبو سے مہک اُٹھی ...... غنچے چٹکنے لگے...... کلیاں مسکرانے لگیں...... ویران آبادیاں دل کو بھانے لگیں...... پھول کھلنے لگے...... اور کائنات کا ذرہ ذرہ مسرت سے جھومنے لگا

ملائکہ نے اس نور ازلی ﷺ کی صفت و ثناء کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی اور مشک و عنبر میں بسی ہوئی زبان سے کی نورِ مصطفیٰ ﷺ کی نورانی رم جھم سے ساری زمین سرسبز و شاداب ہو گئی۔

حضور شیخ الاسلام علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں عظمت نور مصطفیٰ ﷺ میں حقیقت کے موتی لٹاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سر اقدس سے قدم مبارک تک تمام نور ہیں۔ مدارج النبوت جلد 1 ص 109)اور اس کے بعد دوسرے عاشق مصطفیٰ ﷺ شاہ اسماعیل دہلوی نور سرکار ﷺ کی رفعت کے حقائق یوں بیان فرماتے ہیں

ظہور روح قدس ہیں بصورت بشری
سطوع نور ازل در تجلیات شہود
کلام شاہ اسماعیل دہلوی)

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کلیمے کہ چرخ فلک طور اُوست
ہمہ نور ہا پسر تو نور اُوست

یعنی کہ یہ ہوائیں، فضائیں، یہ گھٹائیں، ضوءِ شبنم، خود یہ چاند اور سورج ستارے بلکہ تمام نوری مخلوق اپنے نور وجود میں سرکار ﷺ کے نور کی محتاج ہے

(نورِازلی)

سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ ازلی ہے
سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ الٰہی ہے
سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ اول ہے
سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ کامل ہے
سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ حقیقت ہے
سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ محبت ہے
سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ لامکان ہے
سرکار ﷺ کا نور ...... نورِ رحمٰن ہے

اور

لوح و قلم میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
کوثر و زم زم میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
عرب و عجم میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
باغ ارم میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
صبح و شام میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
سارے جہاں میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
محبت و ادا میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
جزا اور بقا میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
کوثر و تسنیم میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں
صراط مستقیم میں نورِ مصطفیٰ ﷺ ...... کی برکتیں ہیں

نور مصطفیٰ ﷺ کی عظمت رفعت اور برکت کو بیان کرتے ہوئے عاشق کوئے مدینہ محب آل سرکار مدینہ، مفسر قرآن علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں

(دل نور نظر نور)

دل نور نظر نور، قدم نور ، دعا نور
جاں نور ، جگر نور، وفا نور، حیا نور
گھر نور، سفر نور، عطا نور، سخا نور
کس کس کو گنا جائے گا الفاظ میں صائم
ہے میرے محمد ﷺ کی تو ہر ایک ادا نور

محترم سامعین!

حضور سرور کونین ﷺ، جبار وقہار، رحیم وکریم پروردگار اللہ عزوجل کی ان تمام، صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں جو صفات مخلوق کے اندر جلوہ گر ہوسکتی ہیں۔

اللہ عزوجل کی تخلیقی قوت کی پہلی جامع تجلی نور محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور نور سرکار ﷺ ہی تمام کائنات کے لئے سرچشمۂ حیات ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا خصوصی فضل وکرم فرمایا اور سرکار ﷺ کے نور کو تخلیق فرمایا تو تمام مخلوق کو نورِ مصطفیٰ ﷺ کے صدقے ہی حیات ملی۔

جناب بندہ!

غور فرمائیں جب سرکار کے نور کے صدقے ہی تمام کائنات کو حیات کا لطیف تحفہ نصیب ہوا، تو پھر اللہ عزوجل اور اُس کی مخلوق کے درمیان نور مصطفیٰ ﷺ ایک ابدی واسطہ ٹھرا، پھر اس بات کی حقیقت اور عظمت کو سلام کرتے ہوئے یہ مان لینا چاہیئے کہ اللہ عزوجل کی طرف سے کوئی نعمت و برکت یا رحمت نور مصطفیٰ ﷺ کے واسطے وسیلے کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ یہ حق ہے کہ!

گر ارض وسماء کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

حقیقت اس طرح ہے کہ

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

اور بے شک

عالم چہ شود ہمسر و ہمتائے محمد ﷺ
نورست ہمہ نور سراپائے محمد ﷺ

اس حقیقت کے بعد یہ ماننا پڑے گا

نفس نفس پہ رحمتیں قدم قدم پہ برکتیں
جدھر نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
جدھر جدھر وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

حضرت علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ محمد مغربی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل فرمایا ہے کہ نور سرکار دو عالم ﷺ، عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین و آسمان (چاند سورج) جنت و نار، اور بلکہ تمام کائنات کو محیط ہے اور دنیا و آخرت کی ہر چیز چہرہ انور کے انوار سے مستفیض ہے۔ بحوالہ (جواہر البحار ص 1102)

اس عقیدے کو مزید تقویت دیتے ہوئے منبعِ فیض و وفا، عاشقِ مصطفیٰ، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

جس ہستی کیلئے اللہ عزوجل نے کارخانۂ حیات و موجودات کو پیدا فرمایا ہے اس محبوب کی اپنے مالک حقیقی کے ہاں کیا عظمت و شان ہوگی یہ تو ایک حقیقت سب کے سامنے سورج کی طرح چمک رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا اُس کا مقام اتنا ہی بلند ہوگا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ سے زیادہ اللہ عزوجل کا مقرب کوئی نہیں ہے تو اب بعد از ذاتِ سرکار ﷺ جس کو بھی کوئی مقام و مرتبہ ملے گا تو صدقۂ نور مصطفیٰ ﷺ ملے گا

اگر نام محمد را نیا ورد شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا

(جامی)

اعلیٰ حضرت امام دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اِس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے

سامعین محترم!

اللہ عزوجل نے نور محمد ﷺ کو وہ عظمت اور فوقیت عطا فرمائی ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء کرام، خالق کائنات سے نور سرکار ﷺ کا صدقہ مانگ رہے ہیں۔ عاشق رسول حضرت امام بوصیری فرماتے ہیں

وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفاً من البحر اورشفاً من الدیم

ترجمہ: اور سب کے سب اللہ کے رسول مقبول ﷺ سے التماس کرتے ہیں کہ اس دریائے کرم سے ایک چلو اور اس ابر رحمت سے ایک قطرہ مل جائے۔

(خدا کا انتخاب)

دونوں جہاں میں یا نبی، کوئی نہیں تیرا جواب
تو ہے رسول مجتبیٰ ﷺ تو ہے خدا کا انتخاب
گلشن کائنات کو تجھ سے ملا ہے رنگ و نور
چہرۂ آفتاب کو تجھ سے ملی ہے آب و تاب
ہے تیری ذات پاک کا سرورِ انبیاء لقب
حق سے عطا ہوا تجھے رحمتِ عالمین خطاب

اور اگر اوراقِ احادیث کی زیارت کریں تو محبت کی نظر رکھنے والے ہر عاشق حسن و جمال مصطفیٰ کو دعائے نور ایمان کو تازگی اور پاکیزگی دینے کیلئے ملے گی دعائے نور بھی سرکار ﷺ کی نورانیت کی حقیقت پر دلالت کرتی ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

الحدیث: اللھم اجعل فی قلبی نورًا و فی بصری نوراً و فی شعری ثم قال و اجعلی نورًا

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میرے دل میری آنکھوں اور میرے بالوں کو اور مجھے سراپا نور بنا دے۔ (ہذا حدیث صحیح)

اور آج کے نام نہاد مسلمان جو نور سراسر نور، سراپا نور، نور مصطفیٰ علیہ وسلم صلی اللہ کا انکار کرتے ہیں اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں اُن کو نیند غفلت سے بیدار کرنے کیلئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ میری سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بشر تو ہیں مگر بے مثل بشر ہیں

(خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم)

وہ رحمتہ اللعالمین ...... اور تو سراپا بغض وکیں
پھر کس طرح آئے یقیں ...... تو بھی بشر، وہ بھی بشر
شر تو، وہ خیر البشر ...... یکساں کہاں ہیں خیرو شر
ہے فرق دونوں میں کس قدر ...... تو بھی بشر، وہ بھی بشر
تو رینگتا ہے خاک پر ...... اور عرش پر اُن کا گزر
اب دل میں خود انصاف کر ...... تو بھی بشر، وہ بھی بشر
وہ مظہرِ صدق و صفا ...... تو پیکرِ مکرو دغا
کچھ سوچ بھی بہرِ خدا ...... تو بھی بشر، وہ بھی بشر
وہ خواجۂ کون و مکاں ...... اور بے نیاز این و آں
پھر بھی تجھے ہے یہ گماں ...... تو بھی بشر وہ بھی بشر
وہ جلوۂ نور قدم ...... یکساں تری بود و عدم
پھر مان لیں کیوں کر یہ ہم ...... تو بھی بشر، میں بھی بشر

ہٹ دھرمیوں کو چھوڑ کر
طوقِ تکبر توڑ کر

کہہ ہاتھ دونوں جوڑ کر
وہ نورِ حق ہیں ہوں میں بشر

حضرت مولانا محمد یار فریدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محمد مصطفیٰ ﷺ ثانی ندارد
ندارد شان جسمانی ندارد
زسرتاپا ہمہ نورٌ علیٰ نور
از بحاظل ظلمانی ندارد

(دیوان محمدی صفحہ 29)

علم حقیقت کی دنیا کے تاجدار، حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو منبع نور، سراپائے نور، بلکہ نورٌ علیٰ نور مانتے ہوئے اور لامکاں کی سیر فرمانے والے نبی ﷺ کو بے مثل بشر مانتے ہوئے یوں فرماتے ہیں

ترا عز لولاک و تمکین بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است

احباب ذی وقار!

نور محمدی ﷺ، ایسا نور ہے جس نے غریبوں اور مسکینوں کو شاہی دے کر چمکا دیا...... غلاموں کو آقا اور محسن بنا کر چمکا دیا...... بے آسروں کو سہارا دیکر چمکا دیا...... جس نے حقیقت کا جلوہ انسانوں کو دکھا دیا...... بھٹکے ہوؤں کو صراطِ مستقیم تک پہنچا دیا...... اس نور الٰہی نے...... گدائی اور بادشاہی...... رنج و راحت...... حزن و مسرت...... ہر حالت ہر درجہ ہر مقام پر انسانیت کو ہدایت کا نور عطا کیا وہ نور جس نے فلک کی بلندی...... زمین کی پستی...... رات کی تاریکی...... دن کی روشنی...... سورج کی چمک...... جگنو کی دمک...... طائر کی پرواز...... قطرہ کی طراوت...... میں ہر سالک کو عرفانِ ربانی کی سیر کرائی نور حق نے بھیڑیوں کو گلہ بانی...... رہزنوں کو جہاں بانی...... غلاموں کو آدابِ سلطانی...... اور جابروں کو اخوانی...... سکھلائی سوچو تو وہ ذات کونسی ذات ہے وہ ہستی دردمندوں کی دوا...... چارہ گروں کے دردمند...... مساوات کے حامی...... اخوت کے بانی...... محبت کے

جوہری...... اخلاص کے معلم...... صداقت کے منبع...... صبر کی کان،...... رہبر انسان...... رحمت ربانی کے پیکر...... نورِ خدا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ بے مثال ہے

اور

سرکار ﷺ کے نور کا صدقہ ...... انبیاء مانگ رہے ہیں
سرکار ﷺ کے نور کا صدقہ ...... اصفیاء مانگ رہے ہیں
سرکار ﷺ کے نور کا صدقہ ...... مفسرین مانگ رہے ہیں
سرکار ﷺ کے نور کا صدقہ ...... صالحین مانگ رہے ہیں
سرکار ﷺ کے نور کا صدقہ ...... عجمی مانگ رہے ہیں
سرکار ﷺ کے نور کا صدقہ ...... عربی مانگ رہے ہیں
سرکار ﷺ کے نور کا صدقہ ...... قدسی مانگ رہے ہیں

(بے مثل و بے عیب)

بخت خوابیدہ جگایا ہے ہمارا حق نے
کیا بنایا تجھے عالم کا سہارا حق نے!
کون دیتا ہے کسی کو کوئی محبوب اپنا
جانے کس طرح کیا ہے یہ گوارا حق نے

کیوں نہ بے مثل ہو بے عیب ہو بے پایاں ہو
اپنے محبوب کو ہاتھوں سے سنوارا حق نے
روئے محبوب حقیقت میں وہ آئینہ ہے
اپنی ہستی کا کیا جس میں نظارا حق نے

اربابِ فہم وفہراست!

آئمہ محدثین اور آئمہ سیرت بڑی محبت کے ساتھ حضور سراپا نور ﷺ کی تخلیق اور پیدائش کے حوالہ سے "حدیث لولاک" بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خالق کائنات اپنے محبوب ﷺ سے فرماتا ہے:

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ النَّار

ترجمہ: اے محبوب ﷺ اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا، دنیا کو پیدا نہ کرتا، جنت کو پیدا نہ کرتا، اور دوزخ بھی پیدا نہ کرتا۔

سامعین ذی وقار۔نور مصطفیٰ ﷺ ہی وجہ کائنات ہے

(اگر سرکار دو عالم ﷺ کا نور نہ ہوتا تو)

اگر دل میں احمد ﷺ کی اُلفت نہ ہوتی
خدا کی قسم ہم پہ رحمت نہ ہوتی

محمد ﷺ ہمارے عرش پر نہ جاتے
چمکتی ستاروں کی قسمت نہ ہوتی

چمن میں اگر اُن کا جلوہ نہ ہوتا
تو پھولوں میں ایسی نزاکت نہ ہوتی

ہمارے نبی ﷺ نہ تشریف لاتے
جہاں کی کبھی یہ حقیقت نہ ہوتی

بھٹکتے ہی رہتے ہمارے مقدر
کہ جینے کی کوئی بھی صورت نہ ہوتی

سفینوں کو ایسے کنارے نہ ملتے
کہ موجوں کی ایسی حکایت نہ ہوتی

کبھی ہم بھی ساگر یہ نعتیں نہ کہتے
اگر اُن کی نظرِ عنایت نہ ہوتی

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
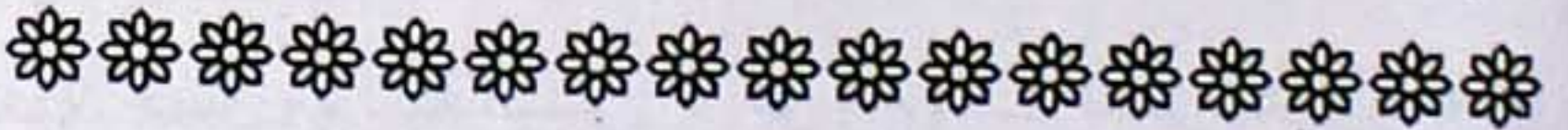
باب نمبر 9

عظمت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
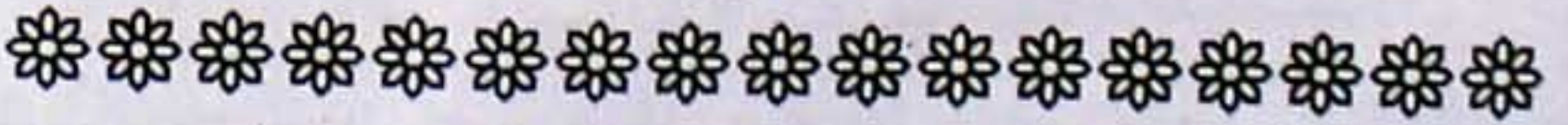
سامعین کرام!

اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم اور بلند تر بندوں اور مقربانِ بارگاہ کو قسم قسم کی فضیلتوں، عظمتوں اور رفعتوں سے نوازا ہے جس طرح کلام لاریب میں اس بات اور سچائی کی گواہی موجود ہے کہ اللہ نے انبیا و مرسلین میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے لیکن ہمارے آقا، زہرا کے بابا، حسنین کے نانا، اور جان جاناں، رحمتِ دو جہاں ﷺ کو ساری مخلوق میں سب سے سر بلند اور سب کا سردار بنایا ہے۔ اسی وجہ سے عشاقِ سرکارِ مدینہ ﷺ کے دلوں سے یہ صدا اٹھتی ہوئی سنائی دیتی ہے کہ:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَايُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میری سرکار ﷺ کے دیوانو! شمع رسالت کے پروانو! ناموس رسالت کے پاسبانو! کلام لاریب میں مالک ارض وسمایوں ارشاد فرماتا ہے۔

ورفعنالک ذکرک

ترجمہ: محبوب آپ کا ذکر ہم نے آپ کیلئے بلند کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے پیارے کملی اُوڑنے والے محبوب، میری خاطر اپنا شہر چھوڑنے والے محبوب میں خود آپ کا ذکر کرتا ہوں، بلکہ نوری فرشتوں کی جماعت آپ کا ذکر کرتی ہے آپ اور میرے نام لیوا سارے کے سارے آپ کا ذکر کرتے ہیں اور آپ ہی کی عظمت کے گُن گاتے ہیں۔

کبھی خلوت میں ...... کبھی جلوت میں ...... کبھی فرش والوں میں ...... کبھی عرش والوں میں
کبھی انجیل میں ...... کبھی زبور میں ...... کبھی نبیوں میں ...... کبھی فرشتوں میں
کبھی تورات میں ...... کبھی قرآن میں ...... کبھی نوریوں میں ...... کبھی خاکیوں میں

سبحان اللہ، سبحان اللہ!

جناب بندہ! یہ وہی عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا چرچا ہے جو خدا بھی کرتا ہے اور ہم بھی کرتے ہیں غور فرمائیں!

جس نبی کی تعریف ہم کرتے ہیں ...... اُسی نبی کی تعریف خدا کرتا ہے
جس کی تعریف خدا کرتا ہے ...... اس کی تعریف ہم کرتے ہیں

جو یار خدا کا، وہی یار ہمارا...... جو محبوب خدا کا وہی محبوب ہمارا...... جو دلدار خدا کا، وہی دلدار ہمارا...... اللہ بھی اس پر درود بھیجے، ہم بھی اس پر درود بھیجیں۔

احباب ذی وقار!

کہ اللہ نے عظمتِ مصطفیٰ پر اپنے پیار کی مہر اس لئے ثبت کی ہے کہ:

فرشتے اسکی تعریف کریں ...... جنات اس کی تعریف کریں
عرش والے اس کی تعریف کریں ...... فرش والے اس کی تعریف کریں
انبیاء اسکی تعریف کریں ...... رسول اس کی تعریف کریں

☆☆☆

میراں محی الدین اس کی تعریف کریں   سید طاہر علاؤالدین اسکی تعریف کریں
سید جماعت علی اسکی تعریف کریں ...... پیر مہر علی اسکی تعریف کریں
خواجہ معین الدین اسکی تعریف کریں ...... خواجہ نظام الدین اسکی تعریف کریں
بابا فرید الدین اسکی تعریف کریں ...... پیر سید جلال الدین اسکی تعریف کریں
شیر ربانی میاں شیر محمدؒ اسکی تعریف کریں ...... ثانی لاثانی میاں غلام اللہ اسکی تعریف کریں
حضرت صابر پیا اسکی تعریف کریں ...... سید بابا بلھے شاہ اس کی تعریف کریں
سید لاولیا داتا پیا اس کی تعریف کریں ...... امام عاشقاں احمد رضا اسکی تعریف کریں
یہ ساری خدائی اس کی تعریف کرے ...... بلکہ خود خدا اسکی تعریف کرے

ایک ہم ہی نہیں اس کے چاہنے والوں میں
اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی
محبوب دو عالم ہیں جدھر دیکھئے دیکھیں
ہیں مشتاق نگاہوں کے ادھر بھی اُدھر بھی

☆☆☆

دفتر تمام گشت، بپایاں رسید عمر
ماہم چناں در اول، وصف تو ماندہ ایم

عزیز اربابِ علم ودانش!

میری سرکار ﷺ کی عظمت تو ازل سے ابد تک کا ایک طویل موضوع ہے اللہ کا حکم بھی یہی ہے اور ہمارے عشاقِ رسول بزرگوں کا بھی یہی فرمان ہے کہ جب زباں کو جنبش ملے تو تعریف مصطفیٰ ﷺ بیان کرو...... نعت مصطفیٰ ﷺ بیان کرو...... مومن کے ایمان کا معیار ہی یہی ہے کہ دل وجاں سے عظمت سرکار ﷺ کا پرچار کرے۔ امامِ مسلکِ حق مجدد ملتِ اسلامیہ فرماتے ہیں کہ:

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے
واللہ وہ سن لیں گئے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرئے دل سے
کرتا تو ہے یاد اُن کی غفلت کو ذرا روکے
للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

سبحان اللہ! سبحان اللہ! کتنے شیریں...... کس قدر وجد آفریں...... مسرت انگیز ...... عشاق رسول کے دلوں کو قرار دینے والے کلمات آپ نے سنے کہ مومن حقیقت میں وہی ہوتا ہے جو دل سے ان کی عزت کے نغمے الاپے اور بندۂ مومن وہی ہوتا ہے جس کا اُوڑنا بچھونا فرمان رسالت کے مطابق ہو، آج ذرا محبتوں کے روزن سے نظارہ تو کرو کہ عالم بالا کا وہ کونسا عنصر ہے جو عظمت سرکار ﷺ میں مدح سرا نہیں ہے! ہر کوچہ کوچہ، قریہ قریہ...... نگر نگر...... اور گلی گلی...... اُسی دانائے سبل، مولائے کل، ختم الرّسُل کے نام مقدس کے گن گائے جاتے ہیں ہر طرف درود وسلام کے حسین و دل نشین زمزمے بج رہے ہیں جسم وجاں قلب وروح...... ذہن واحساس میں عشق بلالی...... محبت اویسی...... سوز بامی کے قطبے نظر آرہے ہیں۔

جس کے دل ودماغ، سرکار ﷺ کے پیار، محبت اور عشق سے سرشار ہو جاتے ہیں تو

پھر وہ یوں حالت دل بیان کرتا ہے کہ:

تصورات پہ عشق نبی سوار ہوا
تو پھر کلام سعادت سے ہمکنار ہوا

بدل گئی ہیں میری تلخیاں حلاوت میں
کہ جب سے نعت پیغمبر میرا اشعار ہوا

ثنائے خواجۂ بطحا کا نام ہے قرآن
خدا بھی واصف آقائے نامدار ہوا

شمار کرنے لگا جب سے وصف پاک اُن کے
کرم کریم کا مفتی پہ بے شمار ہوا

......☆☆......

ما زاغ کسے دی اکھ ہونئیں سکدی
دوسرا وَجْهُ اللہ وکھا کوئی نئیں سکدا

عرش تک رسائی ہن کدی ہونئیں سکدی
تے محمد ﷺ دا ثانی ہن آ کوئی نئیں سکدا

میں تیرا گدا تیرا ناں ہاں جپدا
میرے دل چہ دوجا سما کوئی نئیں سکدا

ایس ثنا گرنوں لکھ توں تو لکھ کر وکھایا
انج جگ وچہ تے یاری نبھا کوئی نئیں سکدا

(منٹھار محمد ﷺ)

مٹھے مٹھن منٹھار محمد ﷺ
اللہ دے دلدار محمد ﷺ

وچ قرآن دے حکم خدا دا جو خالق اے ارض وسما دا
مومن کرن اذکارِ محمد ﷺ

اُوہنیں خلق عظیم ے سالک جانن قاضی متقی سالک
ونڈن جگ نوں پیار محمد ﷺ

رب توں جو محبوب نے پایا، اُمت لئی لے تحفہ آیا
راضی ہوئے سرکار محمد ﷺ

سوہنا اے آزاد اُوہ سب توں، سبز گنبد من موہنا سبھ توں
سوہنا اے دربار محمد ﷺ

......☆☆......

بن کے نبی کے پیار کا اُمیدوار دیکھ
اور پھر نزول رحمت پروردگار دیکھ

آئے جو وہ تو آئی جہاں میں بہار دیکھ
خالق کو کائنات پر آیا ہے پیار دیکھ
تو اُن کا ہے غلام کہ جن کا غلام وقت
پھر کیوں ہے فکر گردش لیل و نہار دیکھ
حسرتؔ! یہ نگاہ خواجۂ بطحا ﷺ کا فیض ہے
مدحت سرا ہے خامۂ عصیاں شعار دیکھ

(سردارِ دو جہاں ﷺ)

دو جہاناں دے سردار دا شان اعلیٰ
بن کے نبیاں دا آیا اے سلطان اعلیٰ

کرو پھلاں دی بارش تے رہواں سجاؤ
اج عرشاں تے آیا اے مہمان اعلیٰ

صدقے تے واری میں جاں مصطفیٰ توں
لے کے جو آیا اے قرآن اعلیٰ

بڑی شان والا ایہہ سلطان عربی
جبریل جس دے دربان اعلیٰ

اُمتاں دا بھار ایہہ کندیاں تے چا کے
سبھناں تے کیتا اے احسان اعلیٰ

(محفلِ نور)

محفل نور ہے انوار کی تعریف کریں
آپ کے گنبد و مینار کی تعریف کریں

چھوڑو دنیا کے طبیبوں سے ہمیں کیا مطلب؟
آؤ سرکار کے بیمار کی تعریف کریں

حُسنِ سردار ﷺ رسل کی جو جھلک پا جائیں
وہ سردار بھی اس سردار کی تعریف کریں

جس پہ جنت کی فضائیں بھی تصدق مفتی
آج اس سایۂ دیوار کی تعریف کریں

(صادق امین)

''ویری دشمناں صادق امین منیا کنا اُچا کردار حضور دا سی
خاندانی عداوتاں مک گئیاں اثر ایہہ اسلامی دستور دا سی
جیہڑا موسیٰ نے ویکھیا طور اُتے اُوہ چمکارا محمد ﷺ دے نور دا سی
اُس مقام تے پہنچے حضور ﷺ ضامنؔ جتھے خیال نہ ساڈے شعور دا سی

......☆☆......

تہاڈے ناں اُتے میں قربان آقا
میری جند آقا میری جان آقا

ناں لیندیاں سینے وچہ ٹھنڈ پے گئی
ہویا جدوں کدی میں پریشان آقا

روشن آپ دے نور دے نال ہویا
ڈباہنیریاں وچہ جہان آقا

تہاڈے غلاماں دے وچہ میرا ناں آوے
سمجھاں رب دا خاص احسان آقا

اُو رب دے قہر دی آس رکھے
جہیڑا آپ دا اے نافرمان آقا

(شرف تیری ثنا کا)

وہ سمجھے کہ ہے خاص کرم ربِ عُلا کا
حاصل ہے شرف جس کو بھی آقا کی ثنا کا

منکر ابھی اس راز سے آگاہ نہیں ہے
ذکرِ شہِ کونین بھی ہے ذکر خدا کا

اللہ بھی اللہ کا مظہر بھی ہے یکتا
ثانی نہ خدا کا ہے نہ محبوب خدا کا

کیا نسبت روشن ہے خدا اور نبی میں
وہ خالق کونین، یہ مالک دوسرا کا

ہم سوئے حشر چلیں گے

ہم سوئے حشر چلیں گے شہ ابرار کیساتھ
قافلہ ہوگا رواں قافلہ سالار کے ساتھ

رہ گئے منزلِ سدرہ پہ پہنچ کے جبریل
چل نہیں سکتا فرشتہ تری رفتار کے ساتھ

بخت بیدار ہے یاور ہے مقدر اس کا
جس نے دیکھا ہے انہیں دیدۂ بیدار کے ساتھ
اے خدا! اگر دی ہے نعت نبی کی توفیق
حسن کردار بھی دے لذتِ گفتار کے ساتھ

......☆☆......

غریبم یارسول اللہ غـــــــریبم
ندارم درجہاں جز تو حبیبـــــــم
بریں نازم کہ ہستم اُمت تو
گنہگارم ولیکن خوش نـــــصیبم

سبحان اللہ! سبحان اللہ! جناب من!

خالق کائنات یہ ہی تعلیم ہمیں کتاب لاریب کے ذریعے دے رہا ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کرو...... از ابتدا تا انتہا کرو...... فرقان حمید میں نظر دوڑاؤ...... ہاں ہاں! ایک ایک سطر میں نظر دوڑاؤ...... اس صحیفۂ مقدس کا مطالعہ کرو...... اے کلام لاریب کو تلاوت کرنے والوں تمہیں کبھی بھی میرے محبوب کا نام پاک یا محمد لکھا ہوا نظر نہیں آئے گا۔ حالانکہ وہ ساری عظمتوں اور رفعتوں قوتوں، خزانوں اور سب جہانوں کا مالک ہوکر، بھی ہمیں ادب و تعظیم مصطفیٰ علیہ السلام کا درس دے رہا ہے کہ اے دنیا کے بڑے بڑے فلاسفرو اور منطق کے میدان کے شہسوارو...... اور اے زمانے بھر میں لغت کے آسمان کے درخشندہ ستارو...... کہیں یہ دعویٰ نہ کرنا کہ ہم نے حقیقت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو جان لیا ہے، ناں، ناں ایسا نہ کرنا ہرگز نہ کرنا بلکہ ایسا کرنا کہ جب بھی:

آنِ مصطفیٰ کی بات آئے ...... جانِ مصطفیٰ کی بات آئے
مقامِ مصطفیٰ کی بات آئے ...... شانِ مصطفیٰ کی بات آئے
عظمتِ مصطفیٰ کی بات آئے ...... سیرتِ مصطفیٰ کی بات آئے
تعظیمِ مصطفیٰ کی بات آئے ...... حسنِ مصطفیٰ کی بات آئے

عزت مصطفیٰ کی بات آئے ...... رفعتِ مصطفیٰ کی بات آئے

تو اے میرے بندوں میں تمہارا خالق و مالک میں تمہیں یہ حکم دے رہا ہوں کہ علم کی کسوٹی پر مقام مصطفیٰ نہ پرکھنے بیٹھ جانا، بلکہ بحضور سید الکونین علیہ السلام بڑے ادب اور تعظیم کے ساتھ یوں عرض کیا کرو

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر
رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہِ نقشِ کفِ پا ہو کر
چمنِ طیبہ ہے وہ باغ کہ مرغ سدرہ
برسوں چہکے جہاں بلبل شیدا ہو کر
ہے یہ امید رضاؔ کو تیری رحمت سے شہا
نہ ہو زندانی دوزخ ترا بندہ ہو کر

(جهدی جگ دے وچہ دوھائی اے)

اُس سوہنے نال ہے نسبت میری جنّے سب دی لاج نبھائی اے
جهدی جگ دے وچہ دوہائی اے
سوہنا نبی اے سب توں اعلیٰ ایہہ مرشد گل پڑھائی اے
جهدی جگ دے وچہ دوھائی اے
منکر جیڑا میرے نبی دا اُوھدی دو جگ چہ رسوائی اے
جهدی جگ دے وچہ دوھائی اے
بڑی شاکرنوں رب عزت بخشی جدوں پڑھ کے نعت سنائی اے
جهدی جگ دے وچہ دوھائی اے

☆☆☆

(جو ہیں محبوب وحدت کے)

محمد نام ہے اُن کا جو ہیں محبوب وحدت کے
مقام اُنکا بہت اعلیٰ وہ بانی ہیں رسالت کے
گنہگاروں کے ہیں وہی سوا اُنکے نہیں کوئی
جہاں میں ہر طرف چرچے سنے ان کی شفاعت کے
زباں اُن سے ایماں اُن سے یہ قائم ہے جہاں اُن سے
وہی مولائے عالم ہیں وہی قاسم ہیں جنت کے
کروں جلوہ میں چہرے کا کرم گر آج فرمائیں
میں مانگوں اور کیا شاکرؔ سوا ان کی زیارت کے

(میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لاجواب ہے)

انکا علی ابو تراب ہے ...... انکے علی کو دیکھنا ثواب ہے
انکا ناموں میں نام پاک ہے ...... ان سے رب نے نہ کیا حجاب ہے
مکہ میں انہی سے آیا انقلاب ہے
انکے ہر گستاخ کو ملنا عذاب ہے
انہیں ملی سب سے بڑی کتاب ہے ...... انکا ہر عاشق دید کیلئے بیتاب ہے
شاکر وہ رب کا انتخاب ہے
میری شاعری کا انتساب ہے

(عشقِ محمدی)

ہتھ جوڑ دعا میں کراں مولا روز حشر اے عرض قبول ہووے
کراں تذکرہ عشق محمدی دا نہ کوئی ہور تقریر فضول ہووے

جدوں کھول ویکھے کوئی اعمال نامہ ہر صفحے اُتے مہر رسول ہووے
تراں سدا حضور دی پیروی تے شاکر زندگی دا ایہہ اصول ہووے

جناب بندہ! توجہ فرمایئے!

توئی سلطان عالم یا محمد　　　زروئے لطف سوئے من نظر کن

میرے آقا کو خالق و مالک نے اس قادر مطلق نے جو ذرّے ذرّے کا مالک ہے...... گوشے گوشے کا مالک ہے...... پتے پتے کا مالک ہے...... قطرے قطرے کا مالک ہے...... دریا دریا کا مالک ہے...... گوہر گوہر کا مالک ہے...... شہر شہر کا مالک ہے...... نگر نگر کا مالک ہے...... صحرا صحرا کا مالک ہے...... ارض و سما کا مالک ہے...... بلکہ ابتدا سے انتہا تک کا مالک ہے

اُس مالک نے محبوب کو وہ عظمت عطا فرمائی کہ تمام انبیاء و رسل جس کے طالب دیدار رہے...... میرا محبوب ایسا خالق کا جانشیں ہے کہ اگر درختوں کو حکم فرمائیں تو درخت چل کر قدموں میں پہنچ کر ان کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں اور اگر وہ نیرّ اعظم، نبی اعظم، والیٔ ارض و سما، پتھروں کو حکم فرمائیں، تو بے جان پتھر لبیک یا رسول اللہ کی صدا دیتے ہوئے سید المرسلین ﷺ کی نبوت پر گواہی کیلئے خود کو پیش کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ شمع رسالت کے پروانو! عظمت مصطفیٰ ﷺ کو سن کر خوب جھومو، خوب جھومو، انشاء اللہ فاصلے ختم ہو جائیں گے اور آپ خود کو گنبد خضریٰ کے سائے میں

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کی صدا...... دیتا ہوا پائیں گے۔ انشاء اللہ

(قاسم و مختار ہیں آقا ﷺ میرے)

حاضری دیتے ہیں جو صدق تمنا لے کر
لوٹتے ہیں در سرکار سے کیا کیا لے کر

خازن و قاسم و مختار ہیں آقا اپنے!
در اغیار پر کیوں جائیں کاسہ لے کر

ابھی اللہ کے کرم کا ہوتا ہے نزول
دیکھو اخلاص سے نام شہ والا لے کر

سب کی سب تھیں شہ لولاک لما کا صدقہ
آئے جو عظمت موسیٰ و مسیحا لے کر

کتنی عزت سے گزرتے ہیں شب و روز حضور
آپ کے نام مقدس کا سہارا لے کر

محترم المقام، سامعین کرام!
عظمت مصطفیٰ ﷺ کے قائل اصل میں وہی ہیں جن کے دل یاد سرکار دو عالم ﷺ میں تڑپتے رہتے ہیں جو سرکا ﷺ کے نعلین پاک کو سر کا تاج سمجھتے ہیں محبت سرکا ﷺ میں ہی جینے کو اصل زندگی سمجھتے ہیں ہاں! ہاں! محبت سرکار والے...... سرکار سے پیار والے...... آخر وہ خوش نصیب کون ہیں...... وہ عظیم لوگ سنی ہیں

کون سُنّی؟

رب جلی کے چاہنے والے
میرے نبی کے چاہنے والے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
امام حسن رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
امام حسین رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے

پیر پیراں رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے
ماہ گیلاں رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے

(مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم)

سڑیا طور تے موسیٰ بے ہوش ہو گے جدوں ازلی انوار نوں ویکھیا ای
پریار غار نے غار دے وچہ بہہ کے رج رج کے یار نوں ویکھیا ای
پچھ علیؓ توں یا بلال کولوں جہاں اُوس دلدار نوں ویکھیا ای
اُو دیوانیہ رب دی دید ہو گئی، جہاں مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نوں ویکھیا ای

(کوئی نہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جیسا)

دس ویکھ کے جگ جہان اندر ایڈا سوہنا دلدار کوئی ویکھیا ای
توڑے چن تے توڑ کے جوڑ دیوے ایسا کلی مختار کوئی ویکھیا ای
جہدے نال جبرئیلؑ نہ دوڑ سکے ایسا برق رفتار کوئی ویکھیا ای
سچ دس دیوانیہ سونھ کھا کے میرے یار جیہا یار کوئی ویکھیا ای

(سب کو جو ملا صدقہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ملا)

نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... صدیق کو صداقت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... عمر کو عدالت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... عثمان کو سخاوت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... علی کو شجاعت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... حسین کو شہادت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... بلال کو عزت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... اویس قرنی کو عظمت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... اولیا کو طریقت ملتی ہے

نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... صحابہ کو شریعت ملتی ہے
نسبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ...... حسان کو نعت ملتی ہے

(سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم)

رحمت دو جہاں، حامیٔ بیکساں، صدقہ حسنین کا کچھ عطا کیجئے
ہم گنہگار ہیں آپ مختار ہیں، ہم تمہارے ہیں ہم کو نبھا لیجئے!
اے حبیب خدا، احمد مجتبیٰ ، سرور انبیاء مصطفیٰ مرتضیٰ
ہم بڑے پُرخطا آپ جودو عطا، عاصیوں کو گلے سے لگا لیجئے
بولنا آپ کا حق کی گفتار ہے، آپ کی دید اللہ کا دیدار ہے
یہ تیرے منتظر شاہا جائیں کدھر، پیاری صورت ہمیں بھی دکھا دیجئے
مانگنے کا سلیقہ نہ انداز ہے، اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یہی ناز ہے
یہ فقیر آپ کے ہیں اسیر آپ کے، زلف کی قید سے نہ رہا کیجئے

میرے محترم المقام سامعین کرام!
اللہ عزوجل، مالک ارض وسما، خالق دو جہاں، کلام لاریب میں ارشاد فرماتا ہے

ورفعنالك ذكرك

ترجمہ: محبوب ہم نے تیرے ذکر کو تیرے لئے بلند فرمادیا ہے
جناب بندہ! آپ نے کلام پاک کی آیت مقدسہ سماعت فرمائی کس طرح پیار اور محبت سے لبریز الفاظ ہیں، خالق ارض وسما، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا چرچا فرما رہا ہے...... فرمایا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم!

پیر پیراںؒ کے ماننے والے ...... تیرا ذکر کرینگے
ماہ گیلاںؒ کے ماننے والے ...... تیرا ذکر کرینگے
داتا علی ہجویریؒ کے ماننے والے ...... تیرا ذکر کرینگے
خواجہ اجمیریؒ کے ماننے والے ...... تیرا ذکر کرینگے

بابا فرید الدینؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
خواجہ قطب الدینؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
سید جماعت علیؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
سید مہر علیؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
شیر ربانی میاں شیر محمدؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
خواجہ بہاؤالدینؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
پیر جلال الدینؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
صابر پیاؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے
احمد رضاؒ کے ماننے والے ...... تیراذکر کرینگے

آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
کہ تیرے ہاتھ میں بھرم ہے

صدیق اکبرؓ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
عمر فاروقؓ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
عثمانؓ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
علیؓ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
بلال حبشیؓ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
غوث اعظمؒ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
داتا علی ہجویریؒ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
خواجہ معین الدینؒ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
بابا فرید الدینؒ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
سید جماعت علیؒ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے
سید مہر علیؒ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے

میاں شیر محمدؒ کہتے ہیں ...... آقا ﷺ یہ کرم بڑا کرم ہے

اور تمام عشاق سرکار ﷺ کہتے ہیں

یہ کرم بڑا کرم ہے

خوشحال ہوں آج یہ تیرا کرم ہے

میری لاج رکھنا آقا تیرے ہاتھ میں شرم ہے

آقا ﷺ کی عظمت ...... رسول مکرم ، رحمت عالم

آقا ﷺ کی عظمت ...... فخر رسالت، فخر سخاوت

آقا ﷺ کی عظمت ...... مشکل کشاء حاجت روا

آقا ﷺ کی عظمت ...... عطا ہی عطا، وفا ہی وفا

آقا ﷺ کی عظمت ...... شافع محشر، اعلیٰ اور برتر

آقا ﷺ کی عظمت ...... سید الانبیاء ، امام الانبیاء

آقا ﷺ کی عظمت ...... صاحبِ قرآن مبین، مالک دنیا و دین

آقا ﷺ کی عظمت ...... کائنات کی جان، محبوب رحمٰن

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر 10

درود سرکار دو عالم ﷺ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
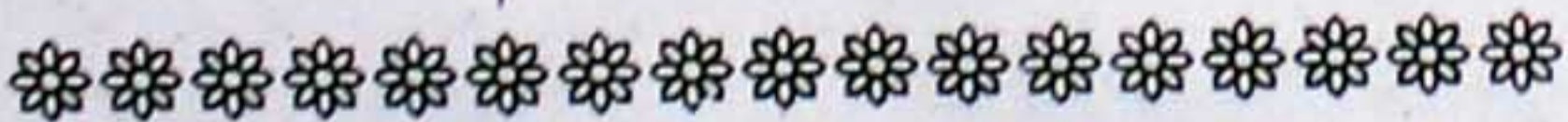
صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی
میرا سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے
محمد ﷺ کا میلاد ہوتا رہے گا
(انشاءاللہ عزوجل

سامعین کرام!
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔
ان اللّٰہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی ○ یایھا الذین امنوا صلّوا علیہ وسلموا تسلیماً ○
ترجمہ! بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)
سامعین ذی وقار!
بندہ بندگی سے ہے، بندے کی زندگی بے بندگی شرمندگی ہے، جو اللہ کی عبادت نہیں کرتا وہ بندہ کہلانے کا حقدار نہیں، قرآن کریم میں اللہ عزوجل نے انس وجن کی زندگی کا مقصد ہی عبادت کو بتایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:
وما خلقت الجن والانس الالیعبدون○
ترجمہ: میں نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔
بندہ اللہ کی عبادت کرتا ہے...... لیکن جانتا نہیں کہ قبول ہے یا نہیں...... نماز پڑھتا ہے...... مگر یقین نہیں کہ قبول ہے یا نہیں...... روزے رکھتا ہے، لیکن یہ غم کھائے جارہا ہے کہ ہائے پتہ نہیں اللہ دے ہوں کئے یا نہیں...... حج کرتا ہے لیکن جانتا نہیں ہے کہ درجہ قبولیت تک اُسکی یہ نیکی اپنے مقام تک پہنچی ہے یا نہیں پہنچی۔ مگر جب باری آئی

صلوٰۃ سلام پڑھنے کی، اِدھر زباں سے ذکر سرکار شروع ہوتا ہے، اُدھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میں نے تمہاری اس عبادت کو قبول کر لیا ہے۔ یہ تو عبادتوں کی جان ہے، اِدھر بندہ مومن نے درود شریف پڑھا، اُدھر اللہ عزوجل نے فوراً اسے قبول فرمالیا!

ارباب علم ودانش!

یہی خالق کائنات کا حکم ہے، کہ تم میرے محبوب ﷺ پر درود پڑھو...... اس کی برکات سے تمہارے ایمان کو تازگی ملے گی...... تمہاری روح کو بالیدگی ملے گی...... آنکھوں کو نور ملے گا...... دل کو سرور ملے گا...... جب تم درود پاک پڑھو گے تو شان رسالت ﷺ کے جلوئے نکھر کر تمہارے سامنے آئیں گے۔

(اہمیت درودوسلام)

شفاء شریف، میں قاضی ابوبکرؒ کا یہ قول منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سراپا نور، نور علیٰ نور، راحتِ قلب وسینہ، تاجدار مدینہ، آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود وسلام پڑھنا، تمام ایمان والوں پر فرض فرمایا ہے اور اس کیلئے کوئی وقت اور تعداد مقرر نہیں فرمائی حضرت امام کرخیؒ نے فرمایا کہ جتنی بار حضور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آئے تو درود وسلام پڑھنا ہر مومن پر واجب ہے جس وقت بھی سرکا ﷺ کا اسم مبارک، عشاق سرکار سنیں تو اس گھڑی دل سے درودوسلام کی صدائیں بلند ہونی چاہئیں۔

(فضیلت درودوسلام)

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان ہے

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اؤلی الناس بی یوم القیمة اکثرهم علیّ صلوٰۃ ٥ (مشکوٰۃ جلد 1 بحوالہ نسائی شریف)

ترجمہ: سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہوگا۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ یارسول اللہ یا رسول اللہ

درود پڑھتی ہے مخلوق سب سمندر کی

فلک بھی سارے کے سارے درود پڑھتے ہیں

ارباب فہم وفراست!

درود پاک سب سے بڑااور سب سے زیادہ مفید وظیفہ ہے...... کیونکہ یہ صحابہ کرام کا وظیفہ ہے......اولیا کرام کا وظیفہ ہے......صوفیا کا وظیفہ ہے......علماء کا وظیفہ ہے...... اپنوں کا وظیفہ ہے......دیوانوں کا وظیفہ ہے...... پروانوں کا وظیفہ ہے

انبیاء کا وظیفہ درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرتِ آدم علیہ السلام کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرتِ نوح علیہ السلام کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرتِ ابراھیم علیہ السلام کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرت اسحاق علیہ السلام کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرتِ اسماعیل علیہ السلام کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

صحابہ پاک رضوان اللہ علیھم اجمعین کا وظیفہ

حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

اولیائے کرام کا وظیفہ

میراں محی الدینؒ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
خواجہ معین الدینؒ چشتی کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
بابا فرید الدینؒ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
سید طاہر علاؤالدینؒ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
میاں شیر محمدؒ شیر ربانی کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
حضور داتا علی ہجویریؒ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
امام مسلک حق امام احمد رضاؒ کا وظیفہ ...... اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ علیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

(جو درود شریف پڑھے وہ شان والا)

جو دُرود و سلام پڑھے ...... اُس پر اللہ کی رحمت کی برسات ہوتی ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... وہ اللہ عزوجل کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... اُس پر ہر گھڑی اللہ عزوجل کا کرم ہوتا ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... اللہ کا فضل ہر وقت اُس کا متلاشی رہتا ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... اُس کے گناہ کم اور درجات بلند ہوتے ہیں
جو دُرود و سلام پڑھے ...... اُس کا شمار اللہ کے نیک بندوں میں ہوتا ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... وہ خوش نصیب اور مقدر کا سکندر ہوتا ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... اُس کو دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... اُس کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا ہوتا ہے
جو دُرود و سلام پڑھے ...... وہ خوش قسمت قیامت کے دن بخشا جائے گا
جو دُرود و سلام پڑھے ...... وہ قیامت کے دن سرکار ﷺ کی رحمت کے سایے میں ہوگا
جو دُرود و سلام پڑھے ...... اُس کو جنت میں سرکار ﷺ کا قرب نصیب ہوگا

......☆☆......

مفسرِ قرآن، علامہ صائم چشتیؒ فرماتے ہیں:

حضور کہتے ہیں معلوم ہے ہمیں سب کچھ
کہاں غلام ہمارے درود پڑھتے ہیں
نجات ملتی ہے صائمؔ وہیں پہ ہر غم سے
جہاں بھی درد کے مارے درود پڑھتے ہیں

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلی علی کنت شفیعه یوم القیامة (جلال الافہام)

ترجمہ: جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(صبح وشام ورد کرو)

نبی تے شام سویرے درود پڑھیا کر
غماں جے پائے نے گھیرے درود پڑھیا کر
درود خواناں تے کھلدی اے راہ مدینے دی
جے پانے طیبہ چہ پھیرے درود پڑھیا کر
درود پاک دے صدقے کرے گا رب صائمؔ
کمال مرتبے تیرے درود پڑھیا کر

(ہونٹاں اُتے سلام حضور دے نیں)

دل دے محل وچ گونج درود دی اے
ہونٹاں اُتے سلام حضور دے نیں
غیراں کدوں پریم دے جام پیتے
اپنیاں لئی اے جام حضور دے نیں
صبح و شام غلاماں دی عید ہندی

صبح و شام انعام حضور دے نیں
ناصر! ایتھے کوئی غیر نئیں آسکدا
ایتھے سارے غلام حضور دے نیں

(دورد پاک کیلئے وقت کی کوئی قید نہیں)

جناب بندہ! اللہ عزوجل نے محبوب ﷺ پر درود شریف پڑھنے کیلئے، کوئی وقت کی قید نہیں مقرر فرمائی، بلکہ قرآن پاک نے یایھا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیماo فرما کر بتادیا کہ اس عظیم وظیفے کیلئے کوئی کسی قسم کی قید نہیں ہے

(جب چاہو درود پڑھو)

جیسے چاہو درود پڑھو ☆ جہاں چاہو درود پڑھو
دعا سے پہلے درود پڑھو ☆ دعا کے بعد درود پڑھو
اذاں سے پہلے درود پڑھو ☆ اذاں کے بعد درود پڑھو
نماز سے پہلے درود پڑھو ☆ نماز کے بعد درود پڑھو

پیار کے آنسو دامن میں سجا کر درود پڑھو...... دید کی تمنا ہونٹوں پہ سجا کر درود پڑھو...... سرکار دو عالم ﷺ کی فرش پر آمد کو یاد کر کے درود پڑھو...... سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوئے عرش جانے کو یاد کر کے درود پڑھو...... سرکارِ مدینہ ﷺ کی غار حرا کی تنہائیوں کو یاد کر کے درود پڑھو...... سرکار مدینہ ﷺ کی مسجد نبوی میں انجمن آرائیوں کو یاد کر کے درود پڑھو...... سرکارِ مدینہ ﷺ کو رحمتہ اللعالمین کہہ کر درود پڑھو...... سرکا ﷺ کو جلوۂ حق کہہ کر درود پڑھو...... سرکا ﷺ کو خیر الوریٰ کہہ کر درود پڑھو...... سرکا ﷺ کو شاہ ارض وسماء کہہ کر درود پڑھو

(ہر حال میں باعثِ برکت)

☆ حالت قیام میں درود پڑھو ...... پھر بھی باعثِ برکت ہے
☆ حالت قعود میں درود پڑھو ...... پھر بھی باعثِ برکت ہے

☆ ہر ایک نماز میں درود پڑھو ...... پھر بھی باعثِ برکت ہے

☆ ابتدائے صبح میں درود پڑھو ...... پھر بھی باعثِ برکت ہے

☆ انتہائے شام میں درود پڑھو ...... پھر بھی باعثِ برکت ہے

☆ اللہ والوں کی مجلس میں درود پڑھو ...... پھر بھی باعثِ برکت ہے

☆ نعت کی محفل میں درود پڑھو ...... پھر بھی باعثِ برکت ہے

(ایمان والوں کو حکم)

رب نے کہیا درود دا مومناں نوں بے ایمان نوں کہیا درود دا نئیں
اُوہنے پڑھناں درود کی جہیڑا بندہ قائل نبی دے زندہ وجود دا نئیں
جہیڑا پڑھدا درود نئیں نبی اُتے کوئی پاسہ وی اوس مردود دا نئیں
بالن دوزخ دا بنے گا اُوہ حافظ من دا حکم جو رب معبود دا نئیں

ارباب علم ودانش!

فخر آدم و بنی آدم، روح روانِ عالم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ، نورٌ علیٰ نور، سراپائے سرور کا فرمان عالیشان ہے

حدیث پاک: اکثرو علی من الصلوٰۃ (نسائی شریف ص203)

ترجمہ: مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں امام الانبیاء علیہ السلام نے یوں ارشاد فرمایا

الحدیث: مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے

جو نبی ﷺ کے قریب ہوتے ہیں ☆ وہ خدا کے حبیب ہوتے ہیں
جو سجائیں درود کی محفل ☆ وہ بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں

میرے محترم المقام، سامعین کرام!

اللہ ہمیں نماز پڑھنے کا حکم فرماتا ہے...... مگر خود اس سے پاک ہے

اللہ عزوجل ہمیں زکوٰۃ کا حکم فرماتا ہے...... مگر خود اس سے پاک ہے

مگر جب باری آئے آن مصطفیٰ ﷺ کی شانِ سرکار کی، ذکرِ مصطفیٰ کی، درودِ مصطفیٰ

کی تو خالق ارض وسماء فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب ﷺ کے نام کے نغمے الاپنے والو! اس عمل میں تم اکیلے نہیں ہو، میں ارض وسما کا مالک، انبیاء واولیاء کا مالک بھی اس عمل میں تمہارے ساتھ ہوں اور درود مصطفیٰ ﷺ پڑھ رہا ہوں اس لئے درود پاک کو حکمِ الٰہی اور سنتِ الٰہی کہا جاتا ہے

شب وروز اُن پہ پڑھتا صَلِّ عَلٰی خدا ہے
شب وروز اُن پہ پڑھتا صَلِّ عَلٰی خدا ہے
سب نوری خاکی انہی پہ جان واریں
اُن کے سب ہی عاشق انہی پہ جان واریں
شب وروز اُن پہ پڑھتا صَلِّ عَلٰی خدا ہے
شب وروز اُن پہ پڑھتا صَلِّ عَلٰی خدا ہے
دل میں یاد نبی لب پہ بھی یہ نام رہے
رحمت سرور کونین صبح و شام رہے
بس ثناء کرتا رہوں ختم الرسل کی ہردم
مجھ خطا کار پہ سرکار ﷺ کا یہ انعام رہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

آقا و مصطفیٰ ﷺ کو ہمارا سلام ہو ☆ محبوبِ کبریا کو ہمارا سلام ہو
جس کے خلوص سے کبھی حیران تھے عدو ☆ اس پیکرِ وفا کو ہمارا سلام ہو
شجر و حجر بھی جن کو کرتے سلام ہیں ☆ اس شاہِ دوسرا کو ہمارا سلام ہو
سب انبیاء بھی جن کے ٹھہرے ہیں مقتدی ☆ سردارِ انبیاء کو ہمارا سلام ہو
محتاج جن کے نور کے ماہ و آفتاب ہیں ☆ اس چہرۂ والضحیٰ کو ہمارا سلام ہو
بن دیکھے جن پہ سارے ہی قربان ہو رہے ہیں ☆ اس حسن دلربا کو ہمارا سلام ہو
ہے جن کے دم سے رنگت اس کائنات میں ☆ اس جلوۂ حق نما کو ہمارا سلام ہو

سب کچھ ملا ہے جن کے صدقے جہان کو ☆ اس منبع سخا کو ہمارا سلام ہو
شفقت کرم ہے جن کا دونوں جہاں پر ☆ اس بحر العطا کو ہمارا سلام ہو

☆☆☆

(صداواں آون سلام دیاں)

کنج رونقاں لگیاں ہوئیاں نے
سوہنے دے سوہنے نام دیاں!
اُوہ محفلاں سب توں چنگیاں نے
جتھوں آون صداواں سلام دیا

مالک و مختار نبی ﷺ پہ ہر دم صَلِّ عَلٰی پڑھو

میرے آقا ﷺ محسن انسانیت ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ معلم انسانیت ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ امام الانبیاء ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ سید الانبیاء ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ جان رحمت ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ محبوب رب رحمٰن ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ دلوں کا سرور ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ آنکھوں کا نور ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ نورٌ علیٰ نور ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ نور نگاہ شہود ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ مقبول ربِ ودود ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ اکرم اسلاف ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی

میرے آقا ﷺ اشرف اشراف ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ نور خدا، احمد مجتبیٰ ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی
میرے آقا ﷺ محمد مصطفیٰ ہیں ...... پڑھو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی

......☆☆......

خواہی کہ شود در دو جہانت بہبود
در بندگی رسول ﷺ باشی بہ سجود
گرفہم کنی و گرنہ فہمی بے شک!
حق است ہماں ہرچہ پیغمبر ﷺ فرمود
(خواجہ مہرداد)

(شرفِ غلامی)

در حضور ﷺ پہ پہنچیں انہیں سلام کریں
اسی طرح سفرِ زندگی ہم تمام کریں
شرف ملا ہے ہمیں آپ کی غلامی کا!
ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا احترام کریں
راہِ حیات میں روشن ہیں آج بھی خاور
وہ نقشِ پا کہ ستارے جنہیں سلام کریں

(وہ سب سے افضل وہ سب سے بالا)

وہی ہیں طاہر وہی مطہر وہی ہیں شافع وہی پیغمبر ﷺ
وہ سب سے افضل وہ سب سے بالا وہ سب کے رہبر وہ سب سے برتر
(تحیت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ اُن پر سلام اُن پر
شفیق سب کے، ادیب سب کے، انیس سب کے، خلیل سب کے
رفیق سب کے، حبیب سب کے، رئیس سب کے، کفیل سب کے

(تحیت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ اُن پر سلام اُن پر

حکیم امت، رحیم صورت، کریم سیرت، عظیم ہیبت
شریف طینت، وقسیم جنت، دلیل ملت، رفیع رفعت
(تحیت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ اُن پر سلام اُن پر

شہیر عالم بہ خوش کلامی عرب کے والی عجم کے حامی
جہاں کے مولا جہاں میں نامی بہ دل مکرم بہ جاں گرامی
(تحیت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ اُن پر سلام اُن پر

وہ ساتھ شمع ہدیٰ جولائے توبت ہوئے خیرہ سر جھکائے
چراغ ملت کے یوں جلائے کہ ذرّے دنیا کے جگمگائے
(تحیت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ اُن پر سلام اُن پر

ملا نہ اب تک نہ ملے گا درجہ ہوا ہے ایسا نہ کوئی ہوگا
اسی سے ظاہر ہے اُن کا رتبہ کہ خود ثنا گو ہے حق تعالیٰ
(تحیت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ اُن پر سلام اُن پر

(خدا پڑھتا ہے صَلِّ عَلٰی)

آیا نور بشریت دا پہن جامہ کائنات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا
اُوس دن نے کلمے داذکر کیتا اُوس رات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا
کفروشرک دی موت داوقت آیا تے حیات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا
آکے صدف محبت دے جوش اندر رب دی ذات نے صَلِّ عَلٰی پڑھیا

اربابِ علم ودانش!
درود پاک کے فضائل بیان کرتے ہوئے میرا ذوق مجھے مزید سرکار ﷺ کے درود پاک کی فضیلت وعظمت بیان کرنے کی طرف مائل کر رہا ہے
توجہ فرمائیں!
واقفِ اسرار حقیقت، رہبر طریقت حضرت شیخ عبدالواحدؒ نے فرمایا کہ مجھ پر ارض

وسما کے مالک نے بڑا کرم کیا کہ مجھے اپنے پیارے شہر مکۃ المکرمہ اور پیارے گھر بیت اللہ شریف کی زیارت کیلئے بلالیا جب میں حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہونے لگا تو میرے ساتھ ایک اور شمع رسالت کا پروانہ، کوئے سرکار ﷺ کا دیوانہ بھی شامل سفر تھا، حضرت شیخ عبدالواحدؒ فرماتے ہیں میں نے اُس بندے کا یہ عمل دیکھا کہ جب کھڑا ہوتا ہے تو سرکار ﷺ کی ذات بابرکات پر درود شریف پڑھتا ہے جب بھی بیٹھتا ہے میرے آقا مدنی جان ﷺ پر درود پڑھتا ہے۔ آخر کار میں نے سرکار ﷺ کے اس عاشق سے پوچھا کہ اے درود سرکار ﷺ کو لبوں کی زینت بنانے والے عاشق مصطفیٰ مجھے بھی تو کچھ اس عمل کا سبب بتا تو میرے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ حضرت کچھ سال پہلے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ معظمہ کی حاضری کیلئے روانہ ہوا اور جب ہم دونوں باپ اور بیٹا حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ایک جگہ پر آرام کے ارادے سے رکے اور میں سو گیا، میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص آکر مجھے کہہ رہا ہے اپنے والد کی طرف دیکھ وہ فوت ہو گیا ہے میں جلدی سے اٹھا جب میں نے اپنے قریب لیٹے ہوئے باپ کی طرف دیکھا تو وہ واقعی فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میں پریشانی میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے پھر نیند نے آ لیا میں نے پھر خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی آدمی کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں ایک سر کے پاس کھڑا تھا اور ایک پاؤں کی جانب ایک دائیں جانب اور ایک بائیں جانب اس سے پہلے کہ وہ ان لوہے کی گرزوں کے ساتھ میرے باپ کو مارتے، ایک ایسے حسین و جمیل شخص تشریف لائے جن پر حسن بھی ناز کرتا ہو، آنکھوں میں پرکشش ڈورے، چہرے پر تبسم سجائے ہوئے آئے، آتے ہی فرمایا رک جاؤ اور اپنے مبارک اور گورے ہاتھوں سے میرے باپ کے کفن کا کپڑا اٹھایا اور منہ پر اپنے یَدُ اللّٰہ والے ہاتھ پھیرے، اور پھر نظر کرم کو میری طرف اٹھایا اور فرمایا اُٹھ اللہ عزوجل نے تیرے باپ کا چہرہ روشن کر دیا ہے میں نے آگے ہو کر دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ چمک رہا تھا میں نے عرض کیا سرکار آپ کون ہیں فرمایا

اَنَــا مُـحَـمَّـدٌ رَّسُـوْلُ الـلّـٰـه

ترجمہ: میں محمد اللہ کا رسول ہوں

سرکار ﷺ کی اتنی عنایت اور نوازش کی وجہ یہ تھی کہ میرا باپ درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا۔

جو درود پڑھتا ہے ...... اسکو مشکلات سے چھٹکارا ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو جنت کا نظارہ ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو مدنی آقا ﷺ کا دوارہ ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو بخشش کا اشارہ ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو آقا ﷺ کا در پیارا ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو روح اور قلب کا قرار ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو ہر ملنے والا وفادار ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو آقا ﷺ کا سایۂ رحمت ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو آقا ﷺ سے تحفہ شفاعت ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو رحمت کا سائبان ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو ہر گھڑی سکون واطمینان ملتا ہے
جو درود پڑھتا ہے ...... اس کو خود رب رحمٰن ملتا ہے

سامعین محترم!

بارگاہ قدوسیت، میں عبادت وریاضت کی قبولیت کا انحصار مختلف شرائط پر ہوتا ہے مگر ذات سرکار ﷺ کے حضور نذرانہ درود وسلام کا ہدیہ اور تحفہ پیش کرنے کیلئے کوئی شرط نہیں جب بھی آقا ﷺ کا کوئی بھی عاشق سرکار ﷺ پر درود پاک پڑھتا ہے، تو درود پاک ہی واحد عمل ہے جو بغیر کسی شرط کے قبول ہی قبول ہے تعداد فضائل و برکات کے ساتھ ساتھ، درود وسلام کا ہدیہ ایسے اثرات رکھتا ہے جن سے ہر عام و خاص)...... ہر اعلیٰ وادنیٰ ...... ہر امیر وغریب ...... ہر معلم ومتعلم ...... بلکہ کائنات کی ہر چیز مستفید ہو رہی ہے درود وسلام کی برکات اور اثرات جب انسانی زندگی پر مرتب

ہوتے ہیں تو زندگی کے دھارے کو بدل کر رکھ دیتے ہیں درود اور مسلسل سلام کو وظیفہ بنانے والے، اس کی حقیقت اور لذت سے نہ صرف لطف اندوز ہوتے ہیں بلکہ اپنے اندر ایک عظیم انقلاب محسوس کرتے ہیں اور یہی انقلاب زلت کی پستیوں سے نکال کر عظمت کی بلندیوں اور رفعتوں پر فائز کر دیتا ہے اور غُلامِ سرکار کے سر پر عزت و اکرام کا تاج سجا دیتا ہے رحمتِ مصطفیٰ ﷺ اور رحمتِ یزداں اس پر سایہ فگن رہتی ہے۔

درود و سلام پڑھنے والا عظمت و کمال کے ایسے مدارج طے کر جاتا ہے کہ شر و شیاطین کی کوئی قوت اسے راہ راست سے نہیں ہٹا سکتی۔

درود و سلام، انسان کے آئینہ دل کو اُجالا کر دیتا ہے اور نگاہوں میں وہ نور بھر دیتا ہے کہ اس کے سامنے حقائق بے نقاب ہونے لگتے ہیں دل کی دنیا بدل جاتی ہے اور وہ ایک نئی شاہراہِ حیات پر گامزن ہو جاتا ہے بحضور سرکار مدینہ ﷺ کوئی ہدیہ درود و سلام پیش کرنے والا جتنا زیادہ سے زیادہ وظیفۂ درود و سلام کرتا چلا جاتا ہے اس کے لئے اتنی ہی قربت کی منزلیں طے ہوتی جاتی ہیں اور پھر نوازشوں اور کرم نوازیوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں اور انسان وہ کچھ پاتا ہے کہ زبان بیان سے عاجز اور قلم لکھنے سے معذور ہے۔

درود و سلام کو ہمہ وقت لبوں پہ سجانے والوں کو سعادتیں، برکتیں، رفعتیں اور بلندیاں نصیب ہوتی ہیں...... اور غم خوشی میں بدل جاتے ہیں...... مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں...... تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں...... ضروریات پوری ہوتی ہیں...... سکون قلب نصیب ہوتا ہے...... راحتِ جاں اور ہر طرح کی شادمانیاں اور مسرتیں حاصل ہوتی ہیں...... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دربار مصطفوی ﷺ اور دربار خداوندی میں قرب حاصل ہوتا ہے...... درود و سلام پڑھنے والے کیلئے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعا کرتے ہیں...... اور جس جگہ درود پاک پڑھا جائے فرشتے رحمت سے اس جگہ کو گھیر لیتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والے کو کل قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔ سبحان اللہ!۔

الحدیث: قال رسول اللہ ﷺ من صلّی علیّ صلوٰۃ واحدۃ صلّی اللہ علیہ عشرا ○ (مسلم شریف جلد 1 ص 175)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ عزوجل اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اللہ اکبر! کیا مقام ہے درود شریف پڑھنے والے کا جس کو ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کی جزا یہ مل رہی ہے کہ ارض وسما کا مالک اس بندے پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمارہا ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا یہ ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں زیادہ سے زیادہ درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

(باعثِ فخر صادقاں)

مظہر شانِ کبریا ...... صلِّ علیٰ محمد ﷺ
آئینہ حق نما ...... صلِّ علیٰ محمد ﷺ
موجب نازِ عارفاں ...... باعث فخر صادقاں
سرور و خیر الانبیاء ...... صلِّ علیٰ محمد ﷺ
مونسِ دل شگفتگاں ...... پشت پناہ خستگاں
شافعِ عرصہ جزا ...... صلِّ علیٰ محمد ﷺ
حسرت اگر رکھے ہے تو بخششِ حق کی آرزو
وردِ زباں رہے سدا صلِّ علیٰ محمد ﷺ

(نور کی برسات)

خدا کی رحمت کا ان پہ رہتا ہے سدا سایہ
کہ راضی جس پہ محبوب خدا کی ذات ہوتی ہے
درودوں کی صدا سن کر چلو بزمِ محبت میں
یہ وہ محفل ہے جس پر نور کی برسات ہوتی ہے

(درود وسلام)

کرو ثنائے محمد ﷺ پڑھو درود و سلام
مگر یہ شرط لے کر خدا کا پہلے نام
خدا گواہ ہے کہ دنیا میں اور عقبیٰ میں
یہی درود و سلام آئے گا ہمارے کام

الحدیث: قال رسول اللہ ﷺ البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ ٥ (رواہ ترمذی)

ترجمہ: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ آقا ﷺ نے فرمایا کہ بہت بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا (اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے)

سامعین محترم!

غور فرمائیں کہ درود پاک پڑھنے والے کیلئے کیا کیا انعامات ہیں کتنی رحمتیں اور برکتیں ہیں، اور اس سے انکار کرنے والا اور اس کی برکات سے منہ پھیرنے والا، بد بخت اور بخیل ہے۔ درود سرکار ﷺ پڑھنے والے بلند لوگوں میں سے آپ حضرت امام بوصیری کو لیجئے، فالج کا حملہ ہوا، جسم لاغر اور بیکار ہو گیا بہت علاج کروانے کے باوجود افاقہ نہ ہوا مرض کسی طور پر بھی کم نہ ہوا۔ علاج تو پھر بھی جاری رہا مگر لا علاج قرار دے دیئے گئے حتیٰ کہ وقت آپکو اس موڑ پہ لے آیا کہ جہاں صرف امام بوصیری ہیں اور مرض دکھ اور غم کے بسیرے ہیں۔

ذکر سرکار ﷺ کو ورد زباں بنائے رکھا دل میں اچانک خیال آیا اب باب الشفاء پر حاضری دی جائے کہ اب خود کو بوصیری اُس معالج کے قدموں میں پیش کرے کہ جن سے بڑھ کر کوئی طبیب نہیں ہے جو زخموں پر مرہم بھی رکھتے ہیں اور دکھوں کا علاج بھی فرماتے ہیں کیوں نہ بوصیری اپنا استغاثہ انہی کی بارگاہِ نواز میں پیش کرے۔ چنانچہ سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں درود سلام کا ہدیہ پیش کیا

مولای صل وسلم دائماً ابدًا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

ترجمہ: اے رب ذوالجلال تمام مخلوق سے بہتر اپنے حبیب پر ہمیشہ درود سلام بھیج)

اس طرح جناب رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں پورا قصیدہ لکھا! رات کو آنکھ لگی تو حضرت امام بوصیری جیسے عاشق صادق کا بخت بیدار ہوا، کیا دیکھتے ہیں کہ والی کون و مکاں ﷺ تشریف فرما ہیں امام بوصیریؒ سے قصیدہ سماعت فرما رہے ہیں اور اپنا مبارک ہاتھ ان کے فالج زدہ جسم پر پھیر رہے ہیں۔ امام بوصیریؒ کے غم دور اور درد کافور ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے انہیں چادر مبارک عطا کی اور لاعلاج مرض دور ہو گیا۔ آقا ﷺ کے اس کرم اور عطا کے بعد امام بوصیریؒ کا صفحہ حیات بدلا دل کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہوا اور پھر ہمیشہ کیلئے اپنی زندگی کو یاد سرکار ﷺ کیلئے وقف کر دیا

قصیدہ بردہ شریف کے چند اشعار

مولای صل وسلم دائماً ابدًا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم
هو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم

واللیل زلفیں، والضحیٰ چہرہ

کیسے کہوں کیا کہوں میرے سرکار ﷺ کیسے ہیں
واللیل کی زلفوں اور والضحیٰ کے چہرے والے ہیں
منظر بڑا پیارا ہے سرکار ﷺ کے گرد صحابہ ہیں
یوں لگتا ہے سرکا ﷺ چاند ہیں اور صحابہ تارے ہیں
میرے نبی کو اپنی مثل کہنے والو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو
سرکا ﷺ کی شانِ پاک میں قرآن کے تیس پارے ہیں
(زیب النساء جلالی)

(دیدارِ محمد ﷺ)

میں طلبگارِ عشقِ محمد ﷺ
میں بلبلِ باغِ محمد ﷺ
مجھے دوا نہ دو دنیا کے اے طبیبو!
میرا ہے بس علاج دیدار محمد ﷺ
محشر میں ہوگا نفسی نفسی ہر بشر کے لب پر
انا لھا کہنے والی ہوگی صرف ذاتِ محمد ﷺ
میں گہنگار ہوں مگر رہ جائے گا میرا بھرم
مل جائے گر محشر میں مجھے رداء محمد ﷺ
رشک کریں گے میری قسمت پر شہنشاہ بھی
بن جائے گر میرا مدفن شہرِ محمد ﷺ
(زیب النساء جلالی)

☆☆☆

(ذکرِ خیر الانام ﷺ)

آپ کا جو غلام ہوتا ہے
وہ لائقِ احترام ہوتا ہے
جھومتی ہے فضائے ارض و سما
جب ذکرِ خیرلانام ہوتا ہے
سرور انبیاء ﷺ کی یاد جب آئے
لب پہ جاری سلام ہوتا ہے

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
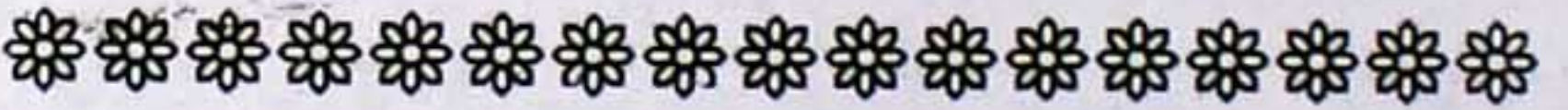
باب نمبر 11

شانِ مدینۃ المنورہ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

سامعین کرام:

عالم اسلام میں دو ہی شہر ہیں...... جن کی محبت ہر مومن و مسلمان کے دل میں جاگزیں ہے...... جن کے چرچے ہر زبان پر ہیں...... جن کی شان بیان کرنے میں ہر ایک مسلمان رطب اللسان ہے...... جن کے احترام سے ہر قلبِ حزین مسرور ہے...... یہ وہ دو شہر ہیں جن کو مان کر ہر مومن بارگاہ الٰہی میں مقبول ہے۔

کوئی قلم کار ...... جب قلم اٹھاتا ہے اور مکہ مدینہ کی بات آ جائے
کوئی بھی ادیب ...... جب ضبطِ قلم کرنے لگتا ہے اور مکہ مدینہ کی بات آ جائے
کوئی بھی شاعر ...... جب اپنی شاعری کا فن اجاگر کرنے لگتا ہے اور مکہ مدینہ کی بات آ جائے
کوئی بھی مقرر ...... جب اپنی تقریر کے جوہر دکھانے لگتا ہے اور مکہ مدینہ کی بات آ جائے
کوئی بھی مدرس ...... جب منصب تدریس پر بیٹھنے لگتا ہے اور مکہ مدینہ کی بات آ جائے

تو قلم کار...... اپنا قلم پکڑ کر...... ادیب...... اپنی تحریر دیکھ کر...... شاعر...... اپنی شاعری کو موزوں کرتے وقت ...... مقرر...... اپنے درس کے درمیان ...... واعظ اپنے وعظ میں...... اس کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بے اختیار بول اٹھتا ہے کہ مکہ کی شان بیان کروں یا مدینہ کی شان بیان کروں کیونکہ:

مکہ کی بھی بڑی شان ہے ...... مدینے کی بھی بڑی آن ہے
مکہ کی بھی بڑی عظمت ہے ...... مدینے کی بھی بڑی برکت ہے
مکہ میں نور ہے ...... مدینہ میں نورٌ علیٰ نور ہے
مکہ مکۃ المکرمہ ہے ...... مدینہ مدینۃ المنورہ ہے
مکہ بھی احترام کی جگہ ہے ...... مدینہ بھی احترام کی جگہ ہے
مکہ بھی عظمت کی جگہ ہے ...... تو مدینہ بھی عظمت کی جگہ ہے

مکہ کو جائیں تو پینے کو آبِ زم زم ملتا ہے...... مدینے جائیں تو پینے کو آبِ کوثر ملتا ہے ...... مکہ میں صفا مروہ کی پہاڑیاں ہیں...... تو مدینے میں سنہری جالیاں ہیں...... مکہ میں رہنے والے رحمت کی گھٹاؤں تلے رہتے ہیں...... تو مدینہ میں رہنے والے رحمت کی چھاؤں تلے رہتے ہیں...... مکہ میں رہنے والے کو تقویٰ ملتا ہے...... تو مدینے میں رہنے

والے کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملتا ہے، اِدھر بھی رحمت، اُدھر بھی رحمت ...... اِدھر اگر جلال ہے، تو اُدھر جمال ہے...... اِدھر بھی نور، اُدھر بھی نور...... اِدھر بھی اخوت کے پیغام، اُدھر بھی اخوت کے پیغام...... اِدھر خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا ہیں، اُدھر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں...... اِدھر بیت اللہ اللہ کا گھر ہے، اُدھر گنبد خضریٰ حبیب اللہ کا گھر ہے...... اِدھر غارِ حرا ہے، اُدھر غار ثور ہے...... یہ بھی برکت والا ہے، وہ بھی برکت والا ہے...... اِدھر بھی انہی کے قدم لگے ہیں، اُدھر بھی انہی کے نقش پا کی رونقیں ہیں...... یہ بھی فضیلت والا، وہ بھی فضیلت والا...... یہ بھی شان والا، وہ بھی شان والا...... اِدھر بھی عنایتیں ہیں، اُدھر بھی عنایتیں ہیں...... اِدھر بھی نوازشیں ہیں، اُدھر بھی نوازشیں ہیں...... اِدھر بھی عطائیں ہیں، اُدھر بھی عطائیں ہیں...... اِدھر بھی سخاوت ہو رہی ہے، اُدھر بھی سخاوت ہو رہی ہے

خلیل اللہ کے قدم لگے تو مکہ آباد ہو گیا
حبیب اللہ کے قدم لگے تو مدینہ شاد ہو گیا

وہ بکہ سے مکہ بن گیا
یہ یثرب سے مدینہ بن گیا

ہاں ہاں! عاشق کشمکش میں ہے، مکہ کو چوموں یا مدینہ کو چوموں...... کعبہ کو چوموں یا کعبے کے کعبہ کا کف پا چوموں...... مکے کے پہاڑ چوموں یا مدینے کے در و دیوار چوموں...... صفا مروہ کی پہاڑیاں چوموں یا مدینے میں جنت کی کیاریاں چوموں...... مکہ کو چومنے کے بدلے میں جنت، مدینہ کو چومنے کے بدلے میں بھی جنت، پھر عاشق کی تان ٹوٹتی ہے یہ کہتے ہوئے!

میں مکہ چماں کہ مدینہ چماں
چمن والیاں روضے دیاں جالیاں نیں
جہناں چم لیناں او کرماں والیاں نیں
چمن والیاں اوہ تھاواں ای ساریاں نیں
جہناں چم لیناں اوہ کرماں والیاں نیں

مکے میں کیا ہے؟ مدینہ میں کیا ہے؟

مکہ میں خدا کا جلال ہے مدینے میں سرکار کا جمال ہے
جو مکہ میں رہے وہ بھی معزز ہے جو مدینے میں رہے وہ بھی معزز ہے
مکے میں بھی پر کیف ہوائیں ہیں اور مدینے میں بھی پر کیف ہوائیں ہیں
مکے میں بھی سائلوں کی جھولیاں بھرتی ہیں اور مدینے میں بھی سائلوں کی جھولیاں بھرتی ہیں
مکے میں رہنے والے بھی خوش نصیب ہیں اور مدینے میں رہنے والے بھی خوش نصیب ہیں
مکے میں آنے والوں کیلئے مغفرت ہے اور مدینے میں آنے والوں کیلئے شفاعت ہے
مکے میں رہنے والے بھی افضل ہوتے ہیں اور مدینے میں رہنے والے بھی افضل ہوتے ہیں
مکے میں رہنے والوں پر ہر آن کرم ہوتا ہے اور مدینے میں رہنے والوں پر بھی ہر آن کرم ہوتا ہے
مکے میں رہنے والے بھی عظمت وشان والے ہیں اور مدینے میں رہنے والے بھی عظمت وشان والے ہیں

(آقا دا دربار اعلیٰ)

میرے سوہنے آقا دا دربار اعلیٰ
مدینے دی گلیاں تے بازار اعلیٰ
بے شک اُنج تے سارے نبی محترم نیں
مگر سارے نبیاں دا سردار اعلیٰ
ابوبکر عمر و عثمان حیدر
میرے مدنی آقا دا ہر یار اعلیٰ
والضحیٰ چہرہ تے یٰسین دا سہرا
اعلیٰ نیں زلفاں تے رخسار اعلیٰ
اپنے پرائیاں نے تسلیم کیتا
ہے لجپال آقا دا کردار اعلیٰ

سرکارِ مدینہ ﷺ

محمد ﷺ سرکارِ مدینہ ہیں ...... محمد مصطفیٰ ﷺ تاجدارِ مدینہ ہیں
محمد ﷺ مختارِ مدینہ ہیں ...... محمد مصطفیٰ ﷺ رازدارِ مدینہ ہیں
محمد ﷺ معمارِ مدینہ ہیں ...... محمد مصطفیٰ ﷺ قرارِ مدینہ ہیں
محمد ﷺ عظمتِ مدینہ ہیں ...... محمد مصطفیٰ ﷺ عزتِ مدینہ ہیں
محمد ﷺ شانِ مدینہ ہیں ...... محمد مصطفیٰ ﷺ سلطانِ مدینہ ہیں

(مدینہ رحمت کا خزینہ)

منگتے بچھا رہے ہیں وہاں قرینے سے جھولیاں
سیراب کر رہے ہیں اُس خزینے سے جھولیاں
ناصر درِ کریم کے منگتوں کی خیر ہو !!
بھر بھر کے لا رہے ہیں مدینے سے جھولیاں

ارباب علم ودانش!

اللہ عزوجل آپ کو مدینہ بخشش کا سفینہ دیکھائے، تمام وہاں جا کر جنت کی فضاؤں، ہواؤں کا مزہ اٹھاؤ، اور جھوم جھوم کر اپنے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود وسلام کا نذرانہ بھیجو، اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو وردِ زبان بنا کر اپنے آنگن میں مسرت کے آنسو سجا کر مدینے کی حسیں اور پر کیف گلیوں میں خود کو گدائے کوے نبی ﷺ بنا کر یہی وظیفہ کرو

کہ میرے:

آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... نور والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... بہار والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... گلزار والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... جمال والا

آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... کمال والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... عزت والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... عظمت والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... برکت والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... صحابہ والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... مرتبہ والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... رونق والا
آقا ﷺ آپ کا مدینہ ہے...... عشق والا

سرکار ﷺ کا دیوانہ روضۂ انور پر

کب زندگی میں میری آقا وہ منظر ہوگا
جب مجھ سا یہ دیوانہ روضے پر کھڑا ہوگا
لِلّٰہ کرم کر دو اب کچھ تو بھرم رکھ لو
گلیوں میں گدا تیرا دیتا یہ صدا ہوگا
پردے اٹھ جائیں گے سب اپنی نگاہوں کے
ابھی سینہ ہی تو میرا جالی سے لگا ہوگا
ہیں چھم چھم برس رہیں مرے اشکوں کی برساتیں
محفل میں کسی نے تو تیرا نام لیا ہوگا
مر کر بھی نہیں مرتا سرکار ﷺ کا دیوانہ
وہ قبر میں بھی ان کے قدموں میں پڑا ہوگا

(کاش ایسا ہو)

تیرا بندہ تیری محبوب گلیوں میں نظر آئے
یہ بھنورا گلشنِ طیبہ کی کلیوں میں نظر آئے

کبھی ایسا بھی ہو ناصر دعا مانگوں مدینے کی
حسیں گنبد خضریٰ میرے ہاتھوں کی تلیوں میں نظر آئے

(آئی مدینے کی فضا یاد)

جس وقت مدینے کی مجھے آئی فضا یاد
پھر کچھ نہ رہا اور مدینے کے سوا یاد!
مجھ کو بھی خدا آپ کا دربار دیکھائے
دیکھیں جو مدینہ تو آتا ہے خدا یاد

(مدینے دی گل)

نہ ای تخت تے تاج دی گل ہووے، نہ ای کر وطوفان سفینے دی گل
مینوں کسے وی گل نال کیہہ مطلب دسو مینوں نہ کسے خزینے دی گل
جہڑے دن توں سرکار ﷺ دی گل کرناں اُو سے دن توں ایں بنیں کمینے دی گل
ناصر اج محبوب ﷺ دی یاد آئی دلا چھیڑ دے کوئی مدینے دی گل

(جنت کا زینہ)

نہ پوچھو کیسے رحمت کا خزینہ چھوڑ آیا ہوں
مجھے رونے دو میں جنت کا زینہ چھوڑ آیا ہوں
مبارک دے رہے ہو تم مجھے حج و زیارت کی
میرا غم بھی ذرا دیکھو میں مدینہ چھوڑ آیا ہوں

سامعین ذی وقار!

آپ ذاتی طور پر بھی اور مشاہداتی طور پر بھی اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں ہر طرح کے سفر کرتا ہے کبھی خوشی کے لئے سفر...... کبھی غمی کے لئے سفر...... کاروبار کے لئے سفر...... روزگار کے لئے سفر...... تعلیم کیلئے سفر...... اور

تفریحی کے لئے سفر...... مگر جب بھی کوئی سفر کرنے والا مسافر سوئے دیارِ سرکار ﷺ جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس لمحے اُس کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ ایمانی کشش اور روحانی جاذبیت دل اور دماغ کو معطر کرنے والا ایک نرالا سرور...... ایک رقت انگیز وارفتگی...... ایک باشعور دیوانگی ہوتی ہے...... لب پہ صَلِّ علٰی کے ترانے اور آنکھیں نم ہوتی ہیں...... اس گھڑی یہی خیالات انسان کے دل اور دماغ پر سایہ کئے ہوتے ہیں کہ کہاں میں اور کہاں طیبہ کی گلیاں، انسان اپنی قسمت پر ناز کرتا ہے اس لئے کہ وہ جس سفر پر روانہ ہو رہا ہے اس سفر میں بڑی بڑی کلفتوں اور تکلیفوں کے خارزار اس طرح نگاہوں کے سامنے آتے ہیں کہ گویا ہر نوکِ خار میں بہشت کے گلزار اپنی پوری بہار کے ساتھ دعوتِ دیدار دے رہے ہیں شہرِ مدینہ کی زیارت ہر صاحبِ نظر مسلمان کی آرزو ہوتی ہے

سرکارِ دو عالم ﷺ کا شہر ہونے پر اس شہر کو جو رونقیں جو بہاریں اور روحانی فضیلتیں حاصل ہیں اور گنبدِ خضریٰ کا نظارہ جس طور عشاق کے دلوں کی دھڑکنوں کو تیز کر دیتا ہے اس بات کو حقیقتاً وہی عاشق مدینہ جانتا ہے جو مدینہ دیکھ کر آتا ہے پھر اس کا یہاں دل نہیں لگتا۔ اُس کا چین اور قرار صرف اور صرف محبوب ﷺ کی گلیاں ہوتی ہیں اور وہ تصورِ مدینہ میں دیوانہ وار یونہی کہتا ہے کہ:

ہے تشنۂ تکمیل مدینے کی تمنا
اے موت ابھی اور ہے جینے کی تمنا
بس ایک تمنا ہے قرینے کی تمنا
وہ صرف تمنا ہے مدینے کی تمنا
ہم خوب سمجھتے ہیں تمنا تیری اختر
مر کر بھی تجھے طیبہ میں ہے جینے کی تمنا

کیونکہ اس شہر کے چپے چپے، گوشے گوشے، میں انوار و تجلیات کی فراوانی نظر آتی ہے۔ اور زائر مدینہ تصورات کی حسیں وادیوں میں کھو کر جب اس وادیٔ دلنواز کے تاریخی اور باطنی حسن کو دیکھتا ہے تو پھر وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا، اس کا دل ذراتِ رہ گزار طیبہ

میں گم ہونے کی دعائیں مانگتا ہے اور اس کی جان شہر رسول ﷺ کی حسین گلیوں اور کوچوں میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کھو جانے کی التجائیں کرتی ہے۔

بلکہ وہ زائر طیبہ تو یوں دعا کرتا ہے کہ مجھے موت بھی شہر مدینہ میں آئے تا کہ واپسی کا کوئی امکان نہ رہے

اُن کے روضۂ اقدس کو تکتا رہوں
اُن کی جالی کو آنکھوں سے ملتا رہوں
وہ جو رحمت برستی ہے ہر دم وہاں
اپنی جھولی کو رحمت سے بھرتا رہوں
بھول کر سارے دنیا کے رنج و الم
پھول کھلتے ہیں جیسے میں کھلتا رہوں
فیصلہ کر کے آیا ہوں اب یہ فدا
چھوڑ کر در نہ جاؤں گا کہتا رہوں

سامعین ذی احتشام!

ذرا سوچو تو سہی کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو ہر سال سرکار ﷺ اپنے روضۂ انور پر طلب فرماتے ہیں اور وہ لوگ مدینہ طیبہ کے جاذبِ قلب و نظر، پر کشش اور روح پرور مناظر دیکھتے ہیں ان کے ہر ہر قدم کو زمین محبت سے بوسے دیتی ہے وہ لوگ کیف و سرمستی کا ایک ایسا انوکھا مجسمہ بن جاتے کہ انہیں محبوب ﷺ کے در کے انوار کے سوا کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ ان کی اداؤں میں والہانہ سرمستی اور مستانہ وارفتگی کا ایسا سرور نمودار ہوتا ہے جس کو دیکھ کر ہر شخص بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ:

دلِ ناداں تڑپ کر ہجر میں رویا نہیں کرتے
کہ دل کے زخم کو رو رو کے یوں دھویا نہیں کرتے
ارے او جانے والے سُن طبیب دل سے یوں کہنا
مریض دل کو اتنی دیر تڑپایا نہیں کرتے

فرشتے روز حاضر روضۂ اقدس پہ ہوتے ہیں
مگر اِک بار جو آتے ہیں پھر آیا نہیں کرتے
فدائے مصطفٰی ہوں دید کی حسرت ہے برسوں سے
سنا ہے مانگنے والوں کو وہ دھتکارا نہیں کرتے

سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

الحدیث: مابین بیتی ومنبری روضت من رّیاض الجنة ○

ترجمہ: میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

میرے آقا ﷺ کا پیارا شہرِ مدینہ منورہ جہاں کے ذرے ذرے کو محبوب کے مبارک قدموں کو چومنے کی سعادت حاصل ہے وہ پاک مدینہ طیبہ جہاں سرکار ﷺ نے اپنی مبارک زندگی کا ایک حصہ گزارا، وہ عظمت والی اور برکت والی جگہ بھی یہاں موجود ہے جس کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کہا گیا جہاں کی ہر شب، شبِ برات...... اور ہر دن عید کا دن ہے...... جہاں رحمت کا خزینہ ہے...... پرندوں کو جہاں اڑنے کا قرینہ ہے...... پوری کائنات میں وہ جگہ صرف شہر مدینہ ہے...... جو وہاں جانے کی سعادت حاصل کرتا ہے...... اصل میں اپنے دامن کو رحمت سے بھرتا ہے...... جب سرکارِ دو جہاں ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرتا ہے...... تو قیامت کے دن آقا ﷺ کی شفاعت کا حقدار بنتا ہے۔

(محبوب کے شہر کا ادب)

مدینہ منورہ کو جانے والے مسافر کیلئے بنیادی چیز شہر طیبہ کا ادب واحترام ہے، اگر کسی نے سرکار ﷺ کے عظمت والے شہر کا ادب سیکھنا ہو تو حضرت امام مالکؒ سے سیکھے آپ تمام عمر مدینہ منورہ میں رہے مگر بیماری یا مجبوری کے علاوہ کبھی شہر محبوب میں بول و براز نہیں کیا۔ بادشاہ وقت نے آپؒ کی سواری کے لئے بہت سے ترکی گھوڑے آپؒ کی نذر کئے تھے مگر تاریخ اس عظیم پیکرِ علم وحکمت اور منبعِ عشق ومحبت کے اس بے مثال عمل پر گواہ ہے کہ کبھی بھی شہرِ مدینہ کے اندر گھوڑے پر سوار نہیں ہوئے جب آپ کے خادمین

سواری پر سوار ہونے کیلئے اصرار کرتے تو آپؒ سختی سے انکار کر دیتے اور فرماتے اے لوگو! مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ جس شہر کی مبارک زمین پر محبوب علیہ ﷺ کے قدم لگے ہوں اس مبارک شہر کی زمین کو میں اپنی سواری کے پاؤں سے روندتا ہوا چلوں۔

(شہر مدینہ)

خدا کی رحمتوں کا برکتوں کا جو خزینہ ہے
اُسی کا نام ہے طیبہ وہی شہرِ مدینہ ہے
مدینہ پاک میں فریاد بھی گھٹ گھٹ کے رہتی ہے
ہے آہوں میں سلیقہ اشک باری میں قرینہ ہے

(نمازِ عشق مدینے میں)

غمِ حیات نہ خوفِ قضا مدینے میں
نمازِ عشق کریں گے ادا مدینے میں
تجلیوں کی عجب ہے فضا مدینے میں
نگاہِ شوق کی ہے، انتہا مدینے میں
اِدھر اُدھر نہ بھٹکتے پھرو، خدا کیلئے
براہِ راست ہے راہِ خدا مدینے میں
اُٹھا ہے جھوم کر ابرِ کرم مدینے سے
پہنچ گئی میری آہ و رسا مدینے میں

☆☆☆

میرے سفینے کو طوفانِ غم کا خوف نہیں
خدا مدینے میں ہے، ناخدا مدینے میں
عجب کیف و مسرت ہے رُوح پر طاری
نگاہِ دل پہ ہے اور دل میرا مدینے میں

قدم بڑھاؤ مدینے کی سمت اے قصرؔی
ہے بیکسوں کا بڑا آسراء مدینے میں

(اک جام وصل دا)

دیس عرب ول جاندیا رائیا تے سرکار ﷺ دیا مہماناں
لے پیغام میرا وی جاویں تے نالے ہنجواں دا نذراناں
تے جا آکھیں محبوب میرے نوں کتے سدلے ہن سلطاناں
دے بخّن نوں اِک جام وصل دا تیرا وسدا رہے میخانہ

(میٹھا مدینہ)

نہ مجھ کو کبھی وہ دکھایا مدینہ
اب تو دکھا دو خدایا مدینہ
وہ یثرب جو ظلمتوں کا تھا شہر پہلے
تو آقا ﷺ نے آکر بنایا مدینہ!
میرے نبی کے دم سے ہیں آئی بہاریں
کہ خیرُ الوریٰ نے بسایا مدینہ
میرے نبی کے روضۂ اطہر کو دیکھو
کیسے دوستوں نے سجایا مدینہ
اِن کی نظر میں نہ جچتی ہے جنت
ہے جن کی نظر میں سمایا مدینہ
میں نے ورقِ دل پر تسکین کی خاطر
ازل سے ہی شاکرؔ لکھایا مدینہ

☆☆☆

(اے مہمان مدینہ)

پہنچ گیوں جدوں روضے اُتے تے یار اٹھنڈا کھیاں نوں پاویں
ویکھ مرے محبوب دی بستی بڑے ادب تھیں پیر ٹھکاویں
تے لکھ کے حال مرے درداں دا وچہ قدماں دے بہہ جاویں
تے فیر توں یار سجن دے دل دا سب کھول کے حال سناویں

احباب ذی وقار!
ہر چیز کی قدر و قیمت اُسی وقت بے مثال اور لازوال ہوتی ہے جب اُس کی نسبت کسی بلند و بالا ہستی سے ہو جائے، جس طرح غلاف کے عام کپڑے کی نسبت قرآن کے غلاف سے ہوتی ہے تو پھر وہ کپڑا بھی قدر و منزلت والا بن جاتا ہے۔
ذرا سوچئے کہ جس جگہ کی نسبت امام الانبیاء سید الانبیا ﷺ سے ہو جائے اس شہر کی عظمت کیا ہوگی...... اس پاک شہر کی ہواؤں فضاؤں کا کیا عالم ہوگا جس شہر کی ہواؤں میں سرکار ﷺ کے سانسوں کی خوشبو عشاق مدینہ کے دلوں کے تار ہلا رہی ہو...... جس پاک در کی دربانی بھی نورانی ملائکہ کرتے ہوں...... جس در پہ حاضر ہو کر قدسیوں کی جماعتیں درود و سلام کے نذرانے پیش کر رہی ہوں
سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الحدیث:
غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ شِفَآءٌ مِنَ الْجُذَامِ (زرقانی علی المواہب)
ترجمہ: مدینہ منورہ کا گرد و غبار جذام (یعنی کوڑھ کی بیماری) کیلئے شفاء ہے
کتنی عظمت اور شان والا اللہ عز و جل کے محبوب کا شہر ہے۔ جس شہر کے گرد و غبار میں بھی شفاء ہے...... رنج والم کے ماروں کیلئے شہر حبیب ﷺ میں درد دل کی دوا ہے...... ہر اُس انسان کو اس شہر میں پناہ ملتی ہے جو بے آسراء ہے...... اس پاک شہر میں مرنے والا جنت کا حقدار ہے...... اس پاک عظمت والے شہر مدینہ طیبہ میں ہی اُمت کا غمخوار ہے جو مدینے سے محبت کرتا ہوا مرے اُس کا بیڑا پار ہے

(مدینے میں ہر طرف چین ہے قرار ہے)

مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں ہر طرف پیار ہی پیار ہے
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں ہر طرف کیف و سرور ہے
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں عاصیوں کو پناہ ملتی ہے
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں پرندوں کو اُڑنے کا سلیقہ ہے
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں ہر سُو نور ہی نور نظر آتا ہے
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں سلطان مدینہ ﷺ سے خیرات ملتی ہے
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں قدسی آکر دربانی کرتے ہیں
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں روضۂ انور پر ملائکہ درود پڑھتے ہیں
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں پھولوں پہ کلیوں پہ نکھار نظر آتا ہے
مدینۃ الرسول ﷺ ...... میں جانے والوں کو جلوۂ یار نظر آتا ہے

(کاش میں دیکھوں منور راہیں)

کاش! ہوتا جو اگر طائرِ پرواز میں بھی
اُن کے دربار میں پھر چین سے رہتا میں بھی
وہ چٹائی جو سدا زیرِ نگیں تھی اُن کے
اُس چٹائی کا اگر ہوتا جو تنکا میں بھی
پائے انور سے جو ہوتی تھیں منور راہیں
اُنہی راہوں کا اگر ہوتا جو زرّہ میں بھی
کالی بدلی جو برس کر ابھی روضے سے گئی
کاش! اُس آب کا ہوتا جو قطرہ میں بھی
رشک کرتے میری قسمت پر بھی دُنیا والے
دفن ہوتا جو فدا اُن کے شہر میں بھی

(مدینے کی ہوا)

طبیبو مجھے نہ دوا چاہیے
شفا کیلئے نہ دعا چاہیے
میرے زنگِ دل کو جلا چاہیے
اور مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہیے
گناہوں سے شرمندہ منہ کیلئے
کملی والے کی کالی رداء چاہیے

(افلاک کا زینہ)

اے دُنیا کے انسانو! جو شہر مدینہ ہے
سچ جانو اِسی شہر میں افلاک کا زینہ ہے
سنسار کے ماتھے پر بے مثل نگینہ ہے
ہر دن ہے وہاں عید ہر رات شبینہ ہے
رحمت کی برستی جو ہر وقت سکینہ ہے
اُس جاپہ پرندوں کو اُڑنے کا قرینہ ہے
آدم علیہ السلام کی جو اس شہر میں اولادِ نرینہ ہے
ہاتھوں میں اُسی کے تو اُمت کا سفینہ ہے
دربار میں اک اُن کے جالی زرینہ ہے
منگتوں کیلئے ہر دم رحمت کا خزینہ ہے
بہتر ہے جو خوشبو سے وہ اُن کا پسینہ ہے
یا رب فدا نے بھی دیکھے وہ کیسا مدینہ ہے

☆☆☆

(میرے سرکار ﷺ مدینے والے)

تکتے تکتے آپ کا پیغام مدینے والے
تھک گیا ہوں میرے سرکار مدینے والے
غم فرقت کی نہیں تاب مدینے والے
کس قدر ہو گیا ہوں بے تاب مدینے والے
مجھ پر بھی کبھی ہو احسان مدینے والے
بن جاؤں میں ترا مہمان مدینے والے

(نقشہ مدینے کا)

میرے مولا دلِ عاصی کا میلا ہو گیا شیشہ
جلا دیجئے آقا بلا کر آب گینے کی
کوئی پوچھے کہ ہوگا کس طرح نقشہ مدینے کا
تصور میں سدا تصویر رہتی ہے مدینے کی
نسیم صبح سے آتی ہے جب خوشبو مدینے کی
دلِ مضطرب میں حسرت اور بھڑتی ہے مدینے کی

(چشمِ نم)

یا رسول خدا اپنا عشق و وفا عطا کیجئے
دل مضطرب اور چشم نم بھی مجھے عطا کیجئے
بوصیریؒ کو آپ نے عطا کی تھی رداء!
اُس ردا کا صدقہ کملی میں اپنی چھپا لیجئے
تڑپتا ہوں گنبد خضریٰ کے نقشے کو میں دیکھ کر
واسطہ آپکو سنہری جالیوں کا مجھ کو مدینے بلا لیجئے

آرزو ہے فقط جلالی کی یا اللہ عزوجل
سر انکی چوکھٹ پر ہو اور مجھے قضا دیجئے

سامعین ذی احتشام!

ویسے تو محبوب کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر مدینہ منورہ ہے اس شہر کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو گی ہے اسی وجہ سے سرکار کے روضۂ اقدس کی زیارت کی لگن اور اس پاک در کے لئے بے تاب رہنا ہر عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کا خاصہ ہے۔

ہاں! ہاں!

ایمان کا خاصہ کیوں نہ ہو کہ وہی در اقدس تو مرجعِ خلائق ہے...... منبعٔ رشد و ہدایت...... چشمۂ رحمت ہے...... اور اس محبِ صادق کو اپنے محبوب اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں ہی سکون وراحت ملتی ہے۔ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بلکہ ایمان کی دولت اور اس کے علاوہ سب نعمتیں اسی در اقدس کی برکت سے ہی ملیں ہیں اور یہاں تک کہ بخشش کی خیرات بھی اسی در سے ملتی ہے۔

کلام پاک میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

ولو انهم اذظلموٓا انفسهم جآء وک فاستغفر الله واستغفر لهم الرسول لوجدو الله توّاباً رّحيمًاo

ترجمہ: یعنی اگر وہ لوگ جنہوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا، اے رسول آپ کے دربار میں حاضر ہو جائیں پھر اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ سے بخشش مانگیں اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں تو وہ اللہ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا پائیں گے)۔

گویا قرآن کریم اس بات کی تصدیق فرما رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک در اقدس پر گنہگاروں کو بخشش کی خیرات ملنی یقینی امر ہے۔ کلام الٰہی اس کا ضامن ہے اور خلوصِ نیت شرطِ اول ہے۔

الحدیث: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میری قبر کی زیارت کرے اس

کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے۔ جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔

ایک دوسری جگہ اور روایت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے
''جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے جفا کی۔

یاد رکھیں'' کہ مدینہ طیبہ کا سفر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے کیا جائے تو یہ بہت بڑی سعادت ہے بعض لوگ عوام الناس کو اس سعادت سے محروم کرنے کیلئے مختلف حیلے اور جھوٹے دلائل دے کر شرک و بدعت کی رٹ لگا کر کہتے ہیں کہ صرف مسجد نبوی کی زیارت کا ارادہ کرنا چاہیئے اور روضۂ سرکار ﷺ کی زیارت کی نیت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ سب ان کی باتیں دغا بازی اور فریب کاری اور ایسے لوگوں کے سینے محبت سرکار ﷺ سے خالی ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے

کیونکہ عشاقِ سرکار ﷺ کا عقیدہ تو یہ ہے:

اُن کی طفیل رب نے حج بھی کرا دیا
اصلِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے

اور قلندرِ لاہوری، علامہ اقبال کہتے ہیں:

ہوا ہو ایسی کہ ہندوستان سے اے اقبال
اڑا کے مجھ کو غبارِ رہ حجاز کرے

جناب احقر لکھتے ہیں:

آرزو ہے روضۂ اطہر کا منظر دیکھتے ...... صبح انور دیکھتے، شام معنبر دیکھتے
جالیوں کو تھام کر بادیدۂ تر دیکھتے ...... کوندتی برق تجلی کا وہ منظر دیکھتے
ہم ریاض جنت الفردوس میں پڑھتے نماز ...... پھر بہت نزدیک سے حضرت کا منبر دیکھتے

☆☆☆
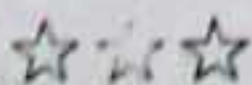
(حبیبی یارسول اللہ)

شہر اپنا دکھا مجھ کو حبیبی یا رسول اللہ
قدموں میں بلا مجھ کو حبیبی یا رسول اللہ
میرے دکھ کی دوا آقا تیرے در سے ہی ملنی ہے!
تو پھر روضئے پر مجھ کو طبیبی یارسول اللہ
تیرے در پہ آئے شاکر مگر یہ اک ہے مجبوری
کہ ہے راستہ روک کر بیٹھی غریبی یا رسول اللہ

(طیبہ نگر)

کوئی شہر جہان تے ویکھاؤ ایسا جنی شان شہر مدینے دی اے
اُس جانی لئی بنیا جگ سارا ساری برکت اُس عربی نگینے دی اے
ہواواں فضاواں معطر ہوئیاں ہر خوشبو نبی ﷺ دے پسینے دی اے
قدمی لگ کے شاکر نے پار ہوناں بڑی عظمت نبی دے سفینے دی اے

جناب بندہ!
اس خاکی دنیا میں ہر کسی کو کسی نہ کسی خوبی پہ ناز ہے مثلاً:
☆کسی کو امیر ہونے پر ...... ناز ہے
تو
......
☆کسی کو وزیر ہونے پر ناز ہے
☆کسی کو صاحب جاگیر ہونے پر ...... ناز ہے
تو
......
☆کسی کو اپنے گھر پر ناز ہے
☆کسی کو اپنے کسی رہبر پر ...... ناز ہے

تو

....

☆کسی کو اپنی عزت پر ناز ہے
☆کسی کو اپنی دولت پر ...... ناز ہے
☆کسی کو اپنی صورت پر ...... ناز ہے

تو

....

☆کسی کو اپنی سیرت پر ناز ہے
☆کسی کو اپنے دلدار پر ...... ناز ہے

مگر:

قربان جاؤں عشاق سرکا ﷺ کے عقیدے پر
اِن کو تو بس نبی ﷺ کے مدینے پر ناز ہے

سامعین محترم!

الحمدللہ ہمیں اپنے بلند تر عقیدے پر ناز ہے اور ناز کیوں نہ ہو کے ہمارا عقیدہ پاک اور طیب و طاہر ہے ہمارا عقیدہ اس لئے بھی قابل فخر اور لائق ناز ہے کہ یہ صحابہ پاک کا عقیدہ ہے، تابعین کا عقیدہ ہے، ہمارا عقیدہ اتنا پاکیزہ عقیدہ ہے کہ ہر کسی کی عظمت کو تسلیم کرنے کا درس دیتا ہے

اسی لئے تو ہم:

اللہ عزوجل کی وحدت کے قائل ہیں
سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت کے قائل ہیں
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صداقت کے قائل ہیں
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت کے قائل ہیں
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شرافت کے قائل ہیں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے قائل ہیں
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی امامت کے قائل ہیں
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے قائل ہیں

حضرت فاطمہ بتول ؓ کی طہارت کے قائل ہیں

اولیاء کرام کی ولایت کے قائل ہیں

سرکار ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ میرے صحابہ کی زندگی کی طرح زندگی گزارو تو صحابہ پاک کے طریقہ زندگی کو ہی ہم نے اپنی زندگی کا نصب العین بنا رکھا ہے

حضور امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ سے ہم نے مدینے سے پیار کا سبق لیا ہے حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں

اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک و اجعل موتی فی بلد رسولک (بخاری شریف)

ترجمہ:۔ اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت کی موت عطا فرما اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقرر فرما۔

(رحمتوں کی برسات)

آپ کے شہر کی ہر بات بہت اچھی ہے
دن بہت اچھا ہے ہر رات بہت اچھی ہے
جب سے ہے گنبدِ خضریٰ کی زیارت نصیب ہوئی
فضل حق سے گزر اوقات بہت اچھی ہے
میں اور سرور کونین ﷺ کی مدح سرائی
رحمتوں کی یہ برسات بہت اچھی ہے
پیش کرنے کو تو سوغاتیں بہت ہیں لیکن
ہے درودوں کی جو سوغات بہت اچھی ہے
شکرِ حق نعت نبی ﷺ مرا مقدر ہے امین
حق کی رحمت کی یہ برسات بہت اچھی ہے

☆☆☆

(سرکار ﷺ کا شہر مدینہ)

شہر مدینہ وہ ہے ...... جہاں رحمتِ الٰہی کی سوغات ملتی ہے

شہر مدینہ وہ ہے ...... جہاں صلوٰۃ وسلام کی شیرینی وحلاوت گھلتی ہے

شہر مدینہ وہ ہے ...... جہاں اللہ کی رحمت چھم چھم کر کے برستی ہے

شہر مدینہ وہ ہے ...... جہاں ہر کسی کی خطا مٹا دی جاتی ہے

شہر مدینہ وہ ہے ...... جہاں اعمال کو برکت نصیب ہوتی ہے

شہر مدینہ وہ ہے ...... جہاں سب کو تحفۂ شفاعت ملتا ہے

(قدرت کا شہکار مدینہ)

یا نبی ﷺ ابرِ گہر بار مدینہ تیرا

مظہر جلوۂ انوارِ مدینہ تیرا

جب کبھی ہو گیا رخ سوئے مدینہ میرا

نظر آیا شہِ ابرار مدینہ تیرا

...... ☆☆ ......

پوچھا جب زائرِ طیبہ سے لگا یوں کہنے

روز و شب دیکھا ضیا بار مدینہ

یوں تو یہ چودہ طبق شانِ خدا ہیں لیکن

ذاتِ باری کا انوکھا ہے شہکار مدینہ

(اک نظارہ گنبدِ خضریٰ کا)

سب پیاروں سے پیارا ہے...... اک جلوہ گنبدِ خضریٰ کا

سب منگتوں کا گزارہ ہے ...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا

سب طالبوں کی التجا ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
جہنم سے چھٹکارا ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
سب دکھیوں کا مداوا ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
سب مرضوں کی دوا ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
حق کی یہ عطا ہے ...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
حق کا جمال ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
حق کا کمال ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
دیوانو کی جان ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا
عاشقوں کی شان ہے...... اک جلوہ گنبد خضریٰ کا

(مٹی کیمیا ہے محمد ﷺ کے شہر کی)

کیوں آکے رو رہا ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ہر درد کی دوا ہے محمد ﷺ کے شہر میں
آؤ گہنگارو! چلو سر کے بل چلیں
توبہ کا در کھلا ہے محمد ﷺ کے شہر میں
قدموں نے اُن کے خاک کو کندن بنا دیا
مٹی بھی کیمیاء ہے محمد ﷺ کے شہر میں
اے راز میں تو ہند میں موجود ہوں!!
مگر دل نعت پڑھ رہا ہے محمد ﷺ کے شہر میں

سامعین کرام!

اللہ عزوجل ہم سب کی مدینۃ الرسول کی حاضری کی سعادت عطا فرمائے۔ آپ میں سے جب بھی کوئی حج بیت اللہ کے بعد مدینہ شریف روانہ ہو تو یاد رہے! کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے تقریباً پونے تین سو میل یا تقریباً ساڑھے چار سو کلو میٹر ہے پانچ چھ گھنٹے کا سفر ہے جب مدینہ منورہ کا مبارک سفر شروع ہو تو یہ تصور کریں کہ سلطان دو

عالم ﷺ کے دربار میں حاضر ہونا ہے تمام راستہ، عقیدت، محبت، اور ادب و احترام کے ساتھ درود و سلام پڑھتے ہوئے گزاریں جوں جوں وہ رشک جنت منزل قریب آتی جائے وصل کی۔ بے قراری، زیارت کا شوق، جذبۂ عجز و نیاز بڑھتا چلا جائے اور درود و سلام کی کثرت ہوتی جائے

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ

جبیں افسردہ قدم لرزیدہ لرزیدہ

جب مدینہ منورہ کی حسیں اور دلنشین بستی نظر آئے مسجد نبوی کے مینار سبز گنبد کا نظارہ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے اور دل و جان کو سکون بخشے تو اُس گھڑی دست بستہ مجسمۂ ادب و احترام بن کر سلام عقیدت عرض کریں اور حاضری کی سعادت پر اللہ عزوجل کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں

مدینہ شریف پہنچ کر پاک وصاف لباس پہن کر، خوشبو لگا کر، جلد از جلد تیار ہو کر حاضری دینے کیلئے مسجد نبوی شریف کی طرف چلیں اب مسجد کے قریب آ کر باب جبرئیل کا پتہ کریں کہ پہلی مرتبہ باب جبریل سے ہی داخل ہو کر حاضری دیں...... نظریں جھکائے ہوئے دروازۂ اقدس پر ذرا رکیں...... پھر دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یوں عرض کریں۔ بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتك اور دوسرا پاؤں اندر رکھتے ہوئے مستحب اعتکاف کی نیت کر لیں۔ باب جبرئیل سے اندر داخل ہو کر بائیں طرف مڑیں اور ''تحیۃ المسجد'' کے دو نفل ادا کریں اب ذرا اور آگے بڑھیں اس وقت دائیں جانب سنہری جالیوں سے مزین ''حجرہ مبارک'' وہ جائے مقصود ہے جس کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے ان گنت دل تڑپتے ہیں ذرا قبلہ کی جانب آگے بڑھ کر دائیں طرف مڑیں اور اس ''حجرہ مبارک'' کی جنوبی دیوار کی سمت آئیں اور نظریں جھکا کر ادب کا دامن پکڑ کر دیکھیں کہ سامنے نورانی سنہری جالیاں، قلب و نظر کو معطر و معنبر کر رہی ہیں ان کے درمیان سے کچھ مغرب کی طرف ایک چمکدار حلقہ (دائرہ) کوئی ایک بالشت قطر کا نظر آتا ہے۔ اسی مقام پر زیارت گاہ ملائکہ و مومنین ہے یہ سوراخ حضور شافع یوم النشور ﷺ کے چہرہ انور کے بالکل سامنے ہے اس جگہ جالی مبارک سے چند قدم پیچھے ہٹ کر دست بستہ کھڑے ہو جائیں اور اب دل میں یہ یقین کر لیں

کہ والی کائنات ﷺ سامنے تشریف فرما ہیں مجھے دیکھ رہے ہیں صلوٰۃ وسلام اور گزارشات سماعت فرما رہے ہیں اور شرفِ قبولیت عطا فرما رہے ہیں

ادب سے ہلکی آواز میں، سوز وگداز کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے پرنم آنکھوں کے ساتھ ہدیہ درود وسلام پیش کریں

سایۂ میزابِ رحمت میں دعا کرتے ہوئے
اپنی چشمِ نم سے اپنا دیدۂ تر دیکھتے
آبِ زم زم سے وضو کرتے نہاتے بار بار
پھر گناہوں سے مطہر جسم احقر دیکھتے

☆☆☆

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋
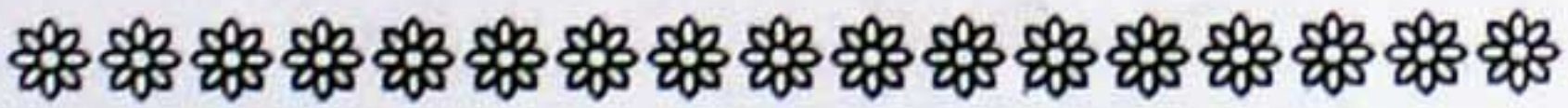
باب نمبر 12

شان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

قابل قدر، ارباب علم ودانش!

آج کی یہ حسیں دلنشیں محفل پاک، گوہر یکتا، نوری مکھڑا، پیکر عشق مصطفیٰ، پیکر اخلاص ووفا، تاجدار ھل اتیٰ، باب علم مصطفیٰ ﷺ سرتاج الاصفیاء، شجاعت کے غضنفر، سخاوت کے سمندر، نیر برج سخا، شمع بزم ھدیٰ، امام الاتقیاء، سلطان الاولیا، امام الثقلین، سید المشرقین والمغربین، ابوتراب، عالی جناب، مشکل کشا، داماد مصطفیٰ!

حضرت علی المرتضیٰ کی شان، پرُ ایمان کے سلسلہ میں انعقاد پذیر ہے دعائے دل یہ ہے کہ اللہ عزوجل ہم سب کو اس محفل سے ڈھیروں فیوض وبرکات کشکولِ قلب وذہن میں محفوظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ہر شخص مقدر کا سکندر نہیں ہوتا
دنیائے معرفت کا سمندر نہیں ہوتا

میرے ارباب فہم وفراست

انسان عالم تو ہوسکتا ہے...... مفسر تو ہوسکتا ہے...... محدث بھی ہوسکتا ہے...... معلم بھی ہوسکتا ہے...... متعلم بھی ہوسکتا ہے...... مفکر بھی ہوسکتا ہے...... مدبر بھی ہوسکتا ہے...... چمنستان عشق کی کلی ہوسکتا ہے...... نیکو پارسا ولی ہوسکتا ہے

مگر!

ہر شخص مقدر کا سکندر نہیں ہوتا
دنیائے معرفت کا سمندر نہیں ہوتا
جب تک نہ جھکے سرتاج زہرا تیرے در پر
تقی کوئی غوث قطب ابدال قلندر نہیں ہوتا

ہاں، ہاں! حقیقت اور معرفت کے متلاشیو!

درِ علی وہ در ہے جہاں پر غلاموں اور گداؤں اور تمنائے دل لیکر آنے والوں کو زمانے کا سکندر بنا دیا جاتا ہے اور اسی در سے معرفت کا وہ سمندر بہتا ہے کہ اصفیاء اتقیاء، اولیا، یہاں کی غلامی کا تاج سر پر سجا کے ولی بنتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ولی وہی بنتے ہیں جو پہلے غلام علی بنتے ہیں

ہر ولی کا نعرہ یہی ہے کہ علی علی مولا، مولا نا علی مولا، سب کے دل کی صدا یہ ہے کہ:

حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضٰی علی ہستم
پیشوائے تمام رندانم
کہ سگ کوئے شیر یزدانم

جناب بندہ!

کوئی ولی ہو یا درویش...... دنیا دار ہو یا باریش...... عربی ہو یا عجمی...... عالم ہو یا جاہل...... مفکر ہو یا مفسر، پیر ہو یا مرید...... سب بڑی عاجزی کے ساتھ اس بات کو وردِ زباں، قرارِ جاں، صدائے عاشقاں، ذکرِ جانِ جاں، سمجھ کر یوں کہتے ہیں

شاہِ شریعتم علی پیرِ طریقتم علی
حق باعلی حقیقتم دم دھمادم علی علی

(حضرت شاہ شمس تبریز)

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
لافتٰی الا علی لاسیف الا ذوالفقار

(علامہ اقبالؒ)

کوئی نبی نہیں ہے میرے مصطفٰی کے بعد
شیرِ خدا نہیں ہے کوئی علی مرتضٰی کے بعد

(راز)

جنابِ من! سامعین محترم!

محبوب کا شہر ہے...... جنت کی لہر ہے...... والضحیٰ کا مکھڑا اپنے نور سے جہاں کو چمکا رہا ہے...... واللیل کی زلفیں لہرا رہی ہیں...... میٹھی میٹھی ہوائیں میرے آقا ﷺ کو چوم کر بھینی بھینی خوشبو کو لیکر صحابہ تک پہنچا رہی ہیں...... میرے آقا ﷺ مسکرا رہے ہیں یوں لگتا ہے کہ ابھی آقا کچھ فرما رہے ہیں...... اچانک وہ لِسَانُ اللّٰہ والی زباں ہلتی ہے...... لِسَانُ اللّٰہ زبان سرکار دو عالم ﷺ وہ زباں جس پہ خدا بولتا ہے فرمان

رسالت پر فوراً صحابہ بڑی خاموشی سے کان رکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ زیب مجالس ابرار، نور عیون اخیار، حاویٔ علوم سابقین

سید المرسلین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

الحدیث: **علی مع القرآن والقرآن مع علی ٥**

ترجمہ: علی قرآن کے ساتھ ہے قرآن علی کے ساتھ ہے

احباب علم و دانش!

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن میں کیا کیا ہے مسند علم و شریعت کے تاجدار اس بات پر متفق ہیں کہ **جمیع العلم فی القرآن** تمام علوم جو ہیں وہ قرآن میں ہیں یہ الگ بات ہے کہ **ولکن تقاصر عنه افهام الرجال** لوگ اس کو مکمل طریقے سے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

محترم المقام دوستو! بزرگو!

اس حقیقت کو ماننا پڑے گا کہ تمام علوم بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں کیونکہ منبع علم و حکمت، قرآن پاک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے پھر اس طرح کہا جائے تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا کہ:

علم الصرف علی کیساتھ ہے ...... علم البدیع علی کیساتھ ہے
علم النحو علی کیساتھ ہے ...... علم الکلام علی کیساتھ ہے
علم المعانی علی کیساتھ ہے ...... علم التاریخ علی کیساتھ ہے
علم البیان علی کیساتھ ہے ...... علم الاصول علی کیساتھ ہے
علم الفقہ علی کیساتھ ہے ...... علم اللغہ علی کیساتھ ہے
علم الفروع علی کیساتھ ہے ...... علم الادب علی کیساتھ ہے
علم التفسیر علی کیساتھ ہے ...... علم التعبیر علی کیساتھ ہے
علم التحریر علی کیساتھ ہے ...... علم التقریر علی کیساتھ ہے
علم الدعوہ علی کیساتھ ہے ...... علی الفلسفہ علی کیساتھ ہے

علم المناظرہ علی کیساتھ ہے
علم المناطقہ علی کیساتھ ہے
علم الاطلاق علی کیساتھ ہے
علم الاخلاق علی کیساتھ ہے

علم العبادات علی کیساتھ ہے ...... علم المعاہدات علی کیساتھ ہے
علم الحیاتیات علی کیساتھ ہے ...... علم النفسیات علی کیساتھ ہے
علم الفلکیات علی کیساتھ ہے ...... علم المعاملات علی کیساتھ ہے

(بابِ شہر علم صلی اللہ علیہ وسلم)

کونین کا جواب رخ بوتراب ہے
منہ بولتی کتاب رخ بوتراب ہے

ذوق نظر جواں ہو تو اُس ذوق کی قسم
ہر سمت بے نقاب رخ بوتراب ہے

گر ہو سکے تو ولیوں کی محفل میں دیکھئے
ذروں میں آفتاب رخ بوتراب ہے

اُعظم جسے نبی نے کہا باب شہر علم
ہاں ہاں وہی تو باب رخ بوتراب ہے

(بخشش کا سامان علی)

ابوالحسنین علی ہیں ...... امام المتقین علی ہیں
اخیٔ سید المرسلین علی ہیں ...... قلندر کی تسکین علی ہیں
شریعت کی تلقین علی ہیں ...... امام المومنین علی ہیں
پہلے مسلمان علی ہیں ...... ہر دل کا ارمان علی ہیں
کامل ایمان علی ہیں ...... معطر لسان علی ہیں

شاہ مردان علی ہیں ...... ولایت کا گلستان علی ہیں
رحمت کا سائبان علی ہیں ...... بخشش کا سامان علی ہیں

(علی کے چاہنے والے)

علی کے عشق کا بیمار محمد ہے
علی کا چاہنے والا طلبگار محمد ہے
علی کی گفتگو واللہ گفتار محمد ہے
علی المرتضٰی کی دید دیدار محمد ہے

(نورٌ علی نور کی تنویر)

نورٌ علی نور کی تنویر علی رضی اللہ عنہ ہیں ...... اسرار امامت کی تعبیر رضی اللہ عنہ علی ہیں
قرآن کی پاک تفسیر علی رضی اللہ عنہ ہیں ...... مقدر کے سکندر کی تقدیر علی رضی اللہ عنہ ہیں
قلم قدرت کی تحریر علی رضی اللہ عنہ ہیں ...... پیشوائے صغیر و کبیر علی رضی اللہ عنہ ہیں
رونق ایماں کیف و سرور علی رضی اللہ عنہ ہیں ...... عشق رسالت سے غیور علی رضی اللہ عنہ ہیں
کتاب الٰہی کے عالم علی رضی اللہ عنہ ہیں ...... کوثر و تسنیم کے قاسم علی رضی اللہ عنہ ہیں
مجاہد دین حیدر و صفدر علی رضی اللہ عنہ ہیں ...... دامادِ پیغمبر اخی پیغمبر علی رضی اللہ عنہ ہیں

کائنات کی جان علی رضی اللہ عنہ ہیں
روحِ ایمان علی رضی اللہ عنہ ہیں
جان ایمان علی رضی اللہ عنہ ہیں
محبت کا سائبان علی رضی اللہ عنہ ہیں
چلن شاکر بات ختم کر دے
میرا دین ایمان علی رضی اللہ عنہ ہیں
اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی علی

محترم المقام، سامعین کرام!

مولائے کائنات، بحر لطف وسخا، سید نا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالی شان، مومن اور منافق کو پہنچاننے کیلئے نام علی کافی ہے، واہ! سبحان اللہ!

مومن اور منافق کے درمیان فرق کا پتہ دینے والی ذات بھی اخیٔ رسول، شوہر بتول، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی کی ذات بابرکات ٹھہری، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''جس کسی نے میرے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی، اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا، اس نے خدا سے بغض رکھا

(کنز العمال)

جناب بندہ! میری سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے مسلمانوں کو مومن اور منافق کو پرکھنے کا ایک اُصول سمجھا دیا، ایک قاعدہ بتا دیا کہ جب پتا لگانا ہو کہ کیا فلاں بندہ اللہ والا ہے، نبی والا ہے تو اس بات پر عمل کرو یعنی کہ پہلے پتہ چلاؤ کہ کیا وہ علی والا ہے، اگر تو وہ علی والا ہے یہ بات بھی سچ ثابت ہوگی کہ وہ اصل مومن ہے جو خدا کو بھی چاہے، رسول کو بھی چاہے، علی کو بھی چاہے اور جو علی سے بغض رکھے وہ چاہے لاکھ توحید کے نعرے لگائے اُس سے بڑھ کر منافق کوئی نہیں ہے۔

اور جو عشاق مولا علی سے پیار کرنے والے ہیں وہ تو شان علی رضی اللہ عنہ یوں کہتے ہیں کہ:

ازل کی مستی رقصاں ابد کا کیف و سرور
ظہور سر ولایت، نمود عشق غیور
جلال چہرۂ یزداں، جمال روئے رسول
فروغ صبح تجلی، سکون و قلب ملول
قسیم کوثر و تسنیم کی ادائے جمیل
حریم قدس کا محرم نبی کے گھر کا کفیل

بدوشِ خواجہ ولایت کا منتہائے کمال
زمانہ لا نہ سکے گا کبھی علیؓ کی مثال

جناب بندہ! کون علیؓ صداقت سے لبریز حقیقت کے مالک، علم وعمل کے پیکر، اخلاص وشفقت کے علمبردار علیؓ جانشین خطیب الانبیاء، علیؓ علم و فصاحت جس ہستی پر ناز کریں قاسم کوثر وتسنیم جیسی عظیم صفت ہستی اور کمال کے حامل علیؓ۔

علیؓ معنیٔ اُم الکتاب و نفسِ رسول
علیؓ لطیف، علیؓ حسن علت ومعلول
علیؓ علیم، علی عالم، علیؓ معلوم
علیؓ قسیم، علیؓ قاسم، علیؓ مقسوم
علیؓ خبیر، علی مخبر، علی ہے خبر
علیؓ نظیر، علیؓ ناظر، علی ہے نظر
علیؓ حسین، علیؓ احسن، علیؓ ہے حسن
علیؓ خزینۂ علی خازن، علیؓ مخزن

(مشکل کشا علیؓ)

گھر میں، سفر میں، قبر میں، میدانِ حشر میں
ہر دم ہمارے ساتھ ہیں مشکل کشا علیؓ
آقا ترے غلام کہاں جائیں لے خبر
در پیشِ مشکلات ہیں، مشکل کشا علیؓ
وقتِ مصیبت اُن کو پکارو اے دوستو!
دافع ہمہ آفات ہیں مشکل کشا علیؓ

☆☆☆

(ہر کوئی بولے علی علی رضی اللہ عنہ)

سامعین! ہر طرف سے:

سب امام بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... صاحب مقام بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
اعلیٰ کردار بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... صاحب وقار بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
سلطان بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... مہمان بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
ہر صبح بولے علی علی رضی اللہ عنہ
ہر شام پکارے علی علی رضی اللہ عنہ
میراں بھی بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... میرے خواجہ بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
میرے داتا بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... میرے بابا بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
میرے باہو بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... میرے صابر بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
مہر علی بھی بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... سید جماعت علی بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
مفسر بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... مفکر بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
اب مل کر بولیں علی علی رضی اللہ عنہ ...... سب مل کر بولیں علی علی رضی اللہ عنہ
نعرہ حیدری یا علی، یا علی

(کون علی رضی اللہ عنہ؟)

ولایت والے علی رضی اللہ عنہ ...... بڑی طہارت والے علی رضی اللہ عنہ
ذات کے اعلیٰ علی رضی اللہ عنہ ...... بڑی شجاعت والے علی رضی اللہ عنہ
بڑی رفعت والے علی رضی اللہ عنہ ...... بڑی نزاکت والے علی رضی اللہ عنہ
بڑی عظمت والے علی رضی اللہ عنہ ...... بڑی نفاست والے علی رضی اللہ عنہ
بڑی عزت والے علی رضی اللہ عنہ ...... بڑی محبت والے علی رضی اللہ عنہ
بڑی برکت والے علی رضی اللہ عنہ ...... بڑی قوت والے علی رضی اللہ عنہ
بڑی زینت والے علی رضی اللہ عنہ ...... وہ جنت والے علی رضی اللہ عنہ

بڑی عنایت والے علی رضی اللہ عنہ
بڑی شرافت والے علی رضی اللہ عنہ
وہ نور والے علی رضی اللہ عنہ ...... وہ سرور والے علی رضی اللہ عنہ
سب سے اعلیٰ علی رضی اللہ عنہ ...... ارفع و اعلیٰ علی رضی اللہ عنہ

(شیر خدا مولا علی رضی اللہ عنہ)

میرے حاجت روا مولا علی ہیں
میرے مشکل کشا مولا علی ہیں
خدا نے جن کو تیغ لافتیٰ دی
وہی شیر خدا مولا علی ہیں
تلاطم کا مری کشتی کو کیا ڈر
کہ اس کے ناخدا مولا علی ہیں
میں کیوں غیروں کے در پہ جاؤں اعظم
میرے دکھ کی دوا مولا علی ہیں

قابل قدر! اربابِ علم ودانش!

بخاری شریف کی حدیث پاک ہے جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 892 کہ میرے آقا، حجت حق الیقین، تفسیر قرآن مبین، تصیح علوم متقدمین، سند انبیا ومرسلین، سید المعلمین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

الحدیث:

جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے سے پیار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھے فلاں بندے سے پیار ہو گیا ہے اُس بندے کو بھی مجھ سے پیار ہو گیا ہے۔ جبرائیل اب تمہارے لئے حکم یہ ہے کہ تم بھی اُس فلاں فلاں بندے سے پیار کرو اور ہاں سارے آسمان والوں کو بھی میرا حکم سنا دو کہ اللہ فلاں بندے سے پیار کرتا ہے تم سب بھی اس سے پیار کرو، پھر سب زمین والوں سے کہہ دو کہ اللہ اس فلاں بندے

سے پیار کرتا ہے تم بھی اس سے پیار کرو اور پھر سرکار فرماتے ہیں سب زمین والے بھی اس بندے سے پیار کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

جناب بندہ!

محبت کا قاعدہ کلیہ ہے کہ جس سے محبت ہو، پیار ہو، اس کو (نومی نیٹ) بھی کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو جب عرش بریں پر علی سے پیار اہوا اللہ نے علیؑ کا نام لیا۔ عرش والوں کو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیار ہوا تو عرش والوں نے علی رضی اللہ عنہ کا نام لیا، اور جب زمین والوں کو علی سے پیار اہوا تو زمین والوں نے ہر کوچہ کوچہ، قریہ قریہ، ہر نگر نگر، گلی گلی، علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کرنا شروع کر دیا۔

جناب من!

یہ بات تو ہمارے دائرہ عقل وخرد سے باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح علی کا نام لیا۔ یقیناً اپنی شان کے شایان شان لیا ہوگا جبرائیل نے اپنی شان کے لائق نام لیا ہوگا مگر جب فرش والوں کے دل میں یہ ڈالا گیا کہ اللہ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتا ہے۔

جبرائیل علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں، میکائیل علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں، اسرافیل علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں، عزرائیل علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں، رضوان علی رضی اللہ عنہ سے پیار کر رہے ہیں، بلکہ سارے فرشتے علی سے پیار کر رہے ہیں جنت کے حور وغلماں علی رضی اللہ عنہ سے پیار کر رہے ہیں جنت کی ہوائیں علی رضی اللہ عنہ سے پیار کر رہی ہیں عرش کی صدائیں علی سے پیار کر رہی ہیں اور اے انسان تم بھی علی سے پیار کرو تو جب ہمارا ذوق بنا ہمارا شوق بڑھا ہمارے ضمیر نے ہمیں جھنجھوڑ کر کہا! کہ اے مومن تو بھی بول!۔

علی کا چہرہ نبی کا چہرہ
نبی کا چہرہ علی کا چہرہ

ماتھے پہ چمکے نور کا سہرا
علی ہے میرا علی ہے تیرا

محترم المقام، سامعین کرام!

علی وہ ہیں، جن کو سید الانبیاء نے اپنا خاص قرب عطا فرمایا اور جناب علی رضی اللہ عنہ کے خون کو اپنا خون ارشاد فرمایا جناب علی کی اولاد کو اپنی اولاد ارشاد فرمایا جب بھی جناب علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو بڑی محبت سے بلایا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں علی وہ ہے جسکو اللہ نے بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پسند فرمایا۔ جناب علی رضی اللہ عنہ کو اللہ نے بلند سے بلند مقام عطا فرمایا اور سید الانبیاء نے اللہ کے حکم پر خیبر کے روز فتح کا جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور اتنا نوازا، اتنا نوازا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ٹھہرایا اور جب ہجرت کی رات آئی تو سرکار نے اپنے بستر پر سلایا، کفار اور منافقین حیراں رہے کہ واہ مولا رات کو نبی کو سلایا، مگر صبح علی کو جگایا

کپڑے بھی وہی، چادر بھی وہی ہے، دستار وہی ہے
چلتا ہے تو لگتا ہے کہ اللہ کا نبی ہے
انگشت بدنداں ہیں مکہ کے کافر
کے سویا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاگا تو علی رضی اللہ عنہ ہے

(حب علی)

باراں سالاں دے بھانویں توں رکھ روزے
مان کریں نہ یار تراویحاں دا
دامن علی دا چھڈ کے ٹرے جیڑے
رستہ نا پیا اُوہناں خرابیاں دا
باجھوں علی دے پل نئیں پار ہونا
بس چلنا نئیں اُوتھے حاجیاں دا
حب علی دے وچہ جیڑا مرے دردی
وارث اُوھو ای فردوس دی چابیاں دا

(دربارِ علی)

خیرات علم و بخشش محشر متاع خلد
ملتی ہے بے دریغ یہ حسن نصیب ہے
جو کچھ بھی مانگنا ہے علی کے در سے مانگ
یہ در خدا کے در سے بالکل قریب ہے

ارباب علم ودانش!

جب اللہ عزوجل کو علی رضی اللہ عنہ سے پیار ہوا تو آسمان پر اللہ نے علی رضی اللہ عنہ کی امامت کے چرچے کئے تو زمین پر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح چرچے کئے اور لوگوں کو شان علی رضی اللہ عنہ سے کس طرح آگاہ فرمایا۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، نسائی شریف، ابوداؤد شریف، مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث شریف آفتاب روشن کی طرح موجود ہے۔

اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کر رہے ہیں کہ تمام صحابہ والیٔ دو جہاں، صاحب قرآں، آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تشریف فرما ہیں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کا جمع غفیر ہے اونٹ کے پالان کا منبر بنایا گیا، تاجدار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ابتداء میں کون ومکاں کے خالق کی حمد وثناء فرمائی سلام رسالت بیان کیا تذکرہ امامت بیان کیا یوں فرمایا کہ:

یا یھاالناس الست اولٰی بکم

کیا میں تمہارے نفسوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں صحابہ کا نعرہ بلند ہوا۔ سب بیک زبان ہوکر بولے قالو بلٰی یا رسول اللّٰہ کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ ہماری جانوں اور ہمارے نفسوں سے بھی قریب ہیں تو پھر لِسَانُ اللّٰہ والی زبان سے یہ کلمات سنائی دیتے ہیں ''من کنت مولا، فھذا علی مولا''۔

(شانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: جس جس کا میں مولا اُس اُس کا علی مولا یعنی کہ اگر:

نبی عرش والوں کے مولا ہیں ...... تو علی عرش والوں کے مولا
نبی فرش والوں کے مولا ہیں ...... تو علی فرش والوں کے مولا
نبی رہبروں کے مولا ہیں ...... تو علی رہبروں کے مولا
نبی سخیوں کے مولا ہیں ...... تو علی سخیوں کے مولا
نبی عابدوں کے مولا ہیں ...... تو علی عابدوں کے مولا
نبی اہل شریعت کے مولا ہیں ...... تو علی اہل شریعت کے مولا
نبی اہل طریقت کے مولا ہیں ...... تو علی اہل طریقت کے مولا
نبی واعظوں کے مولا ہیں ...... تو علی واعظوں کے مولا
نبی جن و بشر کے مولا ہیں ...... تو علی جن و بشر کے مولا

سبحان اللہ! سبحان اللہ۔

محترم المقام، سامعین! سنا آپ نے کہ میرے مولائے کائنات کی عظمت کیا ہے اور شان کیا ہے مقام کیا ہے غوثوں اور قطبوں کی صدائے دل بھی علی علی ہے، جاؤ ذرا چمن میں لہراتے اور مسکراتے پھولوں کو دیکھو جھوم جھوم کر علی علی کر رہے ہیں جب بھی کوئی مصیبت و مشکل یا غم آئے تو وظیفۂ نام علی کر کے دیکھیں غم اور دکھ، رنج والم، پریشانی اور تنگدستی میں بھی نام علی پکارنے سے سب مصیبتیں، خوشی و مسرت میں بدل جاتی ہیں مگر ان مسرتوں اور خوشحالیوں کو حاصل کرنے کیلئے عقیدہ بوعلی قلندرؒ کا ہو، اور آنکھ قنبر اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ہو، بصارت شیخ سعدیؒ جیسی ہو، نسبت شہباز قلندر کی ہستی جیسی ہو اور محبت علامہ صائم چشتی جیسی ہستی کی ہو، پھر کمال حاصل ہوتے ہیں۔ یعنی کہ محبت اہلبیت میں ڈوبی ہوئی آہ! جب آسمان کا سینہ چیرتی ہوئی، مالک ارض سماء کے حضور پہنچتی ہے...... تو پھر کرم ہی کرم ہوتا ہے...... غم خوشی میں بدل جاتے

ہیں......دلوں کے زنگ دھل جاتے ہیں......ذہنوں کے قفل کھل جاتے ہیں......آنکھ سے پردہ اٹھ جاتا ہے......پھر ہر سو نور ہی نور نظر آتا ہے

دیکھئے! مفسر قرآن شیخ القرآن، شاعر اہلسنت، عاشق محبان اہلبیت، حضرت علامہ صائم چشتیؒ جن کی ساری زندگی میرے نبی ﷺ کی آل کے گن گاتے گزر گئی آج بھی اگر مزارے حضرت علامہ پر جائیں تو وہاں کے در و دیوار محبت پنجتن کا درس دیتے ہیں

جناب بندہ!

دعا یہ ہے کہ اللہ سب پر کرم فرمادے اور سگ کو چہ پنجتن بنادے، ایک جگہ پر علامہ صائم چشتیؒ شان حیدر کرار رضی اللہ عنہ میں یوں فرماتے ہیں

علی تارا نبی دی انجمن دا
علی وارث محمد دے چمن دا
علی اوہ گل ہے صائم جس تھیں ہویا
ایہہ گلدستہ مکمل پنجتن دا

(کون علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

علی کا ایمان بھی اعلیٰ ...... علی کی شان بھی اعلیٰ
علی کی روح بھی اعلیٰ ...... علی کی جان بھی اعلیٰ
علی کا فرمان بھی اعلیٰ ...... علی کا احسان بھی اعلیٰ
علی کی عزت بھی اعلیٰ ...... علی کی رفعت بھی اعلیٰ
علی کی تلاوت بھی اعلیٰ ...... علی کی عبادت بھی اعلیٰ
علی کی شجاعت بھی اعلیٰ ...... علی کی صداقت بھی اعلیٰ
علی کی عدالت بھی اعلیٰ ...... علی کی شرافت بھی اعلیٰ
علی کی ولایت بھی اعلیٰ ...... علی کی سخاوت بھی اعلیٰ

(شیر یزداں دوسرا کوئی نہیں)

شاہ مرداں ہیں علی شیر یزداں ہیں علی
ماہ تاباں ہیں علی مہر درخشاں ہیں علی
عزت آل عبا آن شہیداں ہیں علی
شاہ شاہان زماں زور غریباں ہیں علی

(سخی نواز تے ہیں)

علوم کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
مفہوم کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
معرفت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
محبت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
دولت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
شجاعت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
طہارت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
شریعت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
طریقت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے
حقیقت کی خیرات دروازہ علی سے ملتی ہے

(میں نام لیوا مولا علی رضی اللہ عنہ)

میں بندہ خدا دا تے شیدا نبی دا
تے ہاں نام لیوا میں مولا علی دا
سگ در میں غوث جلی دی گلی دا
تے منگتا ہاں میں خواجہ ہندالولی دا

جتی پیشوا دی میرے سردا تاج اے
تے گنج بخش داتا دے ہتھ میری لاج اے

شان علی رضی اللہ عنہ لجپال

نعمت خدا علی رضی اللہ عنہ ہیں
عطائے خدا علی رضی اللہ عنہ ہیں
محبت کی پہچان علی رضی اللہ عنہ ہیں
رحمت کی کان علی رضی اللہ عنہ ہیں
رسول عربی پر قربان علی رضی اللہ عنہ ہیں
امام الاولیاء علی رضی اللہ عنہ ہیں
امام الشہدا علی رضی اللہ عنہ ہیں

(شاہ ولایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں)

طلبگار نبوت ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
بہار ولایت ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
ولیوں کے پیشوا ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
دکھیوں کے حاجت روا ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
بے چاروں کا چارا ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
بے سہاروں کا سہارا ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
سید الثقلین ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
ابو الحسنین ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
سراپائے خلق و پیار ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں
کائنات کے سردار ...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر 13

شان فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

شمع منیر قصرِ طہارت ہے فاطمہ
سرمایۂ فروغِ امامت ہے فاطمہ
ختم رسل کا اجر رسالت ہے فاطمہ
قرآن ہے رسول تو آیت ہے فاطمہ

شانِ فاطمہ میں کیا بیان کروں کہاں میں کمترین اور کہاں وہ ہستی پاک جن کے بارے میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

الفاطمة بضعة منّی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے

کون فاطمہ؟......وہ فاطمہ جن کی ماں خاتونِ اول ہیں
کون فاطمہ؟......وہ فاطمہ جن کے بابا سید الانبیاء ہیں
کون فاطمہ؟......وہ فاطمہ جن کے شوہر سید الاولیا ہیں
کون فاطمہ؟......وہ فاطمہ جن کے بیٹے سید الشہداء ہیں
کون فاطمہ؟......وہ فاطمہ جو جگر گوشۂ رسول ہیں
کون فاطمہ؟......وہ فاطمہ جن کیلئے آقا اپنی مبارک نشست چھوڑ دیا کرتے تھے۔

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، الشاہ احمد رضا خاں بریلویؒ فرماتے ہیں

سیدہ زہرا، طیبہ، طاہرہ ...... جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر ...... ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
اے بنت شہنشاہ تیری تکریم پہ ہزاروں درود ...... اے زوجہ پناہ بیکساں تیری طہارت پہ لاکھوں اسلام

''فاطمہ راضی تو رب راضی''

سید نا علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار...... شفیع روز شمار ﷺ نے حضرت فاطمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

یا فاطمة ان الله عزوجل یغضب بغضبک ویرضی برضاك

ترجمہ: اے فاطمہ اللہ تعالیٰ تیرے ناراض ہونے سے ناراض ہوتا ہے اور تیرے

خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے

ایک اور مقام پر آقا دو عالم ﷺ نے فرمایا: جس نے فاطمہ کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اللہ عزوجل اُس سے راضی ہے (سبحان اللہ عزوجل)

''عظمتِ فاطمہ کے چرچے روزِ حشر کو''

سامعین کرام!

حشر کا دن ہوگا، نفسا نفسی کا عالم ہوگا، جنتیوں کے چہروں کی شگفتگی دیکھنے کے لائق ہوگی جہنمیوں کی چیخ و پکار اور واویلے نے حشر برپا کیا ہوگا کہ اچانک ایک صدا بلند ہوگی کوئی پکارنے والا پکارے گا۔

یااھل الجمع نکسوا رء وسکم وغضوا ابصارکم

ترجمہ: اے اہل محشر گردنیں جھکالو اور اپنی نظریں نیچی کرلو اہل محشر متوجہ ہونگے اور عرض کریں گے مولا ہمیں گردنیں جھکانے کو کیوں کہا جارہا ہے ہمیں نگاہیں نیچی رکھنے کا کیوں حکم دیا جارہا ہے

ارشاد ہوگا! اے اہل محشر بنت رسول، جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ بتول کی سواری جارہی ہے تم نگاہیں جھکالو کہیں کسی غیر محرم کی نظر اس کی سواری پر نہ پڑ جائے (سبحان اللہ عزوجل)

جب بھی غیرت نسواں کا سوال آتا ہے
سیدہ فاطمہ تیرے پردے کا خیال آتا ہے
سرکار دو عالم کی ثناء کرتا ہوں
اک سانس پہ قرض ہے جو ادا کرتا ہوں
ردائیں اوڑھ کر جب بیٹیاں چلتی ہیں
تو جناب فاطمہ زہرا آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں

سامعین کرام!

میں چلتے چلتے اس عظیم الشان اجتماع میں اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی توجہ

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سیرت و کردار اور ان کے حیاء کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور ان سے التجاء کرتا ہوں کہ خدارا، خدارا، اپنی عصمتوں کی، دوپٹوں کی حفاظت کریں اور فاطمی کردار اپنائیں، روایات میں آتا ہے:

''جب حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کو بلایا اور فرمایا کہ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ جب میرا جنازہ جائے تو میرے کفن پر بھی کسی کی نظر نہ پڑے حضرت اسماء بنت عمیس نے عرض کی کہ ایران میں میں نے یہ طریقہ دیکھا ہے کہ چار پائی کے اردگرد چاروں جانب بانس لگا کر کھجور کی چھال کی چادر ڈال دی جاتی ہے۔ آپ نے اس طریقہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ میرے وصال کے بعد ایسے ہی کرنا

پھر آپ نے غسل فرمایا، وضو فرمایا اور حضرت علی مولا مشکل کشاء کو بلایا اور فرمایا آج وصال الی الحق کا وقت آن پہنچا۔ میری اِس وصیت کو ضرور پورا کیجئے کہ میرا جنازہ رات کو لیکر جائیں تاکہ کسی غیر محرم کی نظر میری چارپائی پر بھی نہ پڑے

جب بھی غیرت نسواں کا خیال آتا ہے
سیدہ فاطمہ تیرے پردے کا خیال آتا ہے

ارباب فہم وفراست! اے ذکر الٰہی کی مجالس کے متوالو!

سنو! بنتِ رسول کا کردار سنو ان کا اخلاق سنو، ان کی عبادت کا شعار سنو، اگر سر کے کانوں سے سنائی نہ دے تو دل کے کانوں سے سنو

وہ فاطمہ جو چکی پیسیں تو تسبیح کے دانے شمار کریں...... بچوں کو لوری سنائیں تو قرآن کریم کی تلاوت کریں...... جن کے ہونٹ ہلیں تو قرآن کی تلاوت میں ہلیں...... جن کی عبادت کا یہ عالم کہ کبھی کوئی نماز قضا نہ ہوئی

سردیوں کی سرد اور لمبی راتوں میں جب ساری دنیا سو جاتی تو حضرت فاطمۃ الزہرا گھر شوہر اور بچوں کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو کر اللہ عزوجل کی عبادت کیلئے کمربستہ ہو جاتیں ٹھنڈے پانی سے وضو فرماتیں اور مصلے پر کھڑی ہو جاتیں سجدے میں گرتیں ساری رات گزر جاتی حضرت فاطمہ کا ایک سجدہ مکمل نہ ہوتا صبح جب حضرت بلال ؓ

اپنی میٹھی اور سریلی آواز میں اذان فجر کی صدا بلند کرتے اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، تو حضرت فاطمہ سر سجدے سے اٹھاتیں اور حیران ہو کر آسمان کی طرف دیکھتیں اور عرض کرتیں مولا تیری راتیں کتنی چھوٹی ہیں میرا ایک سجدہ ختم نہیں ہوتا اور تو رات ختم کر دیتا ہے مولا ایک اتنی لمبی رات بنا کہ تیری بندی فاطمہ دل کھول کر عبادت کرے (سبحان اللہ عزوجل)

اس حدیث پاک کو پڑھ کر میرے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ جو سیدۃ النساء ہیں معصومہ ہیں، مغفورہ ہیں، جنتی ہیں اور دوسروں کو اپنی شفاعت سے جنت کی سند دلانے والی ہیں اُن کی عبادت کا عالم دیکھیں اور اپنا حال زار دیکھیں اُن کی عبادت ختم ہونے میں نہیں آتی اور ہم نے کبھی شروع ہی نہیں کی ہمارا تو یہ حال ہے

نہ نیتی تے نہ قضا کیتی (العیاذ باللہ)

اسوۂ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا میں جہاں میرے اسلامی بھائیوں کیلئے نصیحت ہے وہاں بالخصوص میری اُن اسلامی بہنوں کیلئے ایک مفید سبق ہے کہ جن سے اگر نماز کا کہہ دیا جائے تو گھر کی مصروفیات کا بہانہ، کبھی بچوں کی وجہ سے کپڑوں کی ناپاکی کا بہانہ، میں کہتا ہوں میری بہن یہ سب بہانے میرے سامنے بھی چل سکتے ہیں آپ کے امام مسجد اور والدین کے سامنے بھی چل سکتے ہیں لیکن ربِ کعبہ کی قسم کل قیامت کے دن جب عرش الٰہی غضب الٰہی سے تھر تھر کانپ رہا ہوگا سب بولتیاں بند ہو جائیں گی اُس وقت اگر کوئی عذر پیش کرو گی کوئی معذرت کرو گی، کوئی بہانہ بناؤ گی تو اللہ تعالیٰ عزوجل تمہارے سامنے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی مثال رکھے گا کہ وہ فاطمہ جو چکی بھی پیستی تھیں اور تسبیح کے دانے بھی گنتیں تھیں جو گھر شوہر اور بچوں کی ذمہ داریاں بھی پوری کرتی تھیں لیکن رب کعبہ کی قسم عبادت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی نماز قضا نہ ہوئی

ایسی نمازی ماں کے بچے بھی نمازی تھے ایسی نیک ماں کے بچے بھی نیک تھے یہی وجہ تھی کہ میدان کرب و بلا میں سب کچھ راہ خدا میں لٹانے کے بعد آپکے بیٹے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی چھاتی پر سوار شمر کو دھکا دیا اور فرمایا لعنتی پیچھے ہٹ جا مجھے اپنی زندگی کا آخری سجدہ ادا کر لینے دے آپ نے نماز کی نیت باندھی سجدے میں سر رکھا

ظالم نے تلوار ماری اور سر تن سے جدا کر دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

اے میری اسلامی بہنو! میری تم سے التجا ہے کہ حیاء کو وقار بناؤ ...... اسوۂ فاطمۃ الزہرا اپناؤ ...... عبادت کا دامن تھام لو ...... اور حضرت فاطمہ بتول کی لونڈیوں میں نام لکھواؤ ...... خود بھی نمازی بنو اور اپنے بچوں کو بھی نمازی بناؤ ......

یاد رکھو اگر ماں نمازی ہو گی تو بچے نمازی ہونگے ...... اگر ماں کے سر پر دوپٹہ ہو گا تو بیٹی کی آنکھ میں حیاء ہو گا ...... مجھے کہنے دو کہ:

اگر ماں فاطمہ بنت محمد ﷺ ہو تو بیٹے سید الشہداء امام حسین پیدا ہوتے ہیں

میاں محمد بخشؒ اپنے کلام میں بچے اور بچی پر ماں کے کردار کا اثر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں

ول تے دی کوڑی ہندی سنے پتراں سنے بی آں
جو عمل کماون ماواں سوای کماون دھیاں

''شفاعت فاطمہ کے گھر کی ہے''

شفاعت فاطمہ کے گھر کی ہے ...... رحمت فاطمہ کے گھر کی ہے
سخاوت فاطمہ کے گھر کی ہے ...... عظمت فاطمہ کے گھر کی ہے
عدالت فاطمہ کے گھر کی ہے ...... امامت فاطمہ کے گھر کی ہے
عبادت فاطمہ کے گھر کی ہے ...... سعادت فاطمہ کے گھر کی ہے
شہادت فاطمہ کے گھر کی ہے ...... ہدایت فاطمہ کے گھر کی ہے
ولایت فاطمہ کے گھر کی ہے ...... شجاعت فاطمہ کے گھر کی ہے

اور ہاں! ہاں ......

کل قیامت کے دن مجھ جیسے گہنگاروں کو بخشوالینا یہ عادت بھی اُن کے گھر کی ہے

اور مجھے کہنے دیجئے

جس کو ہے جو بھی صائم کہنا حضور سے
کرنا طلب ہے پڑتا زہرا بتول رضی اللہ عنہا سے

کون فاطمہ؟

کتنی بلندیوں پہ ہیں انوار پنجتن
ہم سے نہ پوچھیئے در خیبر سے پوچھیئے
دست خدا کے زور کا کیسے ہو فیصلہ
یہ تو بتول پاک کی چادر سے پوچھیئے
کیا منزلت ہے فاطمہ زہرا کی دھر میں
قرآن لے کے سورۃ کوثر سے پوچھیئے

(عظمتِ بنتِ رسول ﷺ)

ارباب علم و دانش!

اگر اس کرۂ خاکی پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہر طرف اگر صحابہ، اولیا، اتقیاء اور شہدا جس ہستی کو جھک کر سلام پیش کرتے ہیں وہ ایک ہی ہستی بنتِ رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ کیونکہ

نبی کی بیٹی زہرا ...... بات کی میٹھی زہرا
بڑی رفعت والی زہرا ...... بڑی عفت والی زہرا
بڑی عظمت والی زہرا ...... بڑی عزت والی زہرا
بڑی محبت والی زہرا ...... بڑی اخوت والی زہرا
بڑی شرافت والی زہرا ...... بڑی اطاعت والی زہرا
بڑی نزاکت والی زہرا ...... بڑی نفاست والی زہرا
مادر حسنین ہے زہرا ...... نبوت کا قرار و چین ہے زہرا
شمع سراج منیر ہے زہرا
وارثِ چادر تطہیر ہے زہرا

کون فاطمۃ الزہرا:

جس کو کعبہ طواف سے نہ روکے...... مصلّٰی سجدے سے نہ روکے...... تسبیح وظیفے سے

نہ روکے، وقت عبادت سے نہ روکے...... قرآن تلاوت سے نہ روکے...... علی سخاوت سے نہ روکے...... خدا شفاعت سے نہ روکے......

زبان عقیدت میں اُس ہستی کو فاطمۃ الزہرا کہتے ہیں۔

(جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام)

کون فاطمہ:؟

جو سیدہ بھی ہیں......اور جیدہ بھی ہیں

جو عالمہ بھی ہیں......اور فاضلہ بھی ہیں

جو قاریہ بھی ہیں......اور حافظہ بھی ہیں

جو عابدہ بھی ہیں......اور زاہدہ بھی ہیں

جو بتول بھی ہیں......جگر گوشۂ رسول بھی ہیں

بنت رسول بھی ہیں......اور جان رسول بھی ہیں

(وہ خاتون جنت معصوم حوریں باندیاں جن کی)

ایک مرتبہ رمضان المبارک کے محترم مہینہ میں دوپہر کے وقت میرے اور آپ کے مدنی تاجدار سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت اُم ایمن سے فرمایا حضرت اُم ایمن وہ خادمہ ہیں جو سرکارِ دو عالم ﷺ کو باپ کی طرف سے وراثت میں ملی تھیں یہ حضور کی رضائی ماں بھی تھیں حضور ﷺ ان کا بڑا احترام کرتے تھے

حضور ﷺ نے فرمایا: اماں جان رمضان المبارک کا مہینہ ہے سخت گرمی پڑ رہی ہے دوپہر کا وقت ہے میری لختِ جگر میری بیٹی فاطمہ روزے سے ہے آپ جاؤ اور میری بیٹی کا کام میں ہاتھ بٹادو حضرت اُم ایمن گئیں دیکھا تو دروازہ بند ہے دروازے کی درز سے دیکھا تو حیران رہ گئیں اندر منظر ہی بڑا عجیب اور پر کیف ہے کیا دیکھتی ہیں پلنگ پر شہزادی کونین لختِ جگر سرکار دو عالم ﷺ لیٹی ہوئی ہیں صحن میں شہزادہ حسن و حسین جھولے میں لیٹے ہوئے ہیں جھولا چل رہا ہے لیکن جھولا جھلانے والا نظر نہیں آتا

ایک کونے میں چکی خود بخود چل رہی ہے آٹا پس پس کر باہر آرہا ہے لیکن چکی چلانے والا نظر نہیں آرہا۔ حضرت اُم ایمن واپس چلی گئیں سرکار نے پوچھا اماں واپس کیوں آ گئی ہیں اماں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ میں سیدہ کی طرف گئی وہاں تو منظر ہی بڑا عجیب ہے پوچھا اماں کونسا منظر، عرض کی آقا میں نے دیکھا کہ سیدہ آرام فرمارہی ہیں اُن کے گھر کے کام خود بخود ہورہے ہیں لیکن کرنے والا نظر نہیں آرہا

چکی چل رہی ہے، آٹا پس رہا ہے، پس پس کر باہر بھی آرہا ہے لیکن حیرت کہ چکی چلانے والا نظر نہیں آتا

امام حسین وحسن کا جھولا جھول رہا ہے لیکن جھلانے والا نظر نہیں آتا

حضور علیہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا اماں میری بیٹی اللہ عزوجل کی عبادت گزار بندی ہے ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتی ہے اور دن کو روزہ رکھ کر گھر کے کام کاج بھی سرانجام دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے اُس پر نیند مسلط کر دی۔ میری بیٹی کو سلا دیا اور اُس کے گھر کے کام کاج کرنے کیلئے اس کی چکی چلانے کیلئے اور ننھے شہزادوں کا جھولا جھلانے کیلئے فرشتوں کو مقرر فرما دیا۔ سنیوں کے امام، سنیوں کی آن، تاجدارِ بریلی امام احمد رضا خاں بریلویؒ بریلی شریف میں جھوم اٹھے قلم اٹھایا اور بنتِ رسول کی شان میں کیا خوب فرمایا:

سیدہ، زہرا، طیبہ، طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

ایک اور شاعر کہتے ہیں کیا شان ہے بنتِ رسول کی، کون بنتِ رسول؟

وہ خاتون جنت معصوم حوریں باندیاں جن کی
اور وہ کہ فرشتے آکر پیستے تھے چکیاں جن کی

درِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

صحابہ درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں
خلفاء درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں

اتقیاء درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں
اغنیاء درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں
اولیاء درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں
قراء درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں

☆☆☆
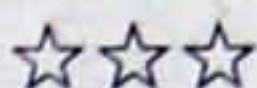
کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
شیرِ خدا نہیں ہے کوئی علی مرتضیٰ کے بعد
نہ کسی کے بچے ہیں حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ سے
نہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سی ماں ہے کوئی فاطمہ کے بعد

(شانِ زہرا بتول رضی اللہ عنہا)

بڑھے گی تا ابد شان اعلیٰ ہر آن زہرا رضی اللہ عنہا کی
کہ ہے مدحت سرائی کررہا قرآن زہرا رضی اللہ عنہا کی
کھڑے ہوکر تھے استقبال کرتے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انکا
خدا ہی جانتا ہے کس قدر ہے شان زہرا رضی اللہ عنہا کی
جھی تو کٹ کے بھی کربل میں سراُن کا رہا اُونچا
کہ تھی شبیر میں غیرت علی کی آن زہرا رضی اللہ عنہا کی

(بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

کرم کا مخزن، سخاء کا مرکز، عطا سراپا جناب زہرا رضی اللہ عنہا
نبی کی صورت، نبی کی سیرت، نبی کا نقشہ جناب زہرا رضی اللہ عنہا
رسول اعظم کی پیاری دختر، شہید اعظم کی پاک مادر
جناب شیر خدا کی بانو، جناں کی ملکہ جناب زہرا رضی اللہ عنہا
فدا ہے صائم غلام اُن پر، دورد اُن پر سلام ان پر
ہے میرا دونوں جہاں میں واللہ فقط سہارا جناب زہرا رضی اللہ عنہا

(سراپاء رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان)

سراپائے رحمت کی جان کون؟ ...... سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
سب کیلئے بخشش کا سامان کون؟ ...... سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
حسیں پھولوں کا گلستان کون ؟ ...... سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
نبیوں کے تاجدار کی جان کون ؟ ...... سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
کائنات کیلئے اللہ کا احسان کون؟ ...... سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
قاریہ اور حافظۂ قرآن کون ؟ ...... سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
والدۂ حسنین و کریمین کون ؟ ...... سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

شاعر آل رسول مفسر قرآن علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں

(ارفع اعلیٰ بتول رضی اللہ عنہا)

رتبہ ہے سب سے ارفع و اعلیٰ بتول کا
اخی رسول پاک ہے دولہا بتول کا
نبیوں کے تاجدار کی بیٹی بتول رضی اللہ عنہا ہیں
ولیوں کا تاجدار ہے بیٹا بتول رضی اللہ عنہا کا
نار سقر کا کس طرح کچھ خوف ہو اے
صائم تو اِک غلام ہے ادنیٰ بتول رضی اللہ عنہا کا

فضائل فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
احادیث نبویہ کی روشنی میں

سامعین کرام!
مشکوۃ شریف کی حدیث پاک ہے سید الانبیا والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ترضین ان تکونی سیدۃ نسآء اھل الجنۃ

(مشکوۃ ص 568)۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ کیا تو اس پر خوش نہیں کہ اللہ عز وجل نے تجھے تمام جنت کی عورتوں کا سردار بنا دیا ہے۔

سامعین کرام!

بیٹیاں اللہ کی رحمت ہیں معاشرے کی دھتکاری بیٹی کو رحمت کی مسند عالیہ پر بٹھانے والی میرے آقا ﷺ کی ہی مبارک ہستی ہے جو عرشیوں...... فرشیوں...... جن وانس کے لئے سراپا رحمت بن کر تشریف لائے میرا نبی درندوں...... چرندوں...... پرندوں...... جمادات...... نباتات کیلئے بھی رحمت بن کر آیا جہاں ہر معاشرے میں ہر طبقے کو میرے نبی نے اُن کو ان کے حقوق سے روشناس کروایا وہاں اس زندہ درگور کی جانے والی بیٹی کو کھلی فضاؤں میں سانس لینے کی آزادی بخشی!

میرا نبی آیا...... رحمت کا تاج پہن کر...... محبت کا پیغام لیکر

زندہ درگور کی جانے والی بیٹی کو حیاتِ نو کا مژدہ سنانے کیلئے آیا...... اس زیب میخانہ کو زینتِ کاشانہ بنانے کیلئے آیا...... باپ بھائی کیلئے جنت کا ضامن بنانے کیلئے آیا...... سنگدل اور بے رحم باپ کے دل میں بیٹی کیلئے محبت وشفقت کے بیج بونے کیلئے آیا...... بیٹی کو زحمت سے رحمت بنانے کیلئے آیا...... میرا نبی آیا، حق کا پیغام لایا معاشرے کی دھتکاری بیٹی کو مژدہ سنایا...... اور لوگوں سے یہ فرمایا......

لوگو! اپنی بیٹیوں کو زحمت سمجھنے والو! یہ زحمت نہیں، یہ تو رحمت ہیں، میرے رب نے مجھے ہر طبقے کیلئے ایک بہترین نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

میری زندگی، میرا کردار، میری سیرت، میری عادات، میری صفات، میرا اخلاق، میرا چلنا پھرنا، مسکرانا، سب تمہارے لئے ایک نمونہ ہیں اگر کوئی بیٹا ہے تو آمنہ کے باکردار لعل کی طرف دیکھے، اگر کوئی پوتا ہے تو سیدنا عبدالمطلب کے بااخلاق پوتے کی طرف دیکھے، اگر کوئی شوہر ہے تو ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور سیدہ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہما کے رفیق کریم کیطرف دیکھے، اگر کوئی ۔ ۔ ہے تو بدروا حد کے

غازی کی طرف دیکھے...... اگر کوئی بھائی ہے تو شیماء کے بھائی کی سیرت کا مطالعہ کرے...... اگر کوئی رضاعی بیٹا ہے تو حلیمہ کے پسر کی طرف دیکھے...... کہ مسند نبوت پر فائز ہو کر کندھے سے کالی کملی اتارے اور ماں کے قدموں تلے بچھا دے...... اور اگر کوئی یار ہے تو صدیق کے دلربا یار کی طرف دیکھے...... اگر کوئی سسر ہے تو علی وعثمان رضی اللہ عنہ کے بے مثال سسر کی طرف دیکھے، اگر کوئی نانا ہے تو حسین کے نانا کی طرف دیکھے، اور اگر کوئی باپ ہے تو سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مشفق وکریم باپ کی طرف دیکھے...... باپ کی بیٹی پر شفقت و رحمت کو دیکھے...... بیٹی کے ساتھ پرخلوص محبت کو دیکھے، بیٹی کے آنے پر باپ کا پیار سے اٹھنا دیکھے

بیٹی کی پیشانی چومنا دیکھے، سفر پر جاتے ہوئے بیٹی سے ملنا دیکھے، سفر سے واپسی پر بیٹی کے گھر جانا دیکھے

حضرت سیدۃ النساء حسن وحسین کی مادر مہربان فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان مبارک سنیئے، اس روایت کی راوی ہیں ام المومنین سیدہ عائشہ الصدیقہ ترمذی شریف میں یہ حدیث موجود ہے! حضرت عائشہ الصدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ: شکل و صورت میں، اٹھنے بیٹھنے میں، چلنے پھرنے میں، کھانے پینے میں اور گفتگو کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں

کیا شان ہے سیدہ کی، کون احاطہ کرے ان کے بلند ترین مقام کا، جس سرکار کے قدموں کے بوسے عرش معلیٰ نے لئے وہ اپنے نورانی ہونٹوں سے سیدہ کی پیشانی کو چومتے ہیں

جناب فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تو وہ بلند بخت خاتون ہیں جن سے اللہ اور اس کا رسول بھی محبت کرتا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ یغضب بغضب فاطمۃ و یرضی برضاء ھا

(المستدرک ص 154 / ج3)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ فاطمہ کے غضب ناک ہونے سے غضبناک ہو جاتا ہے اور اس کے راضی ہونے سے راضی ہو جاتا ہے۔

بڑھے گی تا ابد شان اعلیٰ ہر آن زہرا کی
کہ ہے مدحت سرائی کر رہا قرآن زہرا کی
کھڑے ہو کر تھے استقبال کرتے مصطفیٰ انکا
خدا ہی جانتا ہے کس قدر ہے شان زہرا کی

سامعین محترم!

سیدۃ النساء کی شان دیکھیں، حضرت عمران بن معین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدہ بیمار ہو گئیں تو رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین سرکار دو عالم ﷺ سیدہ کی عیادت کیلئے اُن کے گھر تشریف لے گئے مشفق باپ نے پیاری بیٹی کا حال پوچھا تو سیدہ نے عرض کی بابا جان مجھے درد ہے اور میری تکلیف میں یہ چیز اضافہ کر رہی ہے کہ میرے پاس کھانے کیلئے کوئی چیز نہیں ہے تاجدار دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

یابنیۃ اماترضین انک سیدۃ نساء العالمین

ترجمہ: اے میری بیٹی کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔

سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان، مریم بنت عمران کیا ہوئیں، تاجدار دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

تلک سیدۃ نسآء عالمھا وانت سیدۃ نسآء عالمک

ترجمہ: وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو۔

اور پھر زہراء کے بابا نے کائنات کے سرتاج اور عرش کے مہمان نے رب ذوالجلال کی قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا اے میری پیاری بیٹی!

لقد زوجتک سیدًا فی الدنیا والاخرۃ

ترجمہ: میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔

"گہنگار امت کی بخشش ہے مہر بتول رضی اللہ عنہا کا"

سامعین کرام!
جامع المعجزات میں یہ حدیث پاک مرقوم ہے کہ جب سیدہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے سرتاج مولا علی مشکل کشا کو بلایا، اور فرمایا، میری وصیت ہے کہ کاغذ کا ایک ٹکڑا میرے پاس بڑی حفاظت سے رکھا ہوا ہے میرے انتقال کے بعد اس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا اور پڑھنا نہیں تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیا اور فرمایا اے میری پیاری رفیقۂ حیات اور میرے نبی کی نورِ نظر مجھے ضرور بتلائیے کہ اس کاغذ میں کیا ہے تو سیدہ نے سرکار کا واسطہ قبول فرمایا کاغذ مولا علی کو پکڑایا اور اس راز سے پردہ اٹھایا کہ اے پیارے علی! جب آپ سے رسول اللہ نے میرا نکاح فرمایا تو چار سو مثقال چاندی کا مہر مقرر فرمایا میں نے عرض کی ابا جان مجھے علی قبول ہیں لیکن اتنا حق مہر مجھے منظور نہیں تو عرش سے رب نے جبرئیل کو بھیجا جبرئیل امین حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب فرماتا ہے کہ میں فاطمہ کا مہر جنت اور اس کی نعمتیں مقرر کرتا ہوں۔
میں اس پر بھی راضی نہ ہوئی تو رسول اکرم نے میری مرضی پوچھی میں نے دست بستہ ہاتھ باندھ کر عرض کی ابا جان آپ ہر وقت اُمت کے غم میں غمگین رہتے ہیں آپ کو امت سے بڑی محبت ہے اور مجھے آپ سے بڑی محبت ہے
ابا جان میں چاہتی ہوں کہ میرا حق مہر نہ تو چار سو مثقال چاندی ہو اور نہ ہی جنت اور اس کی نعمتیں فرمایا بیٹی پھر بتاؤ تمہارا حق مہر کیا ہو ؟
میں نے عرض کی ابا جان! اپنی گہنگار امت کی بخشش و مغفرت ہی میرا حق مہر مقرر فرما دیں چنانچہ جبرئیل واپس گئے اور رب سے یہ ٹکڑا لیکر آئے جس پر لکھا ہوا تھا:

جعلت شفاعة اُمة محمد صدق فاطمة

ترجمہ: میں نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت فاطمہ کا مہر مقرر فرمایا۔

(سبحان اللہ)

قلندر لاہوری کی عقیدت کے چند پھول سیدہ کی خدمت عالیہ میں

قلندرِ لاہوری شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ سیدہ نساء العالمین سیدۃ نساء الجنۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ اقدس میں عقیدت کے چند پھول اس طرح پیش کرتے ہیں:

مریم از یک نسبتے عیسےٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز

فرماتے ہیں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک لحاظ سے فضیلت حاصل ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ہیں، لیکن سیدہ فاطمہ کے پاس تین فضیلتیں ہیں تین انفرادی اعزاز ہیں:

نور چشم رحمتہ للعالمین
آں امام اولین و آخریں

ترجمہ: فرماتے ہیں حضرت فاطمہ کا پہلا انفرادی اعزاز تو یہ ہے کہ یہ وہ خاتون ہیں جو رحمتہ للعالمین کی نور چشم اور نور نظر ہیں، کون رحمتِ کائنات؟ وہ جو اولین و آخرین کے امام ہیں۔

بانوئے آں تاجدارِ ھَلْ اَتٰی
مرتضٰی مشکل کشا شیر خدا

ترجمہ: فرماتے ہیں یہ وہ بلند بخت خاتون ہیں جن کے شوہر تاجدار ھل اتٰی ہیں یہ ایسے سخی شوہر کی بیوی ہیں کہ منگتے مانگتے ہیں، سخی دیتے ہیں پھر بھی سوالی کہتا ہے میری طلب پوری نہیں ہوئی۔ علی ایسا سخی ہے ایسا سردار ہے جو منگتوں کی جھولیاں بھر بھر کر بھی کہتا ہے کہ کچھ اور بھی طلب ہے تو بتاؤ، کچھ اور مانگو، یہ ایسے سردار کی بیوی ہیں جو مرتضٰی بھی ہیں اور شیر خدا بھی ہیں

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق
مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

ترجمہ: سیدہ وہ خاتون ہیں جو اُن کی ماں ہے جو عشق کا مرکز ہیں یہ ان کی ماں ہیں جو عشق کے قافلہ سالار ہیں (سبحان اللہ عزوجل)

''مسلمان عورتو ویکھو نبی دی بیٹی ول ویکھو''

مسلمان عورتو ویکھو نبی دی بیٹی ول ویکھو
نہ ویکھو زرتے زیورنوں نبی دی بیٹی ول ویکھو
سناوے لوریاں پڑھ کے اوہ قرآن اپنے پتراں نوں
حسین رضی اللہ عنہ پڑھیا کیویں قرآن نبی دی بیٹی ول ویکھو
اوہ مالک جنتاں دی سرتے چادر ٹاکیاں والی
چھڈو فیشن تسیں سارے نبی دی بیٹی ول ویکھو
ایہہ اعظم شاہ کہوے بن جاؤ کنیز فاطمہ زہرا
چھڈو گانے پڑھو قرآن نبی دی بیٹی ول ویکھو

''شان فاطمہ رضی اللہ عنہا''

اونچا ہے سب سے مرتبہ بنتِ رسول کا
پایا نہیں کسی نے بھی پایہ بتول کا
حوروں نے خضر شوق سے غازہ بنا لیا
اُم حسین زہرہ کے قدموں کی دھول کا

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سا کوئی نہیں

جیسی ہیں طیبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ...... ایسی طیبہ کوئی نہیں ہے
جیسی ہیں ملکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ...... ایسی ملکہ کوئی نہیں ہے
جیسی ہیں قاریہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ...... ایسی قاریہ کوئی نہیں ہے
جیسی ہیں حافظہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ...... ایسی حافظہ کوئی نہیں ہے
جیسی ہیں معلّمہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ...... ایسی معلّمہ کوئی نہیں ہے

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁
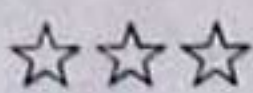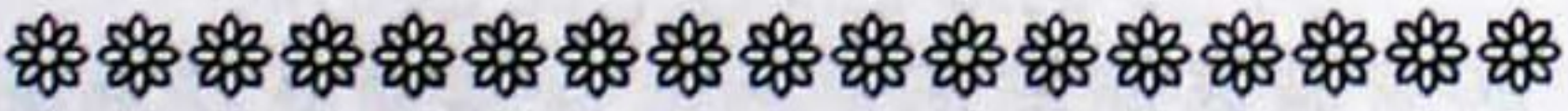
باب نمبر 14

شان حسین رضی اللہ عنہ مقام آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

مشہور ہے زمانے میں شجاعت حسین رضی اللہ عنہ کی
دشمن سے بھی نہیں ہے عداوت حسین رضی اللہ عنہ کی
بازار کے ہجوم سے کہو کے چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسین رضی اللہ عنہ کی

.......☆☆.......

محمد ہست جان دو عالم
حسین ابن علی جان محمد

میرے محترم المقام، سامعین کرام!

آج کی یہ محفل پاک حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات پاک کو تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرنے کیلئے انعقاد پذیر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں حق سچ کہنے اور سننے کی توفیق عطا فرمائے آمین

جناب بندہ!

جب سے یہ کاروانِ انسانیت اپنی منزل کی طرف مصروفِ سفر ہے اس کی داستان عجیب وغریب ہے۔ اس جہاں میں لاکھوں انسانوں کا روزانہ اضافہ ہوتا ہے اور لاکھوں روزانہ ہم سے بچھڑ جاتے ہیں مگر اس انسان کی امتحان گاہ دنیا میں کچھ ہستیاں ایسی بھی گزری ہیں جو کہ صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی روشن قندیلوں کی مانند چمک رہی ہیں شاہراہ حیات پر گامزن لوگ چاہے وہ معلم ہوں یا متعلم، پیر ہوں یا مرید، ارفع ہوں یا اعلیٰ، آقا ہوں یا غلام، امیر ہوں یا غریب، وزیر ہوں یا سفیر، محدث ہوں یا محقق، مفسر ہوں یا مفکر، تمام کے تمام ان کے نقوش پا سے اپنی زندگی کی راہیں متعین کرتے ہیں اور منزلوں کے سراغ پاتے ہیں۔ انہی بلند وبالا، ارفع واعلیٰ، باکمال وبے مثال، عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی، شہزادہ گلگلوں قباء، شہید خنجر جور و جفا، پیکر صبر و رضا، سید اہل وفا، نور دیدہ مرتضیٰ، نائب مشکل کشاء، شہزادہ بتول، جگر گوشہ بتول، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہے

کون حسین ؑ؟

جو حکمت کا لقمان بھی ہے ...... اور بصیرت کا سلیمان بھی ہے
امام الانبیاء کی جان بھی ہے ...... مولائے جہان بھی ہے
جو پھولوں کی مہکار بھی ہے ...... اور سب سے عالی کردار بھی ہے
داعیٔ ایمان بھی ہے ...... قاریٔ قرآن بھی ہے
جو اعلیٰ انتخاب بھی ہے ...... جو لاجواب بھی ہے
جو سخیوں کا امام بھی ہے ...... جو ولیوں کا امام بھی ہے
جو باکمال بھی ہے ...... اور بے مثال بھی ہے
نواسۂ رسول بھی ہے ...... جگہ گوشۂ بتول بھی ہے

جنہوں نے نانا کے دین کی خاطر اپنے، عزیز از جاں بیٹوں، بھائیوں، بھانجوں اور بھتیجوں سمیت دیگر عزیز و اقارب کی لازوال قربانیاں پیش کر کے اس دین اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بلند کر دیا۔ حسینیت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ ہوگی اور یزیدیت دم توڑ گئی۔ سخی حسین لجپال کی قربانی سے اسلام کا نظام خلافت بحال ہوا، قیصر و کسریٰ کا وراثتی نظام حکومت ختم ہوا

کربٗ و بلا کے اندر خانوادۂ رسول اور اہل بیت اطہار کے گلبدن، رعنا نوجوانوں، عمر رسیدہ بزرگوں، معصوم اور شیر خوار (بچوں نے) یزیدی وحشت کے خلاف وہ مظاہرہ کیا کہ تاریخ انسانی اس کی مثال لانے سے عاجز ہے

جنابِ بندہ!

اس ظلم و ستم کے مقابلے میں مظلومانِ کربلا، حسینیانِ باوفا نے جس صبر و رضا اور عزم و شجاعت کا ثبوت دیا وہ بھی ایثار و قربانی کی تاریخ میں ایک نقش دوام بنکر جریدۂ عالم پر ثبت ہو چکا ہے

میرے مولا حسین ؑ نے کربلا میں پھول سا علی اصغر ؑ دیکر ...... چاند سا علی اکبر ؑ دیکر ...... تصویر حسن ؑ شہزادۂ قاسم دیکر ...... کلیوں سے نازک عون و محمد ؑ

دیگر...... شجاعت کے پیکر غازی عباس علیہ السلام دیگر...... نانا کے دین کو وہ حیات دوامی بخشی کہ جو قیامت تک کیلئے انسانیت کو راہ حق میں قربان ہو کر حیات ابدی کی نوید سناتی رہے گی۔

مودّت کی جزا

قرطاس شفاعت کے سوا اور بھی کچھ مانگ
محشر میں مودّت کی جزا اور بھی کچھ مانگ
جنت مجھے بخشی تو صدا غیب سے آئی
شبیرؑ کے غم کا صلہ اور بھی کچھ مانگ

(محبّ حسین)

دنیا میں جو محبّ شاہ مشرقین ہے
بے چینیوں کے دور میں بھی اُس کو چین ہے
باطل کے آگے نہ جھکائے جو سر
تو سمجھو کے اُس کے ذہن کا مالک حسین ہے

(ایسا نمازی حسین ہے)

خالق کی ہر رضا پہ راضی حسینؑ ہے
مجرم ہے یزیدیت تو قاضی حسینؑ ہے
جس کے اک سجدے نے بچایا دین متین کو
دنیا میں فقط ایسا نمازی حسینؑ ہے

☆☆☆

(حسین رضی اللہ عنہ کتنا حسین ہوگا)

کچھ اُس کا منصب بھی امامت تھا
کچھ اُس کا لہجہ متین ہوگا
جس کو خدا نے معصوم بنایا
وہ عصمتوں کا امین ہوگا
لعاب سرور لہو علی رضی اللہ عنہ کا بتول کی گود حسن شبر رضی اللہ عنہ
یہ ساری چیزیں ملا کے دیکھو
حسین رضی اللہ عنہ کتنا حسین ہوگا

جناب بندہ!

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ

سخی حسین رضی اللہ عنہ لجپال کے حضور یہ ہدیۂ عقیدت پیش کرنے والے، چشتیوں کے شہنشاہ، اجمیر کی زینت، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ ہیں، خیال فرمائیے کہ حضرت خواجہ اجمیر قدس سرہٗ نے کس بھرپور انداز میں اپنی عقیدت و نیاز مندی کا اظہار فرمایا ہے ہمارے اسلاف ہمارے رہبر و رہنما سب کے سب در پنجتن سے ہی فیض یافتہ تھے عقیدت اہلبیت سے مالا مال تھے اور در آل رسول کو محبت آل رسول کو ہی سرمایہ نجات وحیات سمجھتے تھے حضرت خواجہ چشتی اجمیریؒ نے نواسہ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شاہ اور بادشاہ کہا، اگر باریک بینی سے دیکھیں تو دونوں کا معنی اور مفہوم ایک ہی ہے حقیقت میں حضرت خواجہؒ نے اما حسین رضی اللہ عنہ کو بادشاہ اور شاہ کہہ کر دوبار آپکی بادشاہت کا ذکر کر کے گویا یہ نکتہ اہل محبت کو سمجھایا ہے کہ:

آپ عارفوں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور عالموں کے بھی بادشاہ ہیں
آپ عابدوں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور زاہدوں کے بھی بادشاہ ہیں
آپ مفسروں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور مفکروں کے بھی بادشاہ ہیں

آپ محدثوں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور معلموں کے بھی بادشاہ ہیں
آپ سخیوں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور ولیوں کے بھی بادشاہ ہیں
آپ شاکروں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور صابروں کے بھی بادشاہ ہیں
آپ نمازیوں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور غازیوں کے بھی بادشاہ ہیں
آپ جنت کے مکینوں کے بھی بادشاہ ہیں ...... اور شہیدوں کے بھی بادشاہ ہیں

آپ سیرت و صورت میں محبوں کے بھی بادشاہ ہیں
اور حسن و جمال میں حسینوں کے بھی بادشاہ ہیں

یعنی کہ اس بادشاہی کو اس شعر سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ:

اے حسین رضی اللہ عنہ

داستانِ حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

جناب بندہ!

دوسرے مصرعے میں حضرت خواجہ اجمیریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ دین ہیں اور دین پناہ بھی، دین پناہ ہونا تو بالکل ظاہر ہے سورج کی طرح کہ دین کے دفاع میں سخی حسین لجپال رضی اللہ عنہ نے صرف اپنی جان ہی نہیں بلکہ اپنے عزیزوں کی قربانیاں دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ البتہ یہاں پر دین ہونے کا مفہوم کچھ مشکل ہے، مگر مختصر لفظوں میں اس کی تشریح یوں کی جا سکتی ہے کہ دین اور حسین لجپال رضی اللہ عنہ یکجا و یکجان ہیں اور جو حسین رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے وہ دین کا دشمن ہے یا جو بے حسین رضی اللہ عنہ ہے سمجھو کہ وہ بے دین ہے اور اگلے شعر میں خواجہ اجمیریؒ، تاجدار کربلا، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی پاک سیرت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرے ہادی و رہنما امام حسین رضی اللہ عنہ نے سر تو دیا مگر یزید کے ہاتھوں میں ہاتھ نہ دیئے اور نہ ہی یزید کو قابل اطاعت مانا، حضرت خواجہ اجمیریؒ نے عشق کے پیشوا، جگر گوشہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی

جرأت وقربانی کوخراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپ کو بنائے لا الہ کہا آپ کا یوں تخی حسین رضی اللہ عنہ لجپال کے بارے میں فرمانا ہی عقیدت کا کمال درجہ ہے۔

(حقا کہ بنائے لا الہ است حسین رضی اللہ عنہ)

یہ صبح انقلاب کی جو ہر طرف ہے ضو
یہ جو مچل رہی ہے صبا پھٹ رہی ہے پو
یہ جو چراغ ظلم کی تھرا رہی ہے لو
در پردہ یہ حسین کے انفاس کی ہے رو

ارباب علم ودانش!

اسلام کی اصطلاح میں ''اُسوہ شبیری'' بلند ہمتی کے اس قابلِ تعریف اور لائق تحسین، قابلِ تقلید نمونے کا نام ہے جو حق وصداقت...... بلند حوصلہ...... ایثار و قربانی...... اخلاص واخلاق...... جود وسخا، صبر ورضا...... یقین واعتماد اور ایمان وعمل سے عبارت ہے اور اسی مقام شبیری...... حوصلہ شبیری...... اور اُسوہ شبیری...... کو علامہ اقبالؒ حقیقت ابدی اور صداقت ازلی سے تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

حقیقت ابدی ہے مقام شبیری
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی

(ہمارا ہے حسین رضی اللہ عنہ)

قلزم صبرو تحمل کا کنارہ ہے حسین رضی اللہ عنہ
ہر غم ورنج ومصیبت میں سہارا ہے حسین رضی اللہ عنہ
حورو غلمان و ملک جن دشمن و دوست
کون ہے جو نہیں کہتا کہ ہمارا ہے حسین رضی اللہ عنہ

☆☆☆

(چراغِ معرفت)

چراغِ معرفتِ حق جلا دیا تو نے
حسین رضی اللہ عنہ بھٹکوں کو رستہ دکھا دیا تو نے
وہ درس تو نے دیا کربلا میں ابن علی رضی اللہ عنہ
کہ دو جہاں کو شیدا بنا دیا تو نے

جناب بندہ! اوراق احادیث اور فہرست تاریخ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل سے مزین نظر آتی ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کہیں تشریف لے جا رہے ہیں ایک بچہ جو عمر میں شہزادہ مشکل کشا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہم عمر تھا راستے میں کھیلتے ہوئے دیکھ کر رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اٹھالیا اپنی رحمت والی گود میں بٹھایا، نورانی دست شفقت اُس بچے کے سر پہ پھیرا، اور بڑی محبت سے اس بچے کے ماتھے کو چوما، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیران ہیں کہ ویسے تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی جان ہیں مگر یہ بچہ کون ہے جس پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا احسان ہے۔ صحابہ کرام نے سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یہ بچہ محب حسین رضی اللہ عنہ ہے، آقا نے فرمایا کہ ایک دن اس بچے نے عجیب منظر دیکھایا کہ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھیلتے ہوئے جہاں میرے حسین رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک لگتے ہیں یہ بچہ میرے پیارے حسین کے قدموں کی خاک کو اٹھاتا ہے اور بڑی محبت سے اپنی آنکھوں پر لگاتا ہے بس یہی وجہ ہے کہ اُس دن سے یہ بچہ میرے دل کو بھاتا ہے

سامعین ذی وقار!

دیکھئے! اگر کوئی بچہ بھی حسین رضی اللہ عنہ سے پیار محبت اور عقیدت رکھتا ہے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اُسے کتنا نوازتے ہیں

(کون حسین رضی اللہ عنہ؟)

وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جن سے پیار کے حکم میں قرآن کر آیتیں ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو آغوش فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا پرودہ ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو مباہلے کے گواہ ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو جانشین رسول خدا ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو دین اسلام کا اثاثہ ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو شہید کربلا ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو فرزند مشکل کشا ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو مظہر خلق عظیم ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جو اولاد رسول کریم ہیں

ہاں! ہاں

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب جن کی گھٹی میں ہے...... سورۃ دہر جنکی سخاوت میں ہے...... قطب جن سے سمت کا تعین کرتا ہے...... والعصر کا زمانہ جن کی نسبت سے درخشاں ہے...... وہ حسین رضی اللہ عنہ جن کی وضعداری ہی کا نام شریعت ہے...... آیۂ تطہیر جن کی طہارت کا بیان ہے

آغوش نبوت جن کی آرام گاہ ہے طیب وطاہر جن کے جسم کا لباس ہے انہی کی راہ پہ چل کر فکروعمل استقامت اور حوصلہ بلندی کا درس ملتا ہے جو ناموس رسالت کے پاسبان ہیں۔

وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... امام الانبیاء جن کے نانا جان ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... شیر خدا جن کے ابا جان ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... خاتون جنت جن کی امی ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... ملکۃ العرب حضرت خدیجۃ الکبری جنکی نانی ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... محافظ نبی ابو طالب جن کے دادا ہیں

وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... فاطمہ بنت اسد جن کی دادی ہیں
وہ حسین رضی اللہ عنہ ...... جن کے محبّ پہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں

(امانت حسین رضی اللہ عنہ)

یہ دین مصطفیٰ ہے، امانت حسین رضی اللہ عنہ کی
اسلام کی بقا ہے عنایت حسین رضی اللہ عنہ کی
ہے کشتیٔ نجات نواسۂ رسول رضی اللہ عنہ کا
لازم اسی لئے تو ہے محبت حسین رضی اللہ عنہ کی

(پنجتن کا اندازہ)

بشر تو نہ کر سکا صرف اپنے تن کا اندازہ
وہ کیا کرے گا حسینؓ اور حسن کا اندازہ
تن حسین رضی اللہ عنہ ہی تنہا ضمانت دین ہے
اس ایک تن سے کرو پنجتن کا اندازہ
زمانہ ایک گل زہرا کو جب نہ تول سکا
لگا سکو تو لگاؤ سارے چمن کا اندازہ

(کون حسین لجپال رضی اللہ عنہ)

شاہ بھی حسین رضی اللہ عنہ ...... بادشاہ بھی حسین رضی اللہ عنہ
عشق کی ابتدا بھی حسین رضی اللہ عنہ ...... عشق کی انتہا بھی حسین رضی اللہ عنہ
وفا بھی سخی حسین رضی اللہ عنہ ...... باوفا بھی سخی حسین رضی اللہ عنہ
مولا بھی پیارے حسین رضی اللہ عنہ ...... آقا بھی پیارے حسین رضی اللہ عنہ
قلب علی کے چین بھی حسین رضی اللہ عنہ ...... فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نور عین بھی حسین رضی اللہ عنہ

مظلوموں کے مسیحا بھی حسین رضی اللہ عنہ ...... اور امام الشہداء بھی حسین رضی اللہ عنہ
جنت کے سردار بھی حسین رضی اللہ عنہ ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدار بھی حسین رضی اللہ عنہ
صحابہ کے قرار بھی حسین رضی اللہ عنہ ...... غلاموں کے پیار بھی حسین رضی اللہ عنہ
معلم توحید بھی حسین رضی اللہ عنہ
کربلا کے شہید بھی حسین رضی اللہ عنہ

(سب کے امام اور سب کے بادشاہ حسین رضی اللہ عنہ)

امام حسین رضی اللہ عنہ ...... زمین والوں کے بادشاہ بھی ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آسمان والوں کے بادشاہ بھی ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... اصفیاء کے بادشاہ بھی ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... اتقیاء کے بادشاہ بھی ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... اولیاء کے بادشاہ بھی ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... علماء کے بادشاہ بھی ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... صالحین کے بادشاہ بھی ہیں

اگر کربلا میں حسین شہید نہ ہوتا...... تو آج گھر گھر یزید ہوتا

جناب بندہ! اگر میرے امام پاک رضی اللہ عنہ کربلا میں اولاد و جان کی قربانی نہ دیتے تو:

آج ...... امام کو امامت نہ ملتی
آج ...... عابد کو عبادت نہ ملتی
آج ...... سخی کو سخاوت نہ ملتی
آج ...... طاہر کو طہارت نہ ملتی
آج ...... سائل کو خیرات نہ ملتی
آج ...... شہدا کو شہادت نہ ملتی

الحدیث: (حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں)

نبی ﷺ اللہ کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ اللہ کے پیارے
نبی ﷺ جبریل کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ جبریل کے پیارے
نبی ﷺ حور و غلماں کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ حور و غلماں کے پیارے
نبی ﷺ عرش والوں کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ عرش والوں کے پیارے
نبی ﷺ فرش والوں کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ فرش والوں کے پیارے
نبی ﷺ اولیاء کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ اولیا کے پیارے
نبی ﷺ پیر پیراں کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ پیر پیراں کے پیارے
نبی ﷺ چشتی خواجہ کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ چشتی خواجہ کے پیارے
نبی ﷺ چشتی بابا کے پیارے .. تو حسین رضی اللہ عنہ چشتی باباگے پیارے
نبی ﷺ داتا کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ داتا کے پیارے
نبی ﷺ احمد رضا کے پیارے ...... تو حسین رضی اللہ عنہ احمد رضا کے پیارے

(حسین رضی اللہ عنہ وارث ہیں)

ہر زندہ ضمیر کے وارث حسین رضی اللہ عنہ ہیں
مشکل کشا کی شمشیر کے وارث حسین رضی اللہ عنہ ہیں
قرآن کی تفسیر کے وارث حسین رضی اللہ عنہ ہیں
ہر قول کی تاثیر کے وارث حسین رضی اللہ عنہ ہیں
ہر محرر کی تحریر کے وارث حسین رضی اللہ عنہ ہیں
ہر مقرر کی تقریر کے وارث حسین رضی اللہ عنہ ہیں
ہر مدبر کی تدبیر کے وارث حسین رضی اللہ عنہ ہیں

☆☆☆

(مختار کل)

تو اہل ہی نہیں تجھے سوغات کیا ملے گی
پتھر ہے دل تیرا تجھے ذوق کرامات کیا ملے گی
سخی حسین سے مانگ کے مختار کل ہیں یہ
منگتوں سے مانگتا ہے تجھے خیرات کیا ملے گی

سامعینِ کرام!

واللیل کی زلفوں اور والضحیٰ کے مکھڑے والے نبی ﷺ کے حسن و جمال کے صدقے، امام حسین رضی اللہ عنہ غیر معمولی طور پر بے حد حسین تھے۔ اندھیرے میں ہوتے تو آپ کے چہرہ مبارک سے روشنی نکلتی نظر آتی، ایک رات اندھیرے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین نانا جان کے پاس سے اپنے گھر جا رہے تھے تو لوگوں نے دیکھا کہ دونوں شہزادوں کے چہرے سے نورانی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں جن سے راستے کا اندھیرا دور ہوتا جا رہا ہے یہ دیکھ کر اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا:

(اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ اس نے اہل بیت کو عزت و کرامت عطا فرمائی)۔

حضرت لیلیٰ بن عروہ سے روایت ہے سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا:

الحدیث: حسین منی وانا من الحسین ، حب الله من احب الحسین حسین سبط من الاسباط

ترجمہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اور جو حسین سے محبت کرے گا، اللہ عزوجل اس سے محبت کرے گا حسین رضی اللہ عنہ میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔

احباب ذی وقار!

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے نانا جان سے یہی وہ خاص نسبت تھی جس کی لاج نبھانے کیلئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں جرأت و بہادری اور

استقامت کی وہ مثال قائم کی جس پر قیامت تک دنیا ورطہ حیرت میں پڑی رہے گی۔

آپ نے بے مثال اور لازوال شہادت پیش کر کے ساری انسانیت کو بتا دیا کہ اہل حق سر کٹا تو سکتے ہیں لیکن باطل کے آگے جھکا نہیں سکتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے باعزت اور باوقار زندگی گزارنے کا جو سبق دیا ہے وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

(شہادت حسین رضی اللہ عنہ دی)

وکھری اے ساریاں توں شہادت حسین رضی اللہ عنہ دی
مشہور اے سارے جگ تے عبادت حسین رضی اللہ عنہ دی
خنجر دی سہہ کے شمر نوں مندا نہیں بولیا
ہو بہو رسول جہی اے عادت حسین رضی اللہ عنہ دی

(سلام بحضور امام الشہداء رضی اللہ عنہ)

امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی شہادت کو صحابی سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی امامت کو ولی سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی صداقت کو صدیق سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی شجاعت کو بہادر سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی عبادت کو عابد سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی عظمت کو شہنشاہ سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی سخاوت کو سخی سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی طہارت کو طاہر سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی عدالت کو قاضی سلام کرتے ہیں
امام حسین رضی اللہ عنہ ...... آپ کی تلاوتِ قرآن کو قاری سلام کرتے ہیں

ارباب علم ودانش!

10 محرم الحرام کو میدان کربلا میں سید نا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء عظام کی المناک شہادت تاریخ اسلامی کا انتہائی دردناک باب ہے، اس المیہ پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ تصورِ میدان کربلا سے جگر شق ہوتا ہے ہم اہلسنت و جماعت اس کو خلافت اور اقتدار کی جنگ نہیں کہتے ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ سب کچھ سید نا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے اسلام کی عظمت اور شریعت مطہرہ کی سربلندی کیلئے کیا۔ بے مثال قربانیاں پیش کر کے شہدائے کربلا نے اسلام کا نظام خلافت بحال فرمایا اور باطل کے سامنے ڈٹ جانے کا سبق سکھایا، مگر آج یزیدی عہد سے کہیں زیادہ اسلامی نظام کی پسپائی ہو رہی ہے آج کے اس پرفتن دور میں نہ صرف اسلامی نظام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے بلکہ اس عظمت کے حامل نظام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ کہیں اسلام جیسے پاکیزہ اور بلند دین کی حدود اور اسلامی احکامات کو انسانی حقوق کے خلاف بتایا جا رہا ہے۔ سیکولر نظام مغرب کی گندی تہذیب کو مسلمانوں پر مختلف طریقوں سے مسلط کیا جا رہا ہے۔ آج زینب و زہرا کی بیٹیوں کی چادریں یزیدیوں کے ناپاک ہاتھوں سے نہیں بلکہ اسلام کو اپنا دین کہنے والوں کے ہاتھوں نوچی جا رہی ہیں

آج میرے بھائیو ہمیں اسوۂ شبیری پر عمل کرتے ہوئے حسینی کردار ادا کرنا ہوگا باطل مذاہب اور ان کے ناپاک ارادوں کو للکارنا ہوگا یزیدی کلچر کو عملاً ختم کرنا ہوگا۔ سید نا امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت آج ہم سے یہی تقاضا کرتی ہے کہ جہاں بھی دین اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہاتھ بلند ہوں تو انہیں اپنی غیرت ایمانی، جذبہ ایمانی، محبت حسینی رضی اللہ عنہ سے کاٹ پھینکنا ہوگا

یزیدیت آج پھر سر اٹھا رہی ہے اور ہمارا سچا اور پاک دین اسلام ہم سے اسوۂ شبیری کا تقاضا کر رہا ہے کہ اے مسلمان اُٹھو اور آگے بڑھو اور اپنے تن من دھن سے اس یزیدیت پرور ماحول میں دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کر دو پھر تم حسینی ہو پھر تم شبیری ہو، پھر تم حیدری ہو، پھر تم مصطفوی ہو۔ اور ہمیں یہی سید نا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت نے درس دیا ہے

خوف ہے قربانیِ اعظم نظر سے گر نہ جائے
دیکھ ابن حیدر کے لہو پہ پانی پھر نہ جائے

(رفعتِ حسین رضی اللہ عنہ)

اسلام کے خیال کی رفعت حسین ہیں
حق کی طرف سے اجرِ رسالت حسین رضی اللہ عنہ ہیں
پرچم بھی جس کا دیتا ہے پیغامِ زندگی
اسلام کی وہ زندہ حکومت حسین رضی اللہ عنہ ہیں
دامن میں جن کے ملتی ہے دشمن کو بھی پناہ
عالم پناہ سایہ رحمت حسین رضی اللہ عنہ ہیں

(نام پنجتن وظیفہ بنالو)

پیر شبیر سب سے وڈی ہے بابا مولا علی مرتضیٰ ہے
صدقہ پنجتن رب سے مانگو درِ زہرا پہ دامن پھیلا لو
دے کے سر دین شاہ نے بچایا گھر کا گھر سب اُسی راہ لٹایا
شاہ کربل کو سب دو سلامی نعرۂ پنجتنی تم لگا لو
نماز کو کیسے شاہ نے بچایا کر کے تیروں پہ سجدہ دکھایا
انکے دم سے جہاں ہے یہ شاکر نامِ پنجتن وظیفہ بنالو

سامعین ذی احتشام!

خالق کائنات تمام جہانوں کا پالنے والا رب ،کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے

اِن اللّٰہُ ؔملائکتہ یصلون علی النبی ط یایھاالذین امنو صلّو علیہ وسلّموا تسلیماہ

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ؐ

ہیں، اے ایمان والوتم بھی (محمد ﷺ پر درود بھیجتے رہو۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ پر غور وفکر کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ بے نیاز ذات جو کسی کی محتاج نہیں ہے جو کسی کا وظیفہ کرنے میں کبھی بھی مخلوق کے ساتھ شامل نہیں صرف اپنے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھنے میں اس مخلوق کے ساتھ شامل ہے اور یہ بات بھی سب کے علم میں ہونی چاہیئے کہ درود پاک اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جس وقت تک درود میں آل پاک کو شامل نہ کیا جائے۔ جیسے درود ابراہیمی میں **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد** ہے، کیا آل رسول کے فضائل و عظمت کے لئے یہی کافی نہیں ہے کہ وہ نماز نامکمل ہے جس کے آخر میں سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کی آل پاک پر درود نہ بھیجا جائے اور وہ دعا درجۂ قبولیت پر نہیں پہنچتی جس کے اول و آخر درود پاک نہ پڑھا جائے

آل رسول کی عظمت وفضیلت کا اندازہ لگانے کیلئے یہی کافی ہے کہ آلِ اطہار کا ذکر قرآن میں شامل ہے، درود میں شامل ہے اور ہر دعا میں آل پاک کا وسیلہ شامل ہے

(سرکار ﷺ کے اہلبیت)

الحدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت مباہلہ نازل ہوئی **فقل تعالو اندع ابناء نا** تو رسول ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (مسلم شریف)

(عظمت اہلبیت اکابرین کی نظر میں)

☆ حضرت شیخ سعدیؒ سرکار ﷺ کی آل پاک کی عظمت یوں بیان کرتے ہیں:

الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ برقولِ ایماں کنی خاتمہ

اگر دعوتم ردکنی ور قبول
من ودست دامانِ آل رسول

☆ عاشق رسول ملا جامیؒ فرماتے ہیں
بصدق وصفا گشتہ بیچارہ جامی
غلام غلامان آل محمد

☆ غلام آل رسول جناب ناظم یوں لکھتے ہیں:
درچشم اوست ہیچ شکوہ سکندری
ناظم فقیرِ کوچہ ٔ آل محمد است

☆ فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کیا بات رضا اُس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین وحسن پھول

☆ شاہ نصیر الدین گولڑوی فرماتے ہیں۔
یزداں بگفت آیت تطہیر اہل بیت
قرآن گواہ عصمت آل محمد است

☆ پیر سید غلام نصیر الدین شاہ صاحب گولڑوی فرماتے ہیں
میرے لئے یہی توشۂ عقبٰی ہے نصیرؔ
حبِ اصحابِ نبی اُلفتِ اولاد رسول

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر 15

شان سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

غوثِ اعظمؒ دلیل راہ یقین
یقین رہبرا کابرین دین
اُوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز
(شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ)

شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری بانہہ پھڑیو گھٹ کر کے ھو
پیر جہاں دے میراں باہو اوہ کنڈھے لگدے تر کے ھو
(حضرت سلطان باھو)

محترم المقام سامعین کرام!
اس دنیا کی رہنمائی کیلئے بعد از انبیاء اللہ عزوجل نے ہزاروں نفوس ایسے چنے جنہوں نے اللہ عزوجل اور رسول کریم ﷺ کے دین متین کی خدمت کو اپنی زندگی کا شعار بنایا...... مخلوق خدا کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا راستہ بتایا...... اللہ عزوجل کا ہر ہر حکم لوگوں تک پہنچایا...... لوگوں کو بندگی کا طریقہ سکھایا...... معرفت کا راستہ بتایا...... بھٹکے ہوؤں کو اللہ اور رسول سے ملایا...... جنہوں نے شریعت کا ہر پہلو اپنایا...... انسانیت کو انسان کا اصل مقام دلایا...... خدا کے بندوں کا ظاہر اور باطن سجایا...... اور کائنات میں بلند مقام پایا...... انہی ہستیوں میں سے ایک عظیم اور بلند ہستی حضور سیدنا غوث پاکؒ کی ہستی ہے جن کو اللہ عزوجل نے بہت بلند مقام عطا فرمایا حضور سیدنا غوث پاکؒ نے اللہ عزوجل کی معرفت اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کو انسانوں تک پہنچایا۔

(حضور سیدنا غوث پاکؒ کی ولادتِ باسعادت)

حضرت کا نام، عبدالقادر اور کنیت ابو محمد ہے، محی الدین غوث پاک اور غوث اعظم، جناب کے القاب ہیں۔ آپ ایران کے ایک قصبے جیلان یا گیلان میں 470ھ میں پیدا ہوئے۔ اسی لئے سرکار کو جیلانی یا گیلانی کہا جاتا ہے آپ کے والد محترم کا نام نامی

اسم گرامی سید ابو صالح موسیٰؒ تھا۔ ولادت کے وقت آپ کی والدہ محترمہ کی عمر مبارک ساٹھ سال تھی اس عمر میں اولاد کا ہونا بجائے خود ایک کرامت ہے کیونکہ عورت کیلئے یہ ایک ایسی عمر ہے جس کو اولاد سے مایوس ہونے والی عمر سمجھا جاتا ہے۔

(حضور سیدنا غوث پاکؒ کی ابتدائی زندگی)

آپ کی عمر صرف پانچ سال تھی کہ آپ کے والد محترم کا انتقال ہو گیا آپ کی والدہ محترمہ سوت کات کات کر فروخت کرتیں جس سے گزر اوقات ہوتی تھی اس کے باوجود کئی کئی دن فاقہ ہوتا تھا جس دن کھانے کو کچھ نہ ہوتا اس دن سرکار کی والدہ ماجدہ فرماتیں کہ آج اللہ عزوجل کے ہاں ہمارا انتظام ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر کئی دن متواتر کھانا نصیب ہوتا تو دل میں یہ خواہش ہوتی کہ کاش فاقہ ہو اور والدہ محترمہ خدا کے ہاں انتظام کا ذکر کریں

حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی گیلانیؒ نے بہت چھوٹی عمر میں ہی خود کو اللہ عزوجل کی یاد میں رہنے کیلئے مصروفِ عبادت کر لیا اور بچپن میں ہی کئی سنگین مجرموں کو راہ حق دکھائی۔

(غوث پاکؒ کا مقام بندگی)

حضرت شیخ عبداللہ بن ابوالفتح نہروی فرماتے ہیں کہ میں حضرت کی خدمت میں چالیس سال رہا آپ کا معمول تھا کہ آپؒ رات کو چار حصوں میں تقسیم کرتے پہلے حصہ میں نماز، دوسرے میں ذکر واذکار، تیسرے میں تلاوت کلام پاک اور چوتھے حصے میں سجدے میں پڑھے رہتے اور نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعائیں مانگتے۔

(میرے غوثؒ کی سخاوت)

آپ کے ہاں جو بھی سائل التجا اور حاجت لیکر آتا وہ کبھی بھی محروم نہ لوٹتا تھا جناب کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ بھی پاس ہوتا تو آپ فوراً دے دیتے اور اگر پاس کوئی چیز دینے کیلئے نہ ہوتی تو آپؒ قرض لیکر اس سائل کی تمنا پوری فرماتے اور سائل سرکار

غوث پاکؒ کی سخاوت کا دم بھرتا۔

(اولیاء کا نذرانہ عقیدت بحضور شاہ جیلانیؒ)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قبلۂ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلینؒ تمام اہل اللہ کے قبلہ ہیں اور ہر جگہ حاجت مندوں کی دستگیری فرماتے ہیں:

اور پھر آگے فرماتے ہیں

خاک پائے تو بود روشنی اہلِ نظر
دیدہ رنجش ضیاء حضرت غوث الثقلین

حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاکؒ آپ کے مبارک قدموں کی خاک بھی اہل نظر کی آنکھوں کی روشنی ہے، اے سید الاولیاء مشکل کشاء میری آنکھوں کو بھی روشنی عطا کیجئے

صابری سلسلے کے بادشاہ حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ فرماتے ہیں:

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں
ذات تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں

حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ فرماتے ہیں اے عاشقوں کے سلطان میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپؒ کی ذات گرامی عاشقوں کا قبلہ ہے اور آگے یوں فرماتے ہیں:

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم نگیر از کرم اے جان عاشقاں

آپؒ دونوں جہان میں حاجت روا ہیں آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے از راہ کرم میرا ہاتھ پکڑ لیجئے کہ آپ عاشقوں کی جان ہیں

حضرت مولانا عبدالرحمان جامیؒ ارشاد فرماتے ہیں

گویم زکمال توچہ غوث الثقلینا
محبوبِ خدا ابن حسن آل حسینا
سربرقدمت نہا دند بگفتند
تَــاللّٰــهُ لَقَـدُ اٰثَـرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَــا

حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ فرماتے ہیں

''اے آل حسین فرزند حسن محبوب خدا غوث الثقلین میں آپ کے کمال کے متعلق کیا کہوں، سب اولیاء اللہ نے اپنا سر آپؒ کے قدم پر رکھا اور کہا واللہ آپ کو اللہ عزوجل نے ہم پر فضیلت عطا کی ہے

حضرت شاہ ابوالمعالیؒ فرماتے ہیں:

گر کسے واللہ بعالم از مئے عرفانی است
ازطفیلِ شاہ عبدالقادر گیلانی است

حضرت شاہ ابوالمعالی نے فرمایا کہ اگر کسی کو دنیا میں شراب عرفان حاصل ہوئی واللہ (یعنی کہ قسم سے) وہ شاہ عبدالقادر گیلانیؒ کے طفیل سے ملی ہے

حضرت سلطان العارفین، سلطان باہوؒ فرماتے ہیں

شو مرید از جان باھو بالیقین
خاکپائے شاہِ میراں راسِ دین

عارفوں کے سلطان، حضرت سلطان باہو بڑی عاجزی اور انکساری سے خود کو کہتے ہیں اے باہو دین کے سردار حضرت شاہِ میراں کا دل و جان سے اور بڑے یقین سے مرید بن جا اور حضرت شاہ جیلانؒ کی خاک پا ہو جا

حضرت میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں:

واہ واہ حضرت شاہ جیلانی مظہرِ ذات ربانی
سر پر تاج محبوبی والا ولیاں دی سلطانی

غوثاں قطباں تے ابدالاں قدم جنہاں دے چائے
سے برساں دے موئے جوائے ایسے کرم کمائے

حضرت شاہ سلیمان پھلواری قادری چشتیؒ فرماتے ہیں:

عاشق خواجہ ہوں میں اور ہوں گدائے غوث پاک
دل نثار خواجہ ہے اور جان فدائے غوث پاک
دیدہ و دل اپنے دونوں قابل عزت ہوئے
اس میں خواجہ کی ولا اس میں ضیائے غوث پاک

حضرت غلام قادرؒ فرماتے ہیں:

فرزند نبی فاطمہ را نور العین
لختِ جگر شہنشاہِ بدرو حنین
دلہا پا بوس قطب ربانی
سلطان الاولیاء غوث الثقلین

ترجمہ: وہ سرور کائناتﷺ کے فرزند دل بند اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نور چشم شہنشاہِ بدر و حنین کے لخت جگر تھے۔ دل قطب ربانی کی پابوسی کرتے ہیں) جو کہ اولیا کے سلطان اور غوث الثقلین ہیں

(مشکل کشاء)

اسیروں کے مشکل کشاء غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم

☆☆☆

کون غوث اعظم سرکار رحمتہ اللہ علیہ؟

سید نا غوثِ اعظمؒ ...... نائب خیرالوریٰ ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... عکس حسن مصطفیٰ ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... نور چشم مرتضیٰ ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... سید الاولیاء ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... رہنمائے اتقیاء ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... جانِ تسلیم و رضا ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... روشن ضمیر بھی ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... پیران پیر اور دستگیر بھی ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... شہنشاہ جیلانی بھی ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... محبوب سبحانی بھی ہیں
سید نا غوثِ اعظمؒ ...... الحسنی والحسینی بھی ہیں

(عظمت پیرانِ پیر رحمتہ اللہ علیہ)

شہنشاہ ولایت ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
تاجدار ولایت ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
خوشبوئے گلشن امامت ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
شاہ زمانہ ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
سلطان زمانہ ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
زینت اولیاء ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
نواسۂ رسول ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
جگر گوشۂ بتول ...... پیرانِ پیرؒ ہیں

ولایت کی شان ...... پیرانِ پیرؒ ہیں
اولیاء کی جان ...... پیرانِ پیرؒ ہیں

(میرے غوثؒ کی شان)

آپؒ پیکر حسن و جمال ہیں
آپؒ سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے لال ہیں
آپؒ کان سخاوت ہیں
آپؒ ولایت کی دلیل ہیں
آپؒ قاسم ایمان ہیں
آپؒ قاسم عرفان ہیں
آپؒ تاجدار صداقت ہیں
آپؒ گوہر ولایت ہیں
آپؒ عظمت کا نشان ہیں

(سب کردے میراں میراں)

غوث الاعظم پیر پیراں دا بدل دیوے تقدیراں
غوث دے ناں دا نعرہ لائیاں ٹٹ جاون زنجیراں
غوث جلی دے در تے ہندیاں معاف سبھے تقصیراں
حضرت باھوؒ ورگے صائم کر دے میراں میراں

درِ غوثِ اعظمؒ

بن غوث دا تے ہو جا غلام غوث دا جیڑے رب دا شکر گزار بیٹھے
ایس دنیا دے جیڑیاں چہ گم ہو کے اسی رب دا نام وسار بیٹھے

آ غوث پاک تو لے نور حق دا اج سجا کے سوہنا بازار بیٹھے
غوث میراں دا شاکر ہے در ایسا اسیں دل اس در تے ہار بیٹھے

(میراں دا در)

کی دساں میں شان میراں دی دیوے جہاں دے خادماں بال چھڈے
بس میراں پیرنوں رکھیا نظر اندر ہورسارے میں یار خیال چھڈے
اینوں ویکھ ویکھ دل رجدا نئیں ہور ویکھنیں میں حسن جمال چھڈے
ایسا میراں نے شاکر کرم کیتا اسی در در کرنے سوال چھڈے

(میرے سرکارِ غوث پاکؓ)

درِ غوث پہ کھڑے ہو کر رو رو کر میں یہی دعا مانگتا ہوں
نسبت کے صدقے میں میرا من صاف کردو صرف آپ سے یہ جزا مانگتا ہوں
یہ در چھوڑ کر میں کہاں بھیک مانگوں میں بے آسرا، آسرا مانگتا ہوں
شاکر درِ غوث پر میں جھولی پھلا کر اپنے سخی سے عطا مانگتا ہوں

(میرے سوہنے مرشد میراں)

میرا ظاہر باطن صاف ہویا ایسا میراں سبق پڑھایا اے
دل اُودھدی یادچہ رہندا اے جیدا لباں تے نام سجایا اے
میں ورگے کوہجے کملے نوں گل غوث پاک نے لایا اے
بے شک میں شاکر کج وی نئیں پر سوہنے میراں نے رنگ چڑھایا اے

☆☆☆

(سب کا سہارا غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

سبھی کو ہے تیرا سہارا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
میرا ہی نہیں سب کا ہے پیارا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
سگِ در ہے شاکر ہمیشہ سے اُنکا
کہ علی رضی اللہ عنہ کا ہے راج دولارا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

☆☆☆

کوئی کہندا شاہی سلطانی بڑی چیز اے
کوئی کہندا جذبہ ایمانی بڑی چیز اے
جے میں شاکر تینوں گل حق دی سناواں
تے نسبتِ غوث جیلانی بڑی چیز اے

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر 16

شانِ امام احمد رضا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

سامعین ذی احتشام!

آج کی اس بارونق محفل میں بریلی کے تاجدار، عاشقوں کے سردار، سنیوں کے دلدار، فیض سرکار ﷺ کے طلبگار، عالی وقار، صاحب کردار، امام احمد رضا خاں بریلویؒ کی ملّی، مذہبی، دینی، فکری، اصلاحی، خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے انعقاد پذیر ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

جناب بندہ!

بریلی شریف ہندوستان کا ایک شہر ہے بریلی شہر کے علاقہ ''سوداگراں'' کے ایک محبت سرکار ﷺ سے سرشار باعمل علمی خاندان میں، مجدد دین وملت، شہنشاہ بریلی شریف امام احمد رضاؒ پیدا ہوئے جن کو اللہ عزوجل نے باطل اور فاسق قوتوں کو پاش پاش کرنے کیلئے چن لیا

ویسے تو اللہ عزوجل نے ہر دور میں دین متین کی خدمت کیلئے بے شمار نفوس سے اپنے دین کی خدمت اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ صیحہ دیکھانے کا کام لیا، جیسے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ...... حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ...... حضرت پیر سید جماعت علی شاہؒ...... حضرت پیر مہر علی شاہؒ...... شیر ربانی حضرت میاں شیر محمدؒ...... حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری...... علامہ امام الشاہ احمد نورانیؒ...... ایسی ہی ان ہستیوں میں سے ایک عظیم ہستی امام احمد رضا بریلویؒ کی ہے جنہوں نے عرب وعجم کے مسلمانوں کی رہبری اور رہنمائی فرمائی جب ہر طرف بدعقیدگی کا سیلاب تھا، صراط مستقیم سے دوری اور لوگوں کو روحِ دین سے دور کرنے کیلئے جگہ جگہ تباہی کے سامان دستیاب تھے۔ جب عقائد باطلہ کی زد میں آکر لوگ نور مصطفیٰ ﷺ کا انکار کر رہے تھے، عقائد باطلہ کی سخت آندھی نے ہر طرف ماحول ناخوشگوار کیا ہوا تھا مزید کئی فتنوں نے جنم لیا۔ مثلاً دھوکہ دہی سے ہندوستان پر انگریزی قبضے اور ہمارے اسلامی ملک ترکی میں اسلامی خلافت کا خاتمہ ہو رہا تھا

ایسے میں جس عظیم مبلغ عظیم رہبر نے صدائے حق کا نعرہ بلند کیا وہ کون تھا؟

ہاں! ہاں! جس ہستی نے ایوان فرنگ تک اپنی للکار کو پہنچایا، باطل کے ارادوں کو بے کار اور نا کارہ بنایا، وہ ہستی کون تھی؟

وہ بلند مقام ہستی، سنیت کی شان، سنیت کی جان، کردار میں بے مثال، صفات میں باکمال، فقیہہ بے بدل رہبر بے مثل، حق شناس، بندہ نواز، حضرت امام احمد رضا بریلویؒ کی ذات گرامی ہے

کون امام احمد رضا......؟

جو ☆ فقیہہ بھی ہیں، متقی بھی ہیں
جو ☆ نمازی بھی ہیں، غازی بھی ہیں
جو ☆ عالم بھی ہیں، عامل بھی ہیں
جو ☆ محدث بھی ہیں، محقق بھی ہیں
جو ☆ مفکر بھی ہیں، مدبر بھی ہیں
جو ☆ عالی مقام بھی ہیں، ہمارے امام بھی ہیں
جو ☆ فیض کا سیلاب بھی ہیں، علم کے ماہتاب بھی ہیں
جو ☆ سنیت کی شان بھی ہیں، دین کے ترجمان بھی ہیں
جو ☆ حقائق کی جان بھی ہیں، ناموس رسالت کے پاسبان بھی ہیں
جو ☆ سرکار کے ثناء خواں بھی ہیں، صاحب عرفان بھی ہیں

ہاں! ہاں! میرے امام، امام احمد رضا خاں بریلویؒ جو سفیر عشق مصطفیٰ بھی ہیں اور ''غلام'' محمد مصطفیٰ ﷺ بھی ہیں:

ہم سب کے امام، امام احمد رضا خاں بریلویؒ جن کے علم کا مقام بحر العلوم ......جن کا بیان آسان مفہوم ......جن کی شان امام عرب وعجم ......جن کی عظمت پیکر علم وحلم ......جن کے جہاد وہابیت دیو بندیت، مرزائیت کی تباہی ......جن کا بولنا، حدیث سرکار کی تفسیر ......جن کا پیغام تعلق رسالت کی مضبوطی ......جن کی للکار وقل جاء الحق وزھق الباطل کی تصویر، جن کی تحریر قرآن وحدیث سے مزین ......جن کی تقریر آیات خدا اور حدیث مصطفیٰ ......جن کی عادت نوازش اور عنایت ......جن کی آنکھیں سرگین وباحیاء ......جن کی نظریں نیچی مگر بلند

فکر......جن کی زندگی رفعت کا نشان......جن کا شاہکار ''سلام رضا''

☆ مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

☆ عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

جناب بندہ!

حضرت امام احمد رضا بریلویؒ نے اپنی مبارک زندگی کی ساری سانسیں خدمت دین کیلئے وقف فرمائیں۔آپ کے مبارک دور کے اندر جہاں جہاں بھی مسلمانوں کو کسی مسئلے میں آپ حضرتؒ کی ضرورت پڑی تو آپ نے ایک مردمومن، عالم باعمل، ہونے کے ناطے اپنی ایسی خدمات پیش کیں، جن کو تاریخ سنہری حروف سے اپنے سینے پہ سجائے ہر خاص وعام کو زیارت کی دعوت دے رہی ہے۔اور حضرت امام احمد رضا بریلویؒ کی علمی، عملی فکری، مذہبی اور سیاسی خدمات کو سلام پیش کررہی ہے۔تاریخ کے اوراق کو گردانئے سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ جیسی بلند فکر شخصیات نے اس وقت اپنے زور قلم اور قوت علم سے اپنی تحریروں اور تقریروں سے عملی جہاد فرمایا

جب فرقہ وارانہ فضاء نے تمام اسلامی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا بدعقیدگی کے سیلاب نے مسلمانوں کو در رسول ﷺ سے ہٹانے کیلئے توحید کی آڑ میں، سید کائنات ﷺ کے اختیارات نبوت و رسالت وعقیدہ ختم نبوت، جان رحمت ﷺ کا بعطائے خداوندی امور غیبیہ پر مطلع ہونا آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کی نورانیت کا انکار اور صیغہ خطاب سے آپ سرکار ﷺ کے حضور ہدیہ درود وسلام عرض کرنا، اور سرکار دو عالم ﷺ کی ذات مبارکہ کو حاضر وناظر ماننا، آپ ﷺ کو اپنی دعاؤں اور التجاؤں میں بطور وسیلہ بارگاہ قدوسیت میں پیش کرنا، ذات سرکار ﷺ کو ایمان کا مرکز ومحور جاننا اور آپ کے تصور میں گم رہنا اور آپ کے ذکر سے زبانوں کو معطر رکھنا جب یہ سب خاص امور سے روگردانی کرنے والے اور مسلمانوں کے عقائد کو خراب کرنے والے، جگہ جگہ سے سر اٹھانے لگے تو میرے امام بلکہ ہم سب کے امام، امام احمد رضا خاں بریلویؒ نے ایسے لوگوں کو جو

مسلمانوں کو اصل راہ سے ہٹا کر غلیظ راہ دیکھانا چاہتے تھے۔ صدائے حق بلند فرمائی اور ان لوگوں کے ناپاک ارادوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ آقائے دو عالم ﷺ کی عظمت و شان نورانیت، علم غیب، حاضر و ناظر اور ندائے یا رسول اللہ ﷺ پر ایسے مضبوط اور بے مثال دلائل پیش کیے جو عقائد باطلہ اور ان کے بانیوں کے منہ موڑ دے۔

اور پاک و ہند ہی نہیں بلکہ عرب و عجم کے مسلمانوں کو سرکار ﷺ کی عظمت و رفعت اور محبت کا ایسا جام پلایا کہ آج سنیوں کا بچہ بچہ بحضور سرور کائنات ﷺ یوں ہدیہ عقیدت پیش کر رہا ہے

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

(آقا کی آل کا ذکر)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(آقا ﷺ کی عظمت و شان کا ذکر)

اصالت کل، امانت کل، سیادت کل، امارت کل
حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے

(سرکار دو عالم ﷺ کی رحمت کا ذکر)

جس کی دو بوند ہے کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

(صیغۂ خطاب یعنی (یا حرف ندا) کا ذکر)

سرکش جو تھے مائل ہوئے دشمن جو تھے قائل ہوئے
مسحور کن تھا کس قدر "یا مصطفیٰ" لہجہ تیرا

(سرکارﷺ کی نظر کرم کا ذکر)

اپنی ایک میٹھی نظر کے شہد سے
چارۂ زہر مصیبت کیجئے

(رضائے سرکارﷺ کا ذکر)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمدﷺ

(سرکارﷺ کی شب معراج کی تیاری کا ذکر)

خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لیکے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے
وہی ابتک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے
بچا جو تلوؤں کا انکے دھوَن بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

حضرت امام احمد رضا بریلویؒ برصغیر کی چند برگزیدہ اور مایہ ناز ہستیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ میرے امام، امام احمد رضا نہایت ذہین، تقویٰ اور پارسائی میں ممتاز، علم فقہ پر پورا عبور رکھنے والے، آپؒ کا علم بحر کی حیثیت رکھتا تھا مگر پھر بھی فتویٰ لکھتے وقت یا بات کرتے وقت نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے اور اللہ عزوجل نے آپ کو شاعری کا بے مثال ملکہ عطا فرمایا آپ کا ایک خاص وصف سرکار دو عالمﷺ سے بے پناہ محبت ہے۔ امام احمد رضاؒ نے محبت کے الفاظ کو جوڑ جوڑ کر بے شمار محبت بھری سرکارﷺ کی نعتیں لکھی ہیں، اتنی خداداد صلاحیتوں اور اتنے علوم میں مہارت تامہ حاصل ہونے کے باوجود اکثر فرمایا کرتے تھے کہ نعت سرکار دو عالمﷺ لکھنا تیز دھار تلوار پر چلنے

کے مترادف ہے کیونکہ اگر ذرا سی بھی زیادتی ہو جائے تو شرک کا ڈر ہے جو کہ نا قابل معافی ہے اور اگر ذرا سی کمی ہو جائے تو سرکار ﷺ کی شان میں بے ادبی کا خدشہ ہے جس سے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں آپؒ نے بارگاہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم وتکریم کا ذکر گا ہے بگاہے اپنی شاعری میں ضرور کیا جس طرح امام احمد رضا حرمین شریفین کی زیارت کے لئے جانے والوں کو ادب واحترام کی تلقین یوں فرماتے ہیں۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے

ہاں! ہاں! بلکہ اپنے سارے کلام میں:

امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے گورے گورے ہاتھوں کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے رخ انور اور واللیل زلفوں کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے الم نشرح سینے کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے محبوب شہر مدینے کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے نور نور مبیں کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے پیارے چہرۂ حسیں کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے سوئے عرش جانے کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے خوش ہونے مسکرانے کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے گنبد خضریٰ کے ہر دیوانے کا ذکر کرتے ہیں
امام احمد رضاؒ سرکار ﷺ ...... کے قیامت میں شفاعت فرمانے کا ذکر کرتے ہیں

حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ کے کلام نے ملت اسلامیہ پاک و ہند کی کثرت کثیرہ کے قلوب و اذہان کو ہلا کر رکھ دیا۔ آپؒ کے قلم سے نکلے ہوئے کلام نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول مقبول ﷺ کی شمع روشن کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ حضرت امام احمد رضاؒ جس سمت آ گئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں۔ آج وقت کی مانگ اور تقاضا یہی ہے کہ امام احمد رضا بریلویؒ کی خدمات کو سکولز کالجز اور یونیورسٹیز کے کورس میں بطور اسباق شامل کر لیا جائے تا کہ آنے والی نسلیں اپنے بزرگوں اور

رہنماؤں کی سیرت و کردار سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

عالی خُلق و محبوب خلق، عاشق امام الانبیاء، امام احمد رضا بریلویؒ کی دینی، علمی، فکری، اصلاحی خدمات کا احاطہ آج کے مؤرخ کا قلم کرنے سے قاصر ہے۔ یقیناً امام دین و ملت پر اللہ عزوجل کی خاص عطا اور خاص عنایت صرف عشق مصطفیٰ ﷺ کی بدولت ہے آج سنیت کی مساجد میں، سنیوں کی محافل میں جو نعرہ یا رسول اللہ بلند ہو رہا ہے اس نعرہ کے محافظ و پاسبان، نگاہ بلند، مطالب کا سیلاب جن کی کتاب حیات کا ایک ایک باب ایک ایک ورق روشن ہے اور تمام اُمت مسلمہ کو دعوت دے رہا ہے سرکار کی محبت کی دعوت...... ناموس رسالت کے پاسبان بننے کی دعوت...... باطل کے آگے ڈٹ جانے کی دعوت...... عشق مصطفوی میں جینے مرنے کی دعوت...... رضوی اور بریلوی بننے کی دعوت...... آج کلام امام احمد رضا میں کریم آقا ﷺ کی عظمت و شان کے گن گانے کا یوں درس ملتا ہے کہ:

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

تاجدار بریلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

"کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی"

میرے امامؒ ایک سچے عاشق رسول تھے جنہوں نے اپنے کردار و عمل سے اہل اسلام کے سینوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ کا گہوارہ بنا دیا۔ آج بھی آپ کے نعتیہ کلام کو پڑھ کر اور سن کر دلون میں محبت سرکار دو عالم ﷺ کا جذبہ موجزن ہو جاتا ہے آپ کے لکھے ہوئے ایک ایک شعر سے عشق مصطفیٰ ﷺ کی چاشنی اور حلاوت حاصل ہوتی ہے آپ سرکار کے شہرِ طیبہ کا ذکر یوں فرماتے ہیں

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

امام دین ملت ...... امام احمد رضاؒ ہیں
امیر شریعت ...... امام احمد رضاؒ ہیں

بلند پایہ فقیہہ ...... امام احمد رضاؒ ہیں
کنز الحقائق ...... امام احمد رضاؒ ہیں
قرآن کے قاری ...... امام احمد رضاؒ ہیں
شخصیتِ پروقار ...... امام احمد رضاؒ ہیں
حسنِ گفتار ...... امام احمد رضاؒ ہیں
سنیت کے سردار ...... امام احمد رضاؒ ہیں
علم کے گلزار ...... امام احمد رضاؒ ہیں
عشاق کے دلدار ...... امام احمد رضاؒ ہیں
تحریک ختم نبوت کے سپہ سالار ...... امام احمد رضاؒ ہیں

مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا بریلویؒ کی مبارک زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف خدمت دین سرکار ﷺ ہی تھا یعنی پڑھنا، پڑھانا، محبت سرکار ﷺ میں قلم کو نعت پاک لکھنے کی سعادت دینا، جہاں بھی ناموس رسالت پر کوئی حرف آیا تو وہاں صدائے حق بلند کرنا رضائے مصطفیٰ ﷺ ہی کو حاصل کرنے کیلئے تھا
ہمیشہ کیلئے حضور ﷺ سے محبت کرنے والوں اللہ اور رسول کے دین کی خدمت کرنے والوں، محبت آل رسول ﷺ سے قلوب اذہان کو تر و تازگی دینے والوں، میں حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ کا نام سورج کی طرح روشن رہے گا۔ اور سرکار ﷺ کے دیوانوں، شمع رسالت کے پروانوں کو ہمیشہ کیلئے محبت سرکار ﷺ کا یہ پیغام سناتا رہے گا کہ:

(خورشید علم، امام احمد رضا بریلویؒ)

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ
احمد رضا کا تازہ گلستان ہے آج بھی
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

☆☆☆

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

باب نمبر 17

شان والدہ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

سامعین ذیشان ومہمانان گرامی!

اللہ عزوجل اور اُس کے رسول کے بعد اس دنیا میں انسان کو مختلف رشتہ داروں سے واسطہ پڑتا ہے والدین، بہن، بھائی، چچا، تایا، دوست واحباب وغیرہ وغیرہ

اگر رشتہ داروں کی فہرست پکڑ کر سب کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کریں تو سب رشتہ داروں میں سب سے زیادہ مخلص اور معتبر رشتے دو ہی نظر آتے ہیں ایک ماں کا رشتہ اور دوسرا باپ کا، باقی سب رشتے حتیٰ کہ سگے بہن بھائیوں کے رشتے بھی لین دین کے اصولوں پر مضبوط وکمزور ہوتے ہیں

پھر ماں باپ میں بھی ہر دو کی محبت کا موازنہ کیا جائے تو اولاد کے حق میں مخلص اور جانثار باپ کی نسبت ماں ہی نظر آتی ہے

ماں...... ممتا کا مجسمہ، ...... ماں...... چشمہ رحمت کا خزانہ

ماں کا وجود چاہے کسی چرند، پرند، یا وحشی جانور یا کسی درندے کی صورت میں ہو وہ ایک مکمل محبت والفت کی تصویر ہے اس کا رونگٹا رونگٹا اولاد کے لئے خلوص کی صحیح تصویر ہے

قرآن کریم لاریب کتاب میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا ذکر فرمایا وہاں ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کرنے کی تاکید فرمائی قرآن کریم کی یہ ترتیب عظمتِ والدین پر ایک بین اور روشن دلیل ہے

ارشاد ربانی ہے:

وقضی ربک الاتعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً O

ترجمہ: اور اے محبوب ﷺ آپکے رب نے فیصلہ فرما دیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (کنز الایمان)

ایک اور مقام پر قرآن کریم میں یوں ارشاد فرمایا گیا:

واذاخذنا میثاق بنی اسرائیل لاتعبدون الا اللہ وبالوالدین احساناً O

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ اور مضبوط وعدہ کیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ احسان کرنا

پھر قرآن کریم نے والدہ کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے ماں کے مصائب کا ذکر فرمایا اور حضرتِ انسان کو تاکید فرمائی کہ وہ اللہ رب العزت کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کا بھی شکر گزار ہو جس نے خود کو تکلیف میں ڈال کر اسکو جنم دیا اپنا آپ ختم کر کے اسکو زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھا دیا ارشاد ہوتا ہے

حملته امه وهنا علی وهن

ترجمہ: اٹھائے رکھا اسکو اسکی ماں نے کمزوری پر کمزوری، برداشت کر کے۔

سامعین کرام: توجہ فرمائیں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے ہمارے پیٹ میں ایک تولہ وزن ثقیل ہونے کی صورت میں رہ جائے تو ہم مضطرب ہو جاتے ہیں۔ ہماری بیقراری اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے پیٹ پکڑ کر آنکھیں بند کر کے اور رو رو کر اپنی تکلیف کا اظہار کرتے ہیں مگر ماں کو دیکھو

حملته امه وهنا علی وهن

پورے 9 ماہ تولہ دو تولہ وزن نہیں، سیروں وزن ہمارے وجود کا اٹھائے پھرتی ہے خود بیمار ہے مگر صبر و تحمل کی پیکر کو دیکھو کہ چہرے پہ تھکن نہیں، دل میں ملال نہیں، بلکہ آنے والے بچے کیلئے دل میں محبت و شفقت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے میں کہتا ہوں۔ اے انسان اپنی ماں کا اخلاق دیکھ اور ماں کے ساتھ اپنے اطوار دیکھ، جس ماں نے تجھے 9 ماہ بوجھ نہ سمجھا آج تو اسے بوجھ سمجھتا ہے

جس ماں نے اپنی صحت کو برباد کر کے پورے دو سال تجھے دودھ پلایا اور بوجھ نہ سمجھا افسوس آج تو اُسے بوجھ سمجھتا ہے

جس ماں نے سردیوں کی ٹھنڈی اور سرد راتوں میں اُٹھ اُٹھ کر تیرے پیشاب آلود کپڑے صاف کیئے تیرے گیلے بستر پر خود سوئی اور تجھے آرام دہ بستر پر لٹایا کہ کہیں میرے لال کو ٹھنڈ نہ لگ جائے تو اُسے بوجھ سمجھتا ہے جو آج اپنے قدموں پر چلتی ہے تو اسے بوجھ سمجھتا ہے جو تیرے ہنسنے سے ہنستی تھی تو اسے بوجھ سمجھتا ہے افسوس ہے تیری جوانی پر اور نفرین ہے تیرے کردار پر، یاد رکھ:

ماں منی تے سب جگ منیا تے پہلا مرشد ماں اینہہ

احادیث نبویہ: سرکار دو عالم ﷺ کا دربار لگا ہوا ہے ایک صحابی رسول

سامعین گرامی قدر۔ صحابی رسول کا ذکر آیا تو دل چاہتا ہے ان کی شان بھی بیان کرتا چلوں، کوئی عبادت و ریاضت سے ولی بن سکتا ہے غوث بن سکتا ہے، قطب و ابدال بن سکتا ہے، متقی و پرہیزگار بن سکتا ہے لیکن صحابی نہیں بن سکتا۔ صحابی وہی بنتا ہے جس نے حالت ایمان میں سرکار کی ظاہری حیات میں حضور کو دیکھ کر کلمہ پڑھا۔ جنہوں نے قرآن کریم پڑھا تو قرآن والے کو دیکھا، نماز پڑھی تو والضحیٰ کے چہرے والے کی زیارت کی کیا شان ہے صحابہ کی کیا بات ہے صحابہ کی، فجر کو حضور کا دیدار...... ظہر کو حضور کا دیدار...... عصر کو حضور کا دیدار...... مغرب و عشاء کو حضور کا دیدار...... سفر و حضر میں حضور کا دیدار...... انہیں سرکار کی دید کی صورت میں ہر صبح عید میسر تھی

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
نبی کا ذکر کرتے تھے نبی کی دید ہوتی تھی

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا دربار نبوی میں ایک صحابی رسول حاضر ہوئے اور عرض کی:

الحدیث: یارسول اللہ سب لوگوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ سرکار نے فرمایا اُمُّکَ، تیری ماں، صحابی نے دوسری مرتبہ عرض کی آقا پھر کون...... فرمایا اُمُّکَ تیری ماں، صحابی نے تیسری مرتبہ عرض کی آقا ثم من پھر کون فرمایا اُمُّکَ تیرے حسن سلوک، تیری عنایات اور تیری نرم خوئی کی سب لوگوں میں سب سے زیادہ تیری ماں حقدار ہے

صحابی رسول نے چوتھی مرتبہ عرض کی آقا ثم من ماں کے بعد کون فرمایا ابوک (تیرا باپ) (سبحان اللہ عزوجل)

حدیث مبارکہ میں شان وعظمت اور فضیلت و رفعت کے تین درجے ماں کو دیئے گئے اور ایک حصہ باپ کو عنایت فرمایا گیا

جس دے پلے عمل نہ کوئی اوہ کرے زیارت ماں دی
رب رسول نہ اوس تے راضی جہیڑا کرے نہ عزت ماں دی

ماں دی قدر اویس پچھانی جہنے سمجھی عزت ماں دی
اعظم نئیں اصحابی بنیا چھڈ کے خدمت ماں دی

الحدیث: ایک صحابی رسول بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عمرہ کی اجازت کے طلب گار ہوئے۔ عرض کی آقا اجازت دیجئے میں بھی عمرہ کی سعادت حاصل کرلوں۔ فرمایا ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کی آقا ماں زندہ ہے۔ فرمایا اس کی خدمت کرنے کیلئے اسکی تیمارداری کرنے کیلئے کوئی ہے؟ عرض کی آقا نہیں، فرمایا جاؤ گھر چلے جاؤ اور ماں کی خدمت کرو اور سنو:
جس نے ہر صبح اپنے ماں باپ کو محبت سے ایک مرتبہ دیکھا، اس کیلئے ایک مقبول حج کا ثواب ہے۔
صحابی جھوم اٹھے اور عرض کی آقا اگر کوئی سات مرتبہ دیکھے فرمایا جس نے دن میں سات مرتبہ ماں، باپ کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھا اس کیلئے سات حج کا ثواب اور سنو اللہ عزوجل کی رحمت بڑی وسیع ہے اس کی رحمت کے خزانوں کے دریا ہر وقت جاری رہتے ہیں۔ جس نے سو مرتبہ دن میں اپنے والدین کی طرف پیار سے دیکھا تو اس کیلئے سو حج کا ثواب ہے۔ ایسا حج جس کی قبولیت میں کوئی شک نہیں اور جس کا ثواب خود رب کائنات اپنی شایان شان لکھتا ہے (سبحان اللہ عزوجل)

ایک اور مقام پر فرمایا: **النظر اِلی وجہ ابویہ عبادہ**
ترجمہ: ماں باپ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے
قربان جائیں ماں باپ کی شان کے جن کو محبت سے دیکھنا عبادت ٹھہرے جن کی زیارت سے حج مبرور اور حج مقبول کا ثواب ملے۔

سامعین کرام:
توجہ فرمائیے ہم یہاں سے لاکھوں روپیہ لگا کر کعبۃ اللہ کا حج کرنے جاتے ہیں وہاں جا کر احرام باندھ کر لبیک کی صدائیں لگاتے ہیں اللہ کے حضور روتے اور گڑ گڑاتے ہیں جانی اور مالی قربانی دیتے ہیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کی قبولیت کی دعا مانگتے ہیں لیکن وہ اللہ بے نیاز ہے وہ صمد ہے اس کی مرضی ہو تو وہ قبول کرے اس کی مرضی ہو تو وہ نہ قبول کرے لیکن قربان جائیں ماں باپ کی زیارت سے اس حج کا ثواب ملتا ہے۔ جس پر قبولیت کی مہر عرش بریں سے لگ کر آتی ہے اور پھر کعبۃ اللہ کا

حج کرنے سے اگر حج قبول ہو جائے تو وہ بے نیاز رب فرشتوں سے اسکا ثواب لکھوائے اور ماں باپ کی زیارت سے جو ثواب ملے اللہ عزوجل اپنی شایان شان اسکا ثواب خود لکھے اور جس کا ثواب خود رب لکھے پھر اس ثواب کی شان وآن کا خود اندازہ کرلیں کہ اس کی کیا شان ہوگی (سبحان اللہ عزوجل)

الحدیث: سرکار نامدار، شفیع روزشمار، تاجدار عرب وعجم، والیٔ بطحاء کا فرمان عالیشان ہے

الحدیث: **الجنة تحت اقدام الامهات** ترجمہ: جنت ماں کے قدموں تلے ہے

ایک صحابی سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ چہرے پر پریشانی کے آثار ہیں ہے حال مضطرب ہے میرے آقا نے بڑے مشفق انداز میں پوچھا اے میرے پیارے صحابی تم کیوں پریشان ہو عرض کی آقا۔ آپ کے غلام نے کچھ عرصہ پہلے منت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہو جائے تو میں جنت کی چوکھٹ چوموں گا۔ اب اللہ کے فضل وکرم سے میری منت پوری ہوگئی ہے۔ پریشان اس لئے ہوں کہ جنت کی چوکھٹ کیسے چوموں جنت تو ساتوں آسمان اوپر اور عرش بریں کے نیچے ہے اور پھر وہ تو مرنے کے بعد اللہ اور اس کے رسول کے فضل وکرم سے ہی میسر آئیگی اب آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں کہ میں کیا کروں۔؟

حضور مسکرائے اور فرمایا۔ تیرے ماں باپ ہیں۔ صحابی نے عرض کی آقا دونوں ہی وفات پاچکے ہیں۔ فرمایا ان کی قبریں ہیں عرض کی آقا ہیں فرمایا جاؤ اپنے ماں باپ کی قبروں پر چلے جاؤ اور اپنی منت پوری کرلو۔ یا رسول اللہ ﷺ وضاحت فرمائیں فرمایا۔ اے میرے پیارے صحابی اگر تو نے منت مانی تھی کہ جنت کے اوپر والی چوکھٹ کو چومو گے تو پھر باپ کی قبر کے سرہانے والا حصہ چوم لینا اور اگر یہ منت مانی تھی کہ جنت کے دروازے کی نچلی چوکھٹ کو چومو گے تو پھر ماں کی قبر کے پاؤں والا حصہ چوم لینا تمہاری منت پوری ہو جائیگی فرمایا (سبحان اللہ)

اسی لئے سرکار نے فرمایا **الجنة تحت اقدام الامهات**

(ترجمہ) جنت ماں کے قدموں تلے ہے

ماں چاہے کافرہ ہو ...... اس کے پاؤں تلے بھی جنت ہے

ماں چاہے فاسقہ ہو ...... اس کے پاؤں تلے بھی جنت ہے
ماں چاہے فاجرہ ہو ...... اس کے پاؤں تلے بھی جنت ہے
ماں چاہے گہنگاراور بدکردارہو ...... اس کے پاؤں تلے بھی جنت ہے

بلکہ میں کہتا ہوں، رب کعبہ کی قسم ماں تو وہ عظیم ہستی ہے اس کے پاؤں تلے جوتا ہو یا نہ ہو جنت ضرور ہے

ذرا توجہ فرمائیں حضور نے یہ فرمایا کہ **الجنة تحت اقدام الامهات** کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے یہ کیوں نہ فرمایا کہ جنت ماں کی گود میں ہے جنت ماں کے سر کے اوپر ہے اس لئے کہ اولاد کی نظریں اوپر نہ اٹھیں بلکہ ماں کے احسان میں اس کی گردن اور نظریں ماں کے قدموں کی طرف جھکی رہیں فرمایا خبردار اگر جنت ماں کے سر کے اوپر رکھی جاتی تو تیری نظر اس عظیم ہستی کے سر کی طرف اٹھتی تیری گردن اوپر اٹھی رہتی۔ رب تعالیٰ نے جنت ماں کے قدموں تلے رکھ دی تا کہ تو اس کے سامنے جھکا ہی رہے عاجز رہے

لکھاں ساک نے بندے دے وچہ دنیا
نہیں جے ساک کوئی ماں دے ساک ورگا
پتر بھاویں زمانے دا ولی ہوئے
نئیں جے ماں دے پیراں دی خاک ورگا

(کلام (ماں عظیم ہستی))

ماں خواب محبت کی صحیح تعبیر ہے
ماں صدق و صفا کے لفظ کی تفسیر ہے
ماں مہرو وفا کی اک حسین تصویر ہے
ماں کیا ہے سراپا جذبۂ تعمیر ہے
بستی اُلفت کی آبادی اُسی کے دم سے ہے
گلشن عصمت کی آبادی اُسی کے دم سے ہے

ابنیاء بھی اس کی آغوشِ محبت میں پلے
اولیاء بھی اس کے آخر دستِ شفقت میں پلے

اتقیاء بھی اس کے دامان عطوفت میں پلے
اصفیاء بھی اس کے احسان و مروت میں پلے

اس کی خدمت سب پہ لازم ہے بشر کوئی بھی ہو
اس کی خوشنودی مقدم ہے حشر کوئی بھی ہو

جناب من!

ماں وہ عظیم اور پرُ خلوص ہستی ہے جس کے قدموں میں محبت اور شفقت اپنا سر جھکاتی ہے۔ ماں قدرت کا وہ انمول تحفہ اور گوہرِ نایاب ہے کہ جو ایک مرتبہ کھو جائے تو دوبارہ نہیں ملتی ماں وہ نعمت ہے جس کا وجود اولاد کیلئے سایہ رُحمت ہے اور ماں ہی اولاد کی ایسی حریص ہے جس کے پیار میں خالصتاً خلوص کی دولت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور اولاد کے تحفظ کے ضامن ہونے کا تاج بھی ایک عظیم ماں ہی کے سر پہ بجتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ماں عورت، کا ایک ایسا روپ ہے جو شہد کی طرح میٹھا اور پھول کی طرح نرم و نازک ہوتا ہے جس کی مہک اور مٹھاس پورے گھر کو پر کشش بنا دیتی ہے

ارباب علم و دانش!

ماں گھر کی ایسی زینت ہوتی ہے جس کے بغیر گھر ویران، اُجڑی اور برباد بستی کا نمونہ پیش کرتا ہے ماں کا مقام ایک ایسا مقدس مقام ہے ماں کے علاوہ کوئی دوسرا اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا ماں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور دنیا کے اندر وہ نایاب پھول ہے جس کی خوشبو کبھی بھی ماند نہیں پڑتی ماں کے پیار کا چمن ہمیشہ ہرا بھرا رہتا ہے ہاں! ہاں! یہ ایک ایسا ہیرا ہے جو اگر گم ہو جائے یا کھو جائے تو پھر ساری عمر دوبارہ نہیں ملتا، پھر اس کی اک شعاع حاصل کرنے کیلئے انسان عمر بھر ترستا رہتا ہے

جناب بندہ!

ماں ایک جو ہر لحہ بہ لحہ بے لوث اور کبھی نہ مدھم پڑنے والا پیار کرتی ہے اور چاہے ظاہری کتنا ہی غصہ کیوں نہ اثر انداز ہورہا ہو۔ مگر اسکا دل پل پل، اولاد ہی کیلئے دعا گو رہتا ہے نہ ہی کوئی ادیب، کوئی کالم نگار اور کوئی اچھے سے اچھا مؤرخ اس پیار کو الفاظ کے کوزے میں بند کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی بڑے سے بڑا منطقی، منطق کے استدلال کے ترازو میں اس پاک وشفاف چاہت کا اندازہ کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی برق رفتار مقرر، ان الفاظ کو مقررانہ انداز سے ہمکنار کرسکتا ہے

(ماں گوہر نایاب)

ماں کی ماتا میں کیف ہی کیف ہے
سرور ہی سرور ہے نور ہی نور ہے
سکون ہی سکون ہے چین ہی چین ہے
عنایت ہی عنایت ہے تسکین ہی تسکین ہے
عزت ہی عزت ہے تقدس ہی تقدس ہے

ماں کی ماتا میں

انکار نہیں ایثار ہے
بے چینی نہیں قرار ہے
تکرار نہیں پیار ہے
خزاں نہیں بہار ہے
نفرت نہیں راحت ہے
حماقت نہیں صداقت ہے

غم نہیں تسکین ہے
ظلم نہیں رحم ہے
زخم نہیں مرہم ہے

آس نہیں اخلاص ہے
دوری نہیں کشش ہے
درندگی نہیں زندگی ہے

(ماں کیا ہے؟)

☆ سمندر نے کہا...... ماں کا دل ایک ایسی سپی کی مانند ہے جو اولاد کے ہزاروں راز اپنے سینے میں چھپالیتی ہے
☆ بادل نے کہا...... ماں ایک ایسی دھنک ہے جس میں ہر رنگ نمایاں ہوتا ہے
☆ شاعر نے کہا...... ماں ایک ایسی غزل ہے جو ہر سننے والے کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے
☆ باغبان نے کہا...... ماں گلشن کا وہ پھول ہے جس سے خوشبو لینے والے کا دل و دماغ معطر ہو جاتا ہے
☆ بلبل نے کہا...... ماں چمن کا ایسا گلاب ہے جس کو دیکھ کر دل مچل جاتا ہے
☆ کوئل نے کہا...... ماں ایک ایسا پرسوز راگ ہے جو ہر سننے والے کے دل کو مولیتا ہے

(ماں دا پیار)

ماںواں ماںواں نے ماںواں دا بدل کوئی نئیں
ماںواں باجھ بہار بہار کوئی نئیں
ماں نئیں جس دی اوس دے لئی دنیا
خار زار اے گلشن زار کوئی نئیں
روپ رب دا ماں نوں کہن والے
دانے کہن تے پھر انکار کوئی نئیں
ساری دنیا نوں لے آزما صائم
ماں دے پیار ورگا دیندا پیار کوئی نئیں

رضاعی ماں کا احترام

مدینے کا شہر ہے...... جنت کی لہر ہے...... مدینے کی گلیاں ہیں...... مصری کی ٹھلیاں ہیں...... مسجد نبوی کا صحن ہے۔ صحابہ کی جماعت پر محبوب کی رحمت سایۂ فگن ہے بڑی پیاری مسجد ہے حضور کی...... حضور سرور کائنات کی مسجد...... میرے پیارے نبی کریم ﷺ وعظ فرما رہے ہیں...... اتنی دیر میں باب السلام سے حضرت حلیمہ آئیں میرے پیارے نبی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے۔ صحابہ نے عرض کی حضور یہ کون سی خوش قسمت عورت ہے؟ جس کی تعظیم نبیوں کا امام کر رہا ہے

فرمایا تمہیں پتہ نہیں یہ میری اماں حلیمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کا دودھ تمہارے پیغمبر ﷺ نے پیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حیران ہو گئے

کہ یہ نبی اللہ کا یار ہے...... رب کا دلدار ہے...... امت کا غم خوار ہے...... مدینے کا تاجدار ہے...... کہ دو کل نبیوں کا بھی سردار ہے...... یہ نبی اتنی شان والا ہے اپنی ماں کی عزت کرتا ہے جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آتیں میرے نبی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں

(ماں کی عظمت)

رب قادر کریم رحیم ایسا کوئی رحیم نئیں اللہ پاک ورگا
بعد رب دے ساری کائنات اندر دوجا کوئی نئیں شاہِ لولاک ورگا
دنیاداری دے ساری رشتیاں وچ کوئی ساک نئیں ماں دے ساک ورگا
پتر بھانویں زمانے دا غوث ہووے نئیوں ماں دے پیراں دی خاک ورگا

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ و علیٰ آلک و اصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ
خادم اہل سخن
قاری محمد نوید شاکر چشتی
کے قلم کی ادنیٰ سی کاوشیں
حضور سرور کونین ﷺ کے میلاد شریف کی محافل کی
بارہ
نقابتیں
ابتدائی نقیب حضرات کیلئے بے حد مفید اور ضروری کتاب

نقابت وخطابت کا ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے حسین تحفہ

قاری محمد نوید شاکر چشتی

کے قلم کی ادنیٰ سی کاوشیں

دنیائے نقابت کے
درخشندہ ستارے

پارٹ I

محترم قاری محمد یونس قادری (لاہور)
محترم سید اکرم علی شاہ گیلانی (مریدکے)
محترم محمد افتخار رضوی (شاہ کوٹ)
محترم طاہر عباس خضر کھچی (چنیوٹ)
محترم زاہد رضا قادری (جڑانوالہ)
محترم ہارون شاہ ہاشمی (میانوالی)
محترم شکیل احمد خان قادری (ساہیوال)
محترم محمد شاہد فراز اویسی (گوجرانوالہ)
محترم محمد عارف کریمی (کاموکی)
محترم حافظ تجمل حسین صابری (لاہور)

پارٹ II

استاذ النقباء الحاج محمد اختر سدیدیؒ (فیصل آباد)
صاحبزادہ محمد شہریار قدوسیؒ (کراچی)
محترم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری (کراچی)
محترم صاحبزادہ حامد علی سعیدی السدیدی (ملتان)
محترم محمد رفیق شیخ فریدی (حیدرآباد)
محترم سید محمد ابوذر قادری (کراچی)
محترم عابد حسین خیال (لاہور)
محترم سید محسن رضا قادری (چیچہ وطنی)
محترم شوکت جمیل مستانہ (فاروق آباد)
محترم سید امجد شاہ گیلانی (مریدکے)

ملک کے مشہور و معروف نقباء حضرات کی مختلف محافل کی نقابتیں